خواب اور اُس کی تعبیر
سے متعلق سب سے جامع کتاب

اَلعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّۃِ

خواب کی شرعی حیثیت

ابُوتراب ناصرُالدّین ناصر مَدنی

شبیر برادرز

Marfat.com

اَلعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّۃِ

خواب کی شرعی حیثیت

تصنیف

ابُوتراب ناصرُالدّین ناصر مَدنی

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

خواب کی شرعی حیثیت

بااہتمام:	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	مئی 2013ء، رجب 1434ھ
سرورق	النافع گرافکس لاہور
قیمت	=/320 روپے

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

Marfat.com

خواب کی شرعی حیثیت

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سی خدمت دین کو اپنے پیارے ''باپا'' کے نام کرتا ہوں جن کی مخلصانہ شفقتوں کے باعث مجھ جیسے نجانے کتنے بھٹکے ہوؤں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ کتنے گمراہوں کو راہ حق ملی جن کی بے مثال تعلیم وتربیت نے مجھ جیسے نجانے کتنوں کو خواب غفلت سے جگا کر کچھ کر گزرنے کے لائق بنایا۔ جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کے اجالے میں کچھ پڑھنے لکھنے کے قابل بنایا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ پیارے ''باپا'' کی مخلصانہ شفقتوں کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم ودائم فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خاکپائے علمائے اہل سنت

ابوتراب ناصرالدین ناصر مدنی

Marfat.com

فہرست

انتساب ۳

عرضِ مؤلف ۱۴

کثرت درود کا انعام ۲۳

خواب کی شرعی حیثیت ۲۴

خواب ۲۵

غوث پاک کی کلاہ مبارک ۳۰

حج کی قربانی ۳۲

پھوڑے جاتے رہے ۳۷

لا نبی بعدی ۳۸

خوابوں کی تصدیق کرنے کی نصیحت ۴۳

خوف خدا سے رونے کا انعام ۴۳

حضرت سیدنا احمد بن فتح رحمۃ اللہ علیہ ۴۴

دربارِ رسالت میں انتظار ۴۷

نیا کفن ۴۸

بُرا پڑوسی ۴۹

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کھلاتے ہیں ۵۰

Marfat.com

والد محترم کی بشارت ۵۰

روزہ نہ چھوڑنا ۵۲

نعت گو شاعروں کی خواب میں زیارت ۵۲

امام بخاری کا مبارک خواب ۵۳

ایک ایمان افروز خواب ۵۳

مجھے میرا پیر کافی ہے ۵۴

جد امجد کی اعلیٰ حضرت سے محبت ۵۵

اصرار کر کے کھانا کھلایا ۵۶

ڈاکو کی توبہ ۵۶

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کا توکل ۵۷

بدمذہبوں کی صحبت سے توبہ کا انعام ۵۸

نزع کے عالم میں مسکراہٹ ۵۹

ایک رقت انگیز رخصتی ۵۹

ایک عالم کا امتحان ۶۱

حلال کھانے کی برکتیں ۶۷

گھاٹے کا سودا ۶۸

مرنے والے کی نصیحت ۷۲

سیدنا یعقوب القاری کا واقعہ ۷۲

حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ۷۳

انواع واقسام کے کھانے ۷۷

مہاجرین فقراء ۷۸

Marfat.com

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی توبہ ۷۸
ایک قبرستان ۸۰
چہرے پر پھوڑا ۸۱
ایک سوئی ۸۲
یتیم سے شفقت ۸۲
ایک شہید ۸۵
خوبصورت لڑکی ۸۵
جنت کی حور ۸۶
رات میں ایک قرآن پاک ۸۷
خواب میں زیارت ۸۸
ایک جسم ۸۸
ایصال ثواب نے عذاب قبر سے بچالیا ۸۹
سانپ نے نرگس کے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا ۹۰
حسن ظن کی برکت ۹۴
علم وعمل ۹۵
میت قبر پر آنے والے کو دیکھتی ہے ۹۵
روزے کا ثواب دیدار الٰہی عزوجل ہے ۹۶
آخری سات راتوں میں تلاش کرو ۹۷
وقوف عرفات کرنے والوں کی مغفرت ہوگی ۹۷
چھ کے صدقے چھ لاکھ کا حج قبول کرلیا گیا ۹۸
مقام فنا ۱۰۱

Marfat.com

خوبصورت لڑکا ۱۰۵
شراب خانہ اور صدائے حق ۱۰۶
کامیاب نومسلم ۱۱۲
سیاہ فام غلام ۱۱۶
دیدار الٰہی کرنے والا لڑکا ۱۲۱
امام اعظم کو بخش دیا گیا ۱۲۵
پھولوں کے تودے ۱۲۷
وصال باکمال ۱۲۸
خواب میں اچھے خاتمہ کی بشارت ۱۲۹
مولا علی نے انگھوٹی عطا فرمائی ۱۳۱
موطاء امام مالک رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان ۱۳۲
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوھوٹی پہنائی ۱۳
جہنم سے نجات کی بشارت ۱۳۵
روئے زمین کا سب سے بڑا عالم ۱۳۶
عاشورا میں صدقہ کی برکت سے یہودی مسلمان ہوگیا ۱۴۱
سیب سے جنتی پوشاک برآمد ہوئی ۱۴۳
ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ۱۴۶
ہم نے تیری خاطر شرابی کا دل دھودیا ۱۴۸
بھیڑیے بکریوں کے محافظ بن گئے ۱۵۲
میں تیری محبت میں کمزور نہیں ۱۵۵
راہب کے 62 سوالات ۱۵۶

Marfat.com

عشق الٰہی عزوجل میں دیوانی ۱۷۰
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی عطا فرمائی ۱۸۰
بآواز بلند درود پڑھنے والوں کی بخششیں ہوگئیں ۱۸۲
رحمت میں مایوس ۱۸۳
سفید بال ۱۸۴
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لقب عطا فرمایا ۱۸۵
حضرت سیدنا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۶
صحراء کی اونچی قبر ۱۹۳
ریشمی کفن ۱۹۵
آسمانی لشکر ۱۹۷
زرد چہرے والا موچی ۱۹۹
حضرت سیدنا رابعہ عدویہ ۲۰۱
جنت کی ابدی نعمتیں ۲۰۵
راہ علم کی مشقتوں میں صبر پر انعام ۲۰۷
عورت کا فتنہ ۲۱۴
سفیدی محل ۲۱۹
ماں کو قتل کرنے والے کا عبرتناک انجام ۲۲۶
زمین سونا بن گئی ۲۳۵
معرفت الٰہی عزوجل رکھنے والی بوڑھی عورت ۲۳۷
جگمگاتا خیمہ ۲۴۰
بے ادبوں سے دوری میں عافیت ۲۴۳

Marfat.com

دل کی دنیا بدل گئی ۲۴۶

ٹوٹی ہوئی صراحی ۲۴۹

خون کے آنسو ۲۵۱

مصر کا بادشاہ ۲۵۳

کٹے ہوئے سر سے تلاوت قرآن کی آواز آتی ۲۵۵

بیٹے کی موت کی تمنا ۲۵۷

پراسرار شخص ۲۵۸

ایمان افروز خواب ۲۵۹

مغفرت کا سبب ۲۶۲

جا! ہم نے تجھے بخش دیا ۲۶۳

غلامی سادات کی برکات ۲۶۴

حضرت عیسیٰ بن زادان رحمۃ اللہ علیہ کی بخشش ۲۷۱

رحمت الٰہی کی برسات ۲۷۲

مدینہ والے صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ۲۷۴

بابرکت اجتماع کے صدقہ مغفرت ۲۷۵

شیخین کریمین کے گستاخ کا عبرتناک انجام ۲۷۹

دعا کی تاثیر ۲۸۳

بخل کا بھیانک انجام ۲۸۴

جب بلایا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی انتظام ہو گئے ۲۸۶

سب سے خوبصورت حور ۲۹۲

خوشیوں کا گھر ۲۹۵

Marfat.com

پراسرار قتل ۲۹۸
چاندی کا لباس ۳۰۰
غیبی کنویں کا قیدی ۳۰۱
سونے کا محل ۳۰۲
حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اور صحبت الٰہی عزوجل ۳۰۴
اللہ عزوجل کا پیغام بشر ماضی ..... کے نام ۳۰۵
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکل کشائی فرمائی ۳۰۷
ادھورا کفن ۳۱۱
میں صدقے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۱۲
مجاہدین کے بیٹے عظیم انعام ۳۱۴
خوف خدا کی اعلیٰ مثال ۳۱۷
مرحوم والدین پر اولاد کے اعمال کی پیشی ۳۲۱
تین غیبی خبریں ۳۲۲
پرندے کے ذریعے رزق ۳۲۵
حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۳۲۶
تین قبروں کا عجیب وغریب واقعہ ۳۲۷
نُمیر کی شہادت ۳۳۴
مخلص بندے ۳۳۷
حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ عنہ ۳۳۹
ایک عابد کبیر ۳۴۱
اموات کیلئے کس نے کیا خواب دیکھا ۳۴۳

Marfat.com

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۳۴۴

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۳۴۴

حضرت علی رضی اللہ عنہ ۳۴۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ۳۴۵

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ۳۴۶

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ۳۴۷

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ۳۴۷

حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ ۳۴۸

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ ۳۴۹

حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ ۳۴۹

حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ ۳۵۰

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ ۳۵۰

حضرت ابراہیم حربی رضی اللہ عنہ ۳۵۱

حضرت ایوب سختیانی رضی اللہ عنہ ۳۵۲

حضرت داؤد طائی رضی اللہ عنہ ۳۵۲

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ ۳۵۵

حضرت متمم رضی اللہ عنہ ۳۵۸

حضرت ورقہ بن بشر رضی اللہ عنہ ۳۵۹

حضرت یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ ۳۵۹

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۰

حضرت ابوسعید خرازہ رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۰

Marfat.com

حضرت احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ ۳۶۱

حضرت یحییٰ بن سعید قطان رضی اللہ عنہ ۳۶۲

حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۲

حضرت منصور بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۲

حضرت ابو جعفر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۳

حضرت عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۴

حضرت صالح بن مبشر رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۴

حضرت یزید بن مذعور رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۵

حضرت محمد طوسی رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۶

حضرت بشار بن غالب نجدانی رحمۃ اللہ علیہ ۳۶۶

قبر انور سے روٹی ملی ۳۶۷

ایک طالم پر فالج گرا ۳۶۸

مدفن کے بارے میں غیبی آواز ۳۶۹

جو کہہ دیا وہ ہو گیا ۳۷۰

خواب میں پانی پی کر سیراب ۳۷۰

کرامات ایک قبر سے دوسری قبر میں ۳۷۲

کرامات فرشتہ نے دودھ پلایا ۳۷۳

خواب میں اپنے انجام کی خبر دینا ۳۷۴

کرامات موت کے بعد وصیت ۳۷۵

کرامات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ۳۷۷

کرامت والا خواب ۳۷۸

Marfat.com

حضرت عمرو بن مرہ جہنی ۳۷۹
کرامات بچے کو دودھ کیسے ملا ۳۸۰
25 مرتبہ نماز ادا کی ۳۸۱
تیس سال تک سچی توبہ کی دعا کرنے والا ۳۸۲
بیہوش ہونے والے شرابی کی توبہ ۳۸۳
ایک امیر نوجوان کی توبہ ۳۸۴
ایک سپاہی کی توبہ ۳۸۶
بسم اللہ کی تعظیم کو برکت سے توبہ نصیب ہوگئی ۳۸۹
ایک رہزن کی توبہ ۳۹۰
عذاب قبر سے رہائی مل گئی ۳۹۱

Marfat.com

عرض مؤلف

خواب کی شرعی حیثیت:

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بشارتوں کے سوا نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں رہی''۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دریافت کیا کہ بشارتوں سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سچا خواب''

معلوم ہوا کہ خواب محض ہمارا گمان و خیال ہی نہیں بلکہ اس کی شرعی حیثیت ہے۔ یہ خواب بشارتوں کی نوید سناتے' حالات و واقعات کی نشاندہی کرتے اور مستقبل کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں۔

خواب اہل ایمان کیلئے حال و مستقبل کے حالات منکشف ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں مذکور ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ

''سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔'' (رواہ البخاری ومسلم)

معلوم ہوا کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ مگر شرط یہ ہے کہ ہو سچا اور سچا خواب دکھائی دینے کی شرط یہ ہے کہ دیکھنے والا نیک روشن ضمیر متقی پرہیزگار یا کم از کم عام مسلمان تو ضرور ہی ہو ورنہ فاسق و فاجر اور بدمذہب و کافر کے دیکھے گئے خوابوں

Marfat.com

کی حیثیت کا مطلقاً انکار نہیں کیا جا سکتا البتہ اگر ان کے دیکھے گئے خوابوں کا تعلق بشارتوں اور فضیلتوں سے ہو تو پھر انہیں ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔ اس بات کو یوں سمجھتے ہیں کہ جیسے حقیقت میں کوئی فاسق و فاجر خبر لائے یا کوئی کافر و بدمذہب کوئی اطلاع پہنچائے تو شرعاً بلا تحقیق اس کی بات پر یقین کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا:

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو''۔ (سورۃ الحجرات'۶' پ۲۶)

معلوم ہوا بلا تحقیق فاسق و بدمذہب کی بات پر یقین کرنا ممنوع ہے۔

یونہی کسی فاسق و فاجر اور بدمذہب و کافر کی گواہی بھی مقبول نہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ جب شریعت میں فاسق و فاجر اور بدمذہب و کافر کی بات کا اعتبار نہیں تو خواب کی بات کا کیونکر اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

البتہ نیک صالح مسلمانوں کے دیکھے گئے خواب ضرور بالضرور شرعی حیثیت رکھتے ہیں اب وہ مسلمان خواہ کسی مذہبی و دینی تنظیم سے وابستہ ہوں یا انفرادی طور پر اپنی عبادت و تقویٰ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت رکھتے ہوں۔ مشائخ عظام و پیران کرام ہوں یا مرید کامل و صادق' علماء و مجتہدین و فقہاء میں سے ہوں یا عام باعمل مسلمان غرض یہ کہ ان کا تقویٰ و عبادت خواہ اعلیٰ درجے کی ہو یا انتہا درجے کی بہرحال اہل ایمان کے دیکھے گئے خواب شریعت میں بڑی قدر و منزلت اور اہمیت کے حامل ہیں جیسا کہ اوپر حدیث مبارکہ مذکور ہوئی جس سے معلوم ہوا سچے خواب علوم نبوت کا ایک جزو ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے''۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

چنانچہ اس حدیث مبارکہ سے بھی بخوبی واضح ہو گیا کہ نیک مسلمان کا دیکھا گیا خواب شرعی حیثیت کا عامل ہے۔ جیسا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے بعد عموماً صحابہ کرام علیہم الرضوان سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کس کس نے خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ بیان کرتا اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر بیان فرماتے۔ (بخاری شریف)

غور طلب بات یہ ہے کہ اگر خواب کی کوئی شرعی حیثیت نہ ہوتی یا نیک مسلمان کا دیکھا گیا خواب کسی اہمیت کا حامل نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان سے خواب کے بارے میں دریافت نہ فرماتے۔

مشہور تابعی بزرگ امام محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک دلی خیالات کا انعکاس' تخویف شیطان اور مبشرات خداوندی۔ آخر الذکر قسم سچے خواب کی ہے جو قابل تعبیر ہے اس کے دیکھنے پر بڑے بڑے نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

یہ بات بھی جاننی ضروری ہے کہ علم تعبیر سب سے پہلے اللہ عزوجل کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا ہوا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

''اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جماؤ (رہنے ٹھکانہ) دیا اور اس لئے کہ اسے باتوں کا انجام دکھائیں''۔ (یوسف ۲۱' پ۱۲)

یہاں باتوں کا انجام سے مراد خواب اور اس کی تعبیروں سے ہے۔
(تفسیر نور الفرقان)

مذکورہ آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے یوسف علیہ السلام سے خواب کی تعبیر کا علم عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور پھر اپنے وعدے کو پورا بھی فرمایا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا: ''اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت

Marfat.com

دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا''۔ (یوسف ۱۰۱، پ ۱۳)

یہاں بھی مراد علم تعبیر سے ہے کہ آپ علیہ السلام علم تعبیر کے امام مانے گئے۔

(تفسیر نور الفرقان)

تو جب یہ بات ثابت ہوئی کہ خواب کی تعبیر کا علم شرعی حیثیت رکھتا ہے تو یقیناً یہ بھی ثابت ہوا کہ خواب کی شرعی حیثیت و اہمیت ہے۔ اگر خواب اپنے اندر کوئی حقیقت وحیثیت نہ رکھتا تو اللہ عزوجل اس کا علم بھی عطا نہ فرماتا اور علم محض جھوٹ اور لنگڑے لولے اندازوں پر مبنی ہوتا مگر قرآن حکیم سے ہمیں معلوم ہوا کہ نہ صرف خواب کی شرعی حیثیت ہے بلکہ اس کا علم بھی شرعی اہمیت و افادیت کا حامل ہے بلکہ یہ علم نعمت الٰہی میں سے ایک نعمت ہے کہ جو چیز پیغمبروں کو عطا کی جائے اس کے نعمت عظمیٰ ہونے سے بھلا کس کو کلام ہوسکتا ہے اور یقیناً جب خواب کی تعبیر کا علم افضل و اعلیٰ ٹھہرا تو بالیقین اس علم کا موضوع یعنی خواب اپنی اہمیت و افادیت اعلیٰ و اشرف ہونے میں کیونکر نہ معتبر ٹھہرے گا۔ تو ثابت ہوا کہ جو علم افضل و اعلیٰ اور شرعی اہمیت کا حامل ہو تو جس چیز کا علم ہے وہ چیز اس سے کہیں زیادہ افضل و اعلیٰ اور شرعی اہمیت کی حامل ہوگی۔

قرآن پاک میں سورۃ المائدہ میں ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا (المائدہ، ۵۸، پ ۶)

ترجمہ: اور جب تم نماز کیلئے اذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں''۔

اس آیت کریمہ سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ نماز پنجگانہ کیلئے اذان ہونی چاہئے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کے خواب شرعاً معتبر ہوتے ہیں کیونکہ اذان خواب میں دیکھی گئی تھی جس پر قرآن نے اعتبار ظاہر فرمایا۔

خیال رہے کہ بلاشبہ سچا خواب حقیقتاً اپنے اندر اہمیت وفضیلت رکھتا ہے مگر یہ

Marfat.com

ضرور ہے کہ اس کا دیکھنے والا مسلمان ہو۔

حضرت کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا خواب کافروں کے خواب سے سچا ہوتا ہے اور دانا کا خواب نادان کے خواب سے اور صالح آدمی کا خواب فاسق کے خواب سے بہتر ہوتا ہے۔ لہٰذا نیک متقی صالح مسلمان کی بات اور اس کے بتائے ہوئے خواب کا نہ صرف اعتبار کیا جائے گا بلکہ کسی بھی پہلو سے اس سے بدگمانی جائز نہیں۔

چنانچہ اس ضمن میں امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''دیکھنا چاہئے کہ خواب بیان کرنے والا کون ہے'' کیونکہ اس کا مذہب' خصلت' مرتبہ' عقل وفہم خواب کی شرعی حیثیت ہونے یا نہ ہونے پر اثر انداز ہوتے ہیں لہٰذا کسی مسلمان کا بالخصوص کسی نیک مسلمان کا دیکھا گیا خواب خوابوں کی ان قسموں میں سے ہے جو اپنے اندر حقیقت رکھے ہیں جبکہ کافر و بدمذہب فاسق و فاجر کا دیکھا گیا خواب ہرگز متقی مسلمان کے دیکھے گئے خواب کے مقابلے میں کوئی حیثیت و اہمیت نہیں رکھتا۔ حدیث مبارکہ میں آیا کہ

''سچا خواب حق تعالیٰ کی طرف سے ہے''۔

تو یقیناً حق تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو ہی بشارتیں عطا فرماتا ہے جس کے سبب مسلمان اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کی طرف مزید پیش رفت فرماتے ہیں جبکہ کافر و بدمذہب' فاسق و فاجر سے یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ وہ جھوٹے خواب بیان کر کے زمین میں فتنہ و فساد پھیلانے کا کام انجام دے۔

فقیر کی اس تالیف کا مقصد ایک یہ بھی ہے کہ جہاں عوام الناس کے علم میں یہ بات لائی جا سکے کہ مسلمان کا دیکھا گیا خواب قصہ کہانی نہیں بلکہ شرعی طور پر معتبر ہوتا ہے وہیں ان لوگوں کی بدگوئیوں اور شر انگیزیوں کا قلع قمع کیا جا سکے جو نیک صالح'

Marfat.com

متقی مسلمانوں کے خوابوں کو نہ صرف یہ کہ من گھڑت قصے کہانیاں' افسانے قرار دیتے ہیں بلکہ جگہ جگہ ان خوابوں کا اور خواب دیکھنے والے صالحین کا مذاق اڑاتے نظر آتے ہیں اور یہ کام صرف عوام ہی نہیں بلکہ صد افسوس بعض خواص اور جبہ ودستار سے مزین نام کے علماء بھی اپنی تحریروں' تقریروں میں متقی مسلمانوں کے دیکھے گئے خوابوں کو قصے کہانیاں پر محمول کرتے ہوئے من گھڑت قرار دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی مسلمان صالح کے دیکھے گئے خوابوں کو من گھڑت قرار دے کر کسی بھی فرد واحد یا کسی مذہبی تنظیم کو اپنی بے جا تنقید کا نشانہ بنا کر عوام کو اس سے متنفر کیا جا سکے ایسے بدباطن و بدخصلت لوگ قرآن وسنت کی تبلیغ وترویج اور اشاعت کی راہ میں رکاوٹیں بن کر دشمن اسلام بلکہ منافقین اسلام کا کردار ادا کرتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو داؤ پر لگا بیٹھتے ہیں لہٰذا ضرورت اس بات کی تھی کہ مسلمانوں کے دیکھے گئے خوابوں کی شرعی حیثیت بیان کر کے انہیں قصے کہانیوں کے زمرے سے علیحدہ کیا جائے اور عوام کو اس بات کی دعوت فکر دی جائے کہ بدباطنوں کی باتوں میں نہ آئیں بلکہ خوابوں کی شرعی حیثیت اور قصے کہانیوں کے فرق کو سمجھا جائے اور مسلمان بالخصوص نیک متقی صالح مسلمانوں کے خوابوں کو حقیقت سے قریب تر سمجھا جائے اور ان خوابوں کی شرعی حیثیت سمجھنے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ کیا جائے کہ مومنین صالحین مسلمان بندوں کے دیکھے گئے خوابوں کی اہمیت وفضیلت اور شرعی حیثیت نہ صرف قرآن وحدیث سے ثابت ہے بلکہ خواب دیکھنے اور اس سے بشارتیں پانے کا سلسلہ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور بزرگان دین سے بھی ثابت ہے جیسا کہ آپ فقیر کی اس تالیف میں ملاحظہ کریں گے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائی کے دیکھے گئے خوابوں کو من گھڑت قصے کہانیاں نہ سمجھا جائے بلکہ اس بات کا یقین رکھا جائے مومنین کے دیکھے گئے خواب بشارت الٰہیہ میں سے ہے بے شک حق تعالیٰ اپنے

Marfat.com

پیاروں میں سے جسے چاہے خواب کے ذریعے بشارتوں کی نوید عطا فرمائے۔

جیسا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو انسان تم میں سے زیادہ سچا ہوتا ہے وہی شخص خواب بیان کرنے میں بھی تم سب سے زیادہ راست گو اور سچا ہوتا ہے''۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مومن کوئی خواب دیکھے تو اس خواب کی تعبیر جاننی واجب ہے تا کہ نیک خواب سے خوشی کا حصہ پائے اور برے خواب سے بچے۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ مومنین کے خواب شرعی اعتبار سے معتبر ہوتے ہیں لہٰذا انہیں من گھڑت' قصے کہانیاں قرار دینے والے' بغض و حسد میں اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ انہیں خواب کی شرعی حیثیت و اہمیت دکھائی ہی نہیں دیتی اسی لئے وہ مومنین کے خوابوں کو بھی اپنے خوابوں کی طرح سمجھتے ہیں جو حرام یا مشتبہ غذا' غیبت' کذب بیانی' بدگمانی' فاسد خیالات' کسی مسلمان سے بغض و حسد عداوت و مخالفت' یا بادی غذاؤں' غلبہ طبیعت وہوا یا نمائش شیطانی کے سبب ان حضرات کو دکھائی دیتے ہیں لہٰذا یہ سمجھتے ہیں دیگر مسلمانوں کے خواب بھی ان کے خوابوں کی طرح پریشان حالی و پریشان خیالی پر مبنی ہیں۔ اللہ عزوجل شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں سے بدگمانی سے بچائے اور نیک صالحین' متقی مومنین کے صدقے ہمیں بھی اپنی بشارتوں سے کچھ حصہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

Marfat.com

کثرتِ دُرُود کا اِنعام

حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور جب فوت ہوئے تو اَہلِ شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں اور اُنہوں نے بہترین حُلّہ (جنّتی لباس) زیبِ تن کیا ہوا ہے اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے عرض کی، حضرت! کیا حال ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنّت میں داخل کیا پوچھا، کس سَبب سے؟ فرمایا، میں تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھا کرتا تھا، یہی عمل کام آ گیا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔۔۔الخ، ص ۲۵۴

Marfat.com

خواب کی شرعی حیثیت

اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّۃِ

بشارت جلیلہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لم یبق من النبوۃ الا مبشرات الرؤیا الصالحۃ۔

رواہ البخاری ۱ عن ابی ھریرۃ و زاد مالک یراھا الرجل الصالح او تری لہ ۲ والاحمد وابن ماجۃ وابن خزیمۃ وابن حبان وصححاہ عن ام کرز ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات ۳ وللطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ بسند صحیح ذھبت النبوۃ فلانبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل اوتری لہ

یعنی "نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں، ہاں بشارتیں باقی ہیں، اچھے خواب"۔ اسے بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ اور مالک نے زیادہ کیا کہ نیک آدمی دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔ احمد، ابن ماجہ، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی ام کرز سے کہ نبوت چلی گئی اور مبشرات باقی رہ گئے۔ اور طبرانی نے کبیر میں حذیفہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں باقی ہیں اچھا خواب کہ نیک آدمی دیکھے یا

Marfat.com

اس کیلئے دیکھا جائے۔ (ت)

(۱ صحیح البخاری کتاب التعبیر باب مبشرات قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۳۵)

(۲ مؤطا الامام مالک ماجاء فی الرؤیا میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۷۲۴)

(۳ سنن ابن ماجہ ابواب التعبیر الرؤیا باب الرؤیا الصالحۃ یراہا المسلم الخ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۸۶)

(مسند احمد بن حنبل حدیث ام کرز رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ۶/ ۳۸۱)

(۴ معجم الکبیر حدیث ۱۳۰۵۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۳/ ۱۷۹)

خواب

مسئلہ ۲۱: از کانپور محلہ مولگنج مرسلہ الدین صاحب امام مسجد شکر اللہ صاحب سودا گر ۱۳ ربیع الاخر شریف

خواب کیا چیز ہے؟

الجواب: خواب چار قسم ہے:

ایک حدیث نفس کہ دن میں جو خیالات قلب پر غالب رہے جب سویا اور اس طرف سے حواس معطل ہوئے عالم مثال بقدر استعداد منکشف ہوا انہیں تخیلات کی شکلیں سامنے آئیں یہ خواب مہمل و بے معنی ہے اور اس میں داخل ہے وہ جو کسی غلط کے غلبہ اس کے مناسباتِ نظر آتے ہیں مثلاً صفراوی آگ دیکھے بلغمی پانی۔

دوسرا خواب القائے شیطان ہے اور وہ اکثر وحشتناک ہوتا ہے شیطان

Marfat.com

آدمی کو ڈراتا یا خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے اس کو فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرو کہ تمہیں ضرر نہ دے۔ ایسا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوک دے اور اعوذ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے۔

تیسرا خواب القائے فرشتہ ہوتا ہے اس سے گزشتہ و موجودہ و آئندہ غیب ظاہر ہوتے ہیں مگر اکثر پر دہ تاویل قریب یا بعید میں ولہذا محتاج تعبیر ہوتا ہے۔

چوتھا خواب کہ ربّ العزۃ بلا واسطہ القاء فرمائے وہ صاف صریح ہوتا ہے اور احتیاجِ تعبیر سے بری واللہ تعالٰی اعلم۔

جھوٹا خواب سنانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جھوٹا خواب سنائے اسے جو کے دو دانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جو یہ نہیں کر سکے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب التعبیر، رقم الحدیث ۷۰۴۲، ج ۴، ص ۴۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخص جنت کی خوشبو سے محروم ہوں گے (۱) اپنے باپ کے علاوہ دوسرے سے نسب کا دعوی کرنے والا (۲) مجھ پر جھوٹ باندھنے والا (۳) جھوٹا خواب سنانے والا۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، رقم الحدیث ۳۵۳۲، ج ۳، ص ۴۳۱)

Marfat.com

عقیدہ

دنیا کی زندگی میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوا۔ ہاں دل کی نگاہ سے یا خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوا۔ اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرائے گا مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف ہے۔ یعنی دیکھیں گے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے؟ اور کس طور پر دیکھیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے۔ اس وقت بتادیں گے۔ اس میں بحث کرنا جائز نہیں۔ یہ ایمان رکھو کہ قیامت میں ضرور اس کا دیدار ہوگا جو آخرت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے۔

(شرح الملا علی القاری علی الفقہ الاکبر، جواز رؤیۃ الباری جل شانہ فی الدنیا، ص ۱۲۳۔ ۱۲۴/ المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد، منہ (۱۶) انہ تعالیٰ مرئی بالا بصار فی ال آخرۃ، ص ۵۶، ۵۸، شرح العقائد النسفیۃ، مبحث رؤیۃ اللہ تعالیٰ والدلیل علیھا، ص ۷۴۔ ۷۵)

عقیدہ

جمہور علماء ملت کا صحیح مذہب یہی ہے کہ معراج بحالت بیداری جسم و روح کے ساتھ صرف ایک بار ہوئی جمہور صحابہ و تابعین اور فقہاء محدثین نیز صوفیہ کرام کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ علامہ حضرت ملا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (استاد

Marfat.com

اورنگ زیب، عالمگیر بادشاہ) نے تحریر فرمایا کہ

وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ كَانَ فِی الْيَقْظَةِ بِجَسَدِهٖ مَعَ رُوْحِهٖ وَعَلَيْهِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَمَنْ قَالَ اِنَّهٗ بِالرُّوْحِ فَقَطْ اَوْ فِی النَّوْمِ فَقَطْ فَمُبْتَدِعٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ فَاسِقٌ

التفسیرات الاحمدیۃ، سورۃ بنی اسراءیل، ص ۵۰۵

اور سب سے زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ معراج بحالت بیداری جسم و روح کے ساتھ ہوئی یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ کہے کہ معراج فقط روحانی ہوئی یا معراج فقط خواب میں ہوئی وہ شخص بدعتی و گمراہ اور گمراہ کن و فاسق ہے۔

عقیدہ

کیا معراج میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خداوند تعالیٰ کو دیکھا؟ اس مسئلہ میں سلف صالحین کا اختلاف ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بعض صحابہ نے فرمایا کہ معراج میں آپ نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا اور ان حضرات نے مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ﴿۱۱﴾ پ ۲۷، النجم: ۱۱ کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ آپ نے خدا کو نہیں دیکھا بلکہ معراج میں حضرت جبریل علیہ السلام کو انکی اصلی شکل و صورت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو پر تھے اور بعض سلف مثلاً حضرت سعید بن جبیر تابعی نے اس مسئلہ میں کہ دیکھا یا نہ دیکھا کچھ بھی کہنے سے توقف فرمایا مگر صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک بہت بڑی جماعت نے یہ فرمایا ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ الشفاء

Marfat.com

بتعریف حقوق المصطفی، فصل واما رؤیته لربه، ج۱، ص۱۹۶، ۱۹۷ ملخصاً

عقیدہ

مدینہ کی آب و ہوا اچھی ہو گئی

پہلے مدینہ کی آب و ہوا اچھی نہ تھی، وہاں قسم قسم کی وباؤں کا اثر تھا۔ چنانچہ ہجرت کے بعد اکثر مہاجرین بیمار پڑ گئے اور بیماری کی حالت میں اپنے وطن مکہ کو یاد کر کے پر درد لہجے میں اشعار پڑھا کرتے تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لوگوں کا یہ حال دیکھ کر یہ دعا فرمائی کہ الٰہی! مدینہ کو بھی ہمارے لئے ویسا ہی محبوب کر دے جیسا کہ مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ الٰہی! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اور مدینہ کو ہمارے لئے صحت بخش بنا دے اور یہاں کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا حرف بحرف مقبول ہوئی اور مہاجرین کو شہر مدینہ سے ایسی الفت اور والہانہ محبت ہو گئی کہ وہی حضرت ابو بکر و حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو چند روز پہلے مدینہ کی بیماریوں سے گھبرا اٹھے تھے اور اپنے وطن مکہ کی یاد میں خون رلانے والے اشعار گایا کرتے تھے، اب مدینہ کے ایسے عاشق بن گئے کہ پھر کبھی بھول کر بھی مکہ کی سکونت کا نام نہیں لیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں یہ دکھلا دیا کہ مدینہ کی وبائیں مدینہ سے دفع ہو گئیں اور مدینہ کی آب و ہوا صحت بخش ہو گئی۔

Marfat.com

(بخاری جلد ا ص ۵۵۸ باب مقدم النبی و بخاری جلد ۲ ص ۱۰۴۲ باب المرأۃ السوداء)

عقیدہ

بعد وفات مدد

حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں قحط پڑ گیا تو حضرت بلال بن حارث صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنی امت کے لئے بارش کی دعا فرمائیں وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں ان سے ارشاد فرمایا کہ تم حضرت عمر کے پاس جا کر میرا اسلام کہو اور بشارت دے دو کہ بارش ہو گی اور یہ بھی کہہ دو کہ وہ نرمی اختیار کریں۔ اس شخص نے بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر خبر کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رو دئے پھر کہا اے رب! میں کوتاہی نہیں کرتا مگر اسی چیز میں کہ جس سے میں عاجز ہوں۔

وفاء الوفاء للسمھودی، الفصل الثالث فی توسل الزائر وتشفعه...الخ، ج۲، ص۱۳۷۴

غوث الاعظم کی کلاہ مبارک

حرمین شریفین میں ایک ایسا شخص مقیم تھا جسے حضرت غوث الاعظم کی کلاہ مبارک تبرکاً سلسلہ وار اپنے آباء واجداد سے ملی ہوئی تھی جس کی برکت سے وہ

Marfat.com

شخص حرمین شریفین کے نواح میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا اور شہرت کی بلندیوں پر فائز تھا ایک رات حضرت غوث الاعظم کو (کشف میں) اپنے سامنے موجود پایا جو فرمارہے تھے کہ یہ کلاہ ابوالقاسم اکبرآبادی تک پہنچادو، حضرت غوث اعظم کا یہ فرمان سن کر اس شخص کے دل میں آیا کہ اس بزرگ کی تخصیص لازما کوئی سبب رکھتی ہے، چنانچہ امتحان کی نیت سے کلاہ مبارک کے ساتھ ایک قیمتی جبہ بھی شامل کرلیا اور پوچھ گچھ کرتے حضرت خلیفہ کی خدمت میں جا پہنچا اور ان سے کہا کہ یہ دونوں تبرک حضرت غوث اعظم کے ہیں اور انھوں نے مجھے خواب میں حکم دیا ہے کہ یہ تبرکات ابوالقاسم اکبرآبادی کو دے دو، یہ کہہ کر تبرکات ان کے سامنے رکھ دئے، خلیفہ ابوالقاسم نے تبرکات قبول فرما کر انتہائی مسرت کا اظہار کیا، اس شخص نے کہا یہ تبرک ایک بہت بڑے بزرگ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں لہذا اس شکریے میں ایک بڑی دعوت کا انتظام کرکے رؤسائے شہر کو مدعو کیجئے، حضرت خلیفہ نے فرمایا کل تشریف لانا ہم کافی سارا طعام تیار کرائیں گے آپ جس جس کو چاہیں بلالیجئے، دوسرے روز علی الصباح وہ درویش رؤسائے شہر کے ساتھ آیا دعوت تناول کی اور فاتحہ پڑھی فراغت کے بعد لوگوں نے پوچھا کہ آپ تو متوکل ہیں ظاہری سامان کچھ بھی نہیں رکھتے، اس قدر طعام کہاں سے مہیا فرمایا؟ فرمایا کہ اس قیمتی جبے کو بیچ کر ضروری اشیاء خریدی ہیں، یہ سن کر وہ شخص چیخ اٹھا کہ میں نے اس فقیر کو اہل اللہ سمجھا تھا مگر یہ تو مکار ثابت ہوا، ایسے تبرکات کی قدر اس نے نہ پہچانی، آپ نے فرمایا چپ رہو جو چیز تبرک تھی وہ میں نے محفوظ کرلی ہے اور جو

Marfat.com

سامان امتحان تھا ہم نے اسے بیچ کر دعوت شکرانہ کا انتظام کر ڈالا، یہ سن کر وہ شخص متنبہ ہو گیا اور اس نے تمام اہل مجلس پر ساری حقیقت حال کھول دی جس پر سب نے کہا کہ الحمد للہ تبرک اپنے مستحق تک پہنچ گیا۔ (ت)

انفاس العارفین (مترجم اردو) قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور ص ۷۷)

حج کی قربانی

حضرت سیدُنا ربیع بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان اپنا ایک ایمان افروز واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے ساتھ حج پر جا رہا تھا۔ میرا بھائی بھی میرے ساتھ تھا۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میں ضروریاتِ سفر خریدنے کے لئے بازار کی طرف چلا گیا۔ وہاں میں نے ایک ویران سی جگہ میں دیکھا کہ ایک خچر مرا پڑا ہے اور بہت پرانے اور بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے ایک عورت چاقو سے اس کا گوشت کاٹ کاٹ کر تھیلے میں رکھ رہی ہے۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ عورت کوئی بھٹیارن ہو اور یہی مردار کا گوشت پکا کر لوگوں کو کھلا دے، چنانچہ مجھے اس کی تحقیق ضرور کرنی چاہیے، پس میں چپکے چپکے اس کے پیچھے ہو لیا۔ چلتے چلتے وہ ایک مکان کے دروازے پر پہنچی، اس نے دروازہ بجایا تو اندر سے پوچھا گیا، کون؟ تو جواب دیا، کھولو! میں ہی بد حال ہوں۔ دروازہ کھلا تو میں نے دیکھا کہ چار بچیاں ہیں جن کے چہروں سے بد حالی اور مصیبت ٹپک رہی ہے۔ وہ عورت اندر داخل ہو گئی اور دروازہ بند ہو گیا۔ میں جلدی سے دروازے کے قریب گیا اور اس کے

Marfat.com

سوراخوں سے اندر جھانکنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ اندر سے وہ گھر بالکل خالی اور برباد ہے۔ اس عورت نے وہ تھیلا ان لڑکیوں کے سامنے رکھ دیا اور روتے ہوئے کہنے لگی، لو! اس کو پکالو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔

وہ لڑکیاں اس گوشت کو کاٹ کاٹ کر لکڑیوں پر بھوننے لگیں۔ میرے دل کو اس سے بہت ٹھیس پہنچی اور میں نے باہر سے آواز دی کہ، اے اللہ کی بندی! خدا تعالیٰ کے واسطے اس کو نہ کھا۔ وہ پوچھنے لگی، تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا، میں پردیسی ہوں۔ اس نے کہا، ہم تو خود مقدر کے قیدی ہیں، تین سال سے ہمارا کوئی معین و مددگار نہیں، تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ مجوسیوں کے ایک فرقے کے سوا کسی مذھب میں مُردار کھانا جائز نہیں۔ کہنے لگی کہ ہم خاندانِ نبوت سے ہیں، ان کا باپ انتقال کر چکا ہے، جو تر کہ اس نے چھوڑا تھا وہ ختم ہو گیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ مُردار کھانا جائز نہیں لیکن ہمارا چار دن کا فاقہ ہے اور ایسی حالت میں مُردار جائز ہو جاتا ہے۔

اُن کے حالات سن کر مجھے رونا آ گیا، میں انہیں انتظار کرنے کا کہہ کر واپس ہوا اور اپنے بھائی سے کہنے لگا کہ، میرا ارادہ حج کا نہیں رہا۔ بھائی نے مجھے بہت سمجھایا، فضائل وغیرہ بتائے۔ میں نے کہا کہ، بس لمبی چوڑی بات نہ کرو۔ پھر میں نے اپنا احرام اور سارا سامان لیا اور نقد چھ سو درھم میں سے سو درھم کا کپڑا خریدا اور سو درھم کا آٹا خریدا اور بقیہ پیسہ اس آٹے میں چھپا کر اس عورت کے گھر لے جا کر تمام چیزیں اس کو دے دیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگی اور کہنے

Marfat.com

لگی، اے ابن سلمان! جا اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پیچھے سب گناہ معاف فرمائے اور تجھے حج کا ثواب عطا کرے اور جنت میں تجھے جگہ عطا فرمائے اور دنیا ہی میں تجھے ایسا بدل عطا فرمائے جو دنیا میں تجھ پر ظاہر ہو جائے۔

سب سے بڑی لڑکی نے کہا، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا دو گنا اجر عطا فرمائے اور آپ کے گناہ بخش دے۔ دوسری لڑکی نے کہا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمائے جتنا آپ نے ہمیں دیا۔ تیسری نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نانا جان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ساتھ آپ کا حشر کرے۔ چوتھی نے کہا کہ، اے اللہ تعالیٰ! جس نے ہم پر احسان کیا تُو اس کا نِعمَ البَدَ لجلدی عطا کر اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے۔ پھر میں واپس آ گیا۔

میں مجبوراً کوفہ ہی میں رک گیا اور باقی ساتھی حج کے لئے روانہ ہو گئے۔ جب حاجی لوٹ کر آنے لگے تو میں نے سوچا کہ ان کا استقبال کروں اور اپنے لئے دُعا کرنے کا کہوں، شاید کسی کی مقبول دعا مجھے بھی لگ جائے۔ جب مجھے حاجیوں کا قافلہ نظر آیا تو اپنی حج سے محرومی پر بے اختیار رونا آ گیا۔ میں ان سے ملا تو کہا، اللہ تعالیٰ تمہارے حج کو قبول فرمائے اور تمہیں اخراجات کا بدلہ عطا فرمائے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ یہ دعا کیسی؟ میں نے کہا یہ اس شخص کی دعا ہے جو دروازے تک کی حاضری سے محروم ہو۔ وہ کہنے لگے، بڑے تعجب کی بات ہے کہ اب تو وہاں جانے ہی سے انکار کر رہا ہے۔ کیا تو ہمارے ساتھ عَرَفات کے میدان میں نہ تھا؟... تو نے ہمارے ساتھ رَمیِ جَمَرات نہ کی؟... اور کیا تو نے ہمارے ساتھ طواف نہ

Marfat.com

کئے؟...آپ فرماتے ہیں کہ میں دل ہی دل میں تعجب کرنے لگا کہ اتنے میں خود میرے شہر کا قافلہ بھی آ گیا۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری کوششیں قبول فرمائے۔ تو وہ بھی یہی کہنے لگے کہ تُو ہمارے ساتھ عرفات پر نہ تھا؟ یا رمی جمرات نہ کی؟ اور اب انکار کرتا ہے۔

پھر ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ بھائی! اب کیوں اِنکار کرتے ہو؟ کیا تم ہمارے ساتھ مکے شریف اور مدینہ منورہ میں نہ تھے؟ اور ہم شفیع اعظم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی قبرِ انور کی زیارت کر کے واپس آ رہے تھے تو رش کی وجہ سے تم نے یہ تھیلی میرے پاس امانت رکھوائی تھی، جس کی مہر پر لکھا ہوا ہے: مَن عَامَلَنَا رَبِحَ یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے، نفع کماتا ہے، اب یہ تھیلی واپس لے لو۔

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ میں نے اس تھیلی کو پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، میں اس کو لے کر گھر واپس آ گیا۔ عشاء کے بعد وظیفہ پورا کیا اور اسی سوچ میں جاگتا رہا کہ معاملہ کیا ہے؟ اچانک میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں سرورِ عالم، نورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زیارت کی، میں نے آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو سلام عرض کیا اور ہاتھ چومے۔ پیارے آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور کچھ یوں ارشاد فرمایا: اے ربیع! آخر ہم کتنے گواہ اس بات پر قائم کریں کہ تو نے حج کیا ہے؟ تو مانتا ہی نہیں، سُن جب تو نے میری اولاد میں سے ایک عورت پر صدقہ کیا اور اپنا

Marfat.com

زادِ راہ ایثار کر کے اپنا حج ملتوی کر دیا۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ تجھے اس کا اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیری صورت کا ایک فرشتہ بنا کر حکم دیا کہ وہ قیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے۔ اور دنیا میں تجھے یہ بدلہ دیا ہے کہ چھ سو درھم کے بدلے چھ سو دینار عطا فرمائے، تو اپنی آنکھیں ٹھنڈی رکھ۔ پھر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلمنے وہی الفاظ دہرائے مَن عَامَلَنَا رَبِحَ یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے، نفع کماتا ہے۔ حضرتِ سیّدُ نا ربیع بن سلمان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ جب میں سو کر اٹھا اور تھیلی کو کھولا، تو اس میں چھ سو اشرفیاں ہی تھیں۔

سبع سنابل

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بستر خواب پر لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت بھی موجود ہے انھیں میں ایک صاحب ایسے ہیں جن سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لب شیریں سے تبسم آمیز گفتگو فرما رہے اور ان کی جانب توجہ خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس درجہ التفات ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ میر عبدالواحد بلگرامی ہیں، اور اس عزت و کرامت کا باعث یہ ہے کہ ان کی تصنیف کردہ کتاب سبع سنابل شریف بارگاہ نبوی میں سے شرف قبول پا چکی ہے۔

Marfat.com

(ت) (اصح التواریخ ۱/۱۶۸)

ابن الحاج صاحب مدخل سے مروی ہے کہ انھوں نے بدھ کے دن اسی نہی کے پیش نظر ناخن نہ کاٹے پھر خیال آیا کہ ناخن کاٹنے کا عمل تو سنت ہے اور نہی والی روایت صحیح نہیں چنانچہ اسی خیال کے ساتھ ناخن کاٹ ڈالے اور انھیں مرض برص لاحق ہو گیا پھر خواب میں آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے فرمایا کیا تم نے ممانعت نہیں سنی تھی؟ انھوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم! میرے نزدیک یہ حدیث صحیح نہ تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمھارے لئے میرے نام کی نسبت سے سننا ہی کافی تھا (یعنی کافی ہونا چاہئے تھا) پھر آپ نے ان کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو مرض برص سے شفا ہو گئی اور مرض مکمل طور پر زائل ہو گیا۔ ابن الحاج رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں پھر میں نے اللہ تعالی کے حضور نئے سرے سے توبہ کی کہ اب میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت اور حوالے سے جو کچھ بھی سنوں گا اس کی مخالفت کبھی نہیں کروں گا۔ اللہ تعالٰی پاک وبلند وبالا ہے اور راہ صواب کو خوب جانتا ہے۔ فقط۔ (ت)

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع دار المعرفۃ بیروت ۴/۲۰۲)

پھوڑے جاتے رہے

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم (صاحب مستدرک) کی حکایت ہے کہ ان کے منہ پر پھوڑے نکلے، طرح طرح کے علاج کئے

Marfat.com

نہ گئے، قریب ایک سال کے اس حال میں گزرا انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالٰی سے ان کی مجلس میں دعا کی درخواست کی۔ امام نے دعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبداللہ حاکم کے لئے دعا میں کوشش کی میں خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: قولی لابی عبداللہ یوسع الماء علی المسلمین (ابو عبداللہ سے کہہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے، امام بیہقی فرماتے ہیں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انھوں نے انے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا۔ جب بن چکا اس میں پانی بھروا دیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہو گیا جیسا کبھی نہ تھا۔ اس کے بعد برسوں زندہ رہے۔[1]

(شعب الایمان تحت حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۲۲۲)

ولا نبی بعدی:

صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی ولا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم۔

بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے، جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا، میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط

Marfat.com

صحیح مسلم کما قالہ الحاکم واقرہ الناقدون (جیسے حاکم نے کہا ہے اور محققین نے اسے ثابت رکھا ہے) (صحیح بخاری کتاب الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۱/۴۹۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔
(جامع الترمذی، ابواب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ الخ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ۲/۵۱)

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: لم یبق من النبوۃ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ[۲] نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔ طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذھبت النبوۃ فلا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل او تری لہ[۳] نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لئے دیکھا جائے۔

(۲ صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب مبشرات، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔ ۲/۱۰۳۵)
(۳ المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۳۰۵۱، مکتبۃ الفیصلیہ، بیروت، ۳/۱۷۹)

احمد وابنائے ماجہ وخزیمہ وحبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالٰی عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات[۴] ترجمہ: نبوت گئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

Marfat.com

(۴ سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۲۸۶)

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا: یاایھاالناس انہ لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ یراھا المسلم او تری لہ ۵ اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لئے دوسرے کو دکھایا جائے۔

(۵ سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا الصالحۃ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۲۸۶_۸۷)

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جُہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل رؤیا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ ان اللہ کان توابا پڑھتے پھر فرماتے یہ ستر ۷۰ سات سو ۷۰۰ کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو ۷۰۰ سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا، تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے۔ ان

Marfat.com

الحسنات یذھبن السیاٰت، تو اس کے پڑھنے والے کے لئے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہو گا و حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے: کسی نے کچھ دیکھا ہے؟ ابن زمل نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ فرمایا: بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا، رب العالمین کے لئے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انہوں نے عرض کی: میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے، شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے، اس میں ہر قسم کی گھاس ہے، پہلا ہجوم آیا، جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پر ڈالے چلے گئے ادھر ادھر اصلاً نہ پھرے، پھر اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا، پھر دوسرا بلہ آیا کہ پہلوں سے کئی گنا زائد تھا، سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مُٹھا لے لیا، پھر روانہ ہوئے، پھر عام اژدھام آیا، جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر ادھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اس کے سب سے اونچے درجے پر جلوہ فرما

Marfat.com

ہیں، حضور کے آگے ایک سال خوردلاغر ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمہیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلاً علاقہ نہ رکھا نہ اسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے، ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مُٹھا لیا اور نجات پا گئے، پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا للہ وانا الیہ رٰجعون o اور اے ابن زمل! تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلی پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں وامّا ناقۃ التی رأیت ورأیتنی اتبعھا فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا اُمۃ بعد اُمتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی، نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔ صلی اللہ تعالٰی علیک وعلٰی امتک اجمعین وبارک وسلم واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

(کنز العمال بحوالہ البیہقی، حدیث ۴۲۰۱۸، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۵/ ۵۱۸ تا ۵۲۱)

(المعجم الکبیر حدیث ۸۱۴۶، عن ابن زمل الجہنی، المکتبۃ الفیصلیۃ، بیروت، ۸/ ۳۶۲ و ۳۶۷)

Marfat.com

خوابوں کی تصدیق کرنے کی نصیحت

عام لوگ مساجد، متبرک مقامات اور قبرستان وغیرہ میں حضور نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اور صالحین امت رحمہم اللہ تعالیٰ کی زیارت کے متعلق جو خواب تم سے بیان کریں انہیں تسلیم کر لینا۔

[امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں]

خوفِ خدا عزوجل سے رونے کا انعام

حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا سلیمان بن منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں اپنے والد کو دیکھا تو پوچھا، مَا فَعَلَ بِکَ رَبُّکَ یعنی آپ کے رب عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ رب عزوجل نے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا پھر مجھ سے پوچھا، اے بد کار بڈھے! کیا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا؟ میں نے عرض کی میں نہیں جانتا۔ فرمایا، ایک دن تو نے ایک اجتماع میں لوگوں کو رُلایا تھا ان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی رو پڑا تھا جو میرے خوف سے کبھی نہیں رویا تو میں نے اس کی مغفرت فرمادی اور اس کے صدقے تمام اہلِ مجلس کی مغفرت فرمادی تم بھی ان میں شامل تھے جن کی میں نے اس کے صدقے مغفرت فرمائی۔ [بَحرُ الدُّمُوعِ]

Marfat.com

حضرتِ سیّدُ نا احمد بن فتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیّدُ نا احمد بن فتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا بشر بن حارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک باغیچہ میں بیٹھے ہیں ۔ان کے سامنے ایک دستر خوان ہے اور وہ اس میں سے کھا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا، اے ابو نصر !اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، اس نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا اور ساری جنت کو میرے لئے مباح فرما دیا اور مجھ سے فرمایا کہ جنت کے ہر پھل سے کھاؤ اور اس کی نہروں سے پیؤ اور اس کی تمام نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ کہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے بچایا کرتے تھے۔

میں نے پوچھا، آپ کے بھائی حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟ فرمایا کہ وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں اور ان سُنّیوں کی شفاعت کر رہے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے ۔ میں نے پوچھا کہ اللہ عزوجل نے حضرتِ سیّدُ نا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ افسوس! ہائے افسوس! ہمارے اور ان کے درمیان بہت سے پردے حائل ہیں۔ حضرتِ سیّدُ نا معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت کے شوق اور جہنم کے خوف سے اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے تھے بلکہ قُربِ الٰہی عزوجل کے شوق میں عبادت کرتے تھے لہٰذا! اللہ عزوجل نے انہیں رفیق اعلیٰ کی طرف اٹھالیا اور اپنے اور ان کے درمیان کے حجابات اٹھالئے۔

Marfat.com

یہی وہ مجرب اِ کسیر ہے لہٰذا جس نے بار گاہِ الٰہی عزوجل میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اسے چاہیے کہ حضرتِ سیّدُ نا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو ان ش آء اللہ عزوجل اس کی دُعاء ضرور قبول ہو گی

خاندان چشتیہ کے جلیل القدر ولی حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان میں حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ایک رات میں مدینہ منورہ میں بستر پر سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ روجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور وہاں صحابہ کرام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا ایک مجمع لگا ہوا ہے۔ ان میں ایک شخص ہے جس کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت محبت کے ساتھ تبسم والتفات فرماتے ہیں اور کچھ ارشاد فرماتے ہیں جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے حضرت سید صبغۃ اللہ سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہے جن کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی اسقدر نظرِ رحمت ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ میر عبد الواحد بلگرامی ہیں اور ان کے اس مرتبہ کی وجہ ان کی کتاب سبع سنابل ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہوئی ہے۔

امام شعرانی نے فرمایا جب یہ مرتبہ ہر ولی کی بابت ہے تو ائمہ مجتہدین تو اس مقام کے زیادہ مستحق ہیں پھر ارشاد فرماتے ہیں۔ ائمہ فقہاء کرام اور صوفیاء حضرات سب اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے اور روح نکلتے وقت ان کی

Marfat.com

نگہبانی کریں گے اور یونہی منکر نکیر کے سوالات کے وقت اور حشر و نشر اور حساب اور میزان عمل اور پل صراط سے گزرنے کے وقت خیال رکھیں گے اور حشر کے ان مقامات میں سے کسی مقام میں اپنے پیر و کاروں سے غافل نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔ جب مشائخ صوفیاء دنیا و آخرت میں تمام مشکلات اور تکلیفوں میں اپنے مریدوں اور پیر و کاروں کی نگرانی فرماتے ہیں۔ تو ائمہ دین کیسے نہ نگرانی کریں گے۔ جو تمام جہاں کی میخیں اور دین کے ستون اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر امین ہیں بلاشبہ وہ ضرور ضرور مدد فرماتے ہیں شیخ الاسلام ناصر الدین لقانی کو وصال کے بعد بعض نیک لوگوں نے خواب میں دیکھا ان سے پوچھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا۔ قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کے لئے مجھے بٹھایا تو حضرت امام مالک تشریف لائے اور کہا کیا ایسے شخص سے بھی اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اسکے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس کے پاس سے ہٹ جاؤ چنانچہ منکر نکیر ہٹ گئے۔

(میزان الشریعۃ ص ۸۷)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہے۔ ((2

فتح الباری، کتاب الدعوات، باب للہ مائۃ اسم غیر واحدۃ، ج ۱۱، ص ۱۸۹

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص شہید ہوا، برس دن بعد (ایک سال بعد) اس کا بھائی بھی مر گیا۔ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں اس

Marfat.com

کو دیکھا کہ شہد سے بہشت میں آگے جاتا ہے، خواب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کی پیش قدمی (شہید سے آگے جانے) پر تعجب کیا فرمایا: جو پیچھے مرا، کیا اس نے ایک رمضان کا روزہ نہ رکھا! اور ایک سال کی نماز ادا نہ کی! یعنی مقامِ تعجب نہیں کہ اس کی عبادت اس کی عبادت سے زیادہ ہے۔

2 سنن ابن ماجہ ، کتاب تعبیر الرؤیا. باب تعبیر الرؤیا، الحدیث: ۳۹۲۵، ج ۴، ص ۳۱۳.

والمسند للإمام أحمد بن حنبل، الحدیث: ۸۴۰۷، ج ۳، ص ۲۲۹.

دربارِ رسالت میں انتظار

۲۵ صفر المظفر کو بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں پایا۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام رحمہم اللہ تعالیٰ دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں سکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا اِنتظار ہے۔ شامی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں عرض کی، حضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے۔ شامی بزرگ نے عرض کی، حضور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا، ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان

Marfat.com

کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشق رسول کا اسی روز (یعنی ۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ) کو وصال ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو یہ کہتے سنا تھا کہ ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے۔

(سوانح امام احمد رضا، ص ۳۹۱، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

صاحب مزار کی تاکید

(اسی سلسلہ بیان میں یہ حکایت بیان فرمائی) ایک بزرگ کا انتقال ہوا۔ ان کی صاحبزادی روزانہ قبر پر حاضر ہوتیں اور تلاوتِ قرآنِ عظیم کیا کرتیں۔ کچھ مدت گزرنے کے بعد وہ جوش جاتا رہا۔ ایک روز حاضر نہ ہوئیں، شب کو خواب میں تشریف لائے، فرمایا، ایسا نہ کرو، آؤ اور میرے مواجہہ میں کھڑی ہو۔ یہاں تک کہ تمہیں جی بھر کے دیکھ لوں۔ پھر میرے لئے دعائے رحمت کرو اور پھر چلی جاؤ رحمت آ کر مجھ میں اور تم میں حجاب ہو جائے گی۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

نیا کفن

ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا: میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے۔ پرسوں فلاں

Marfat.com

شخص آنے والا ہے ،اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا۔ صبح کو صاحبزادے نے اُٹھ کر اُس شخص کو دریافت کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں۔ تیسرے روز خبر ملی اُس کا اِنتقال ہو گیا ہے۔ لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا، یہ میری ماں کو پہنچا دینا۔ رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا، خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

زائد کفن واپس دے دیا

اہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ،ان کے کفن میں ایک تہبند زائد چلا گیا۔ شب کو اپنے صاحبزادے کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا، یہ تہبند لو اور اَلگنی (یعنی کپڑے لٹکانے کی رسی) پر ڈال دیا۔ صبح اُن کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا ۔[ملفوظات اعلیٰ حضرت]

بُرا پڑوسی

ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا (یعنی سو گیا)۔ خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر میں فرماتی ہیں، اے خدا کے بندے! اُس بَلا کو میرے پاس سے دُور کر جو تھوڑی دیر میں آنے والی ہے۔ اس کی فوراً آنکھ کھل گئی۔ دیکھا کہ ایک قبر وہیں کُھد رہی ہے اور سامنے سے ایک جنازہ جو کسی رئیس کا تھا چلا آرہا ہے۔ اُس نے سب کو منع کیا کہ یہ

Marfat.com

جگہ ٹھیک نہیں ہے، خراب ہے، ایسی ہے ویسی ہے۔ غرض وہ لوگ باز رہے اور دوسری جگہ اس میّت کو لے گئے۔ شب کو اُس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ بی بی فرماتی ہیں کہ خدا (عَزَّ وَجَلَّ) تجھے جزائے خیر دے کہ تُو نے آگ کو میرے پاس سے دُور کیا۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلاتے ہیں

ایک صاحب کو اَنار کی خواہش میں تیس برس گزر گئے اور نہ کھایا۔ اِس کے بعد خواب میں زِیارتِ اَقدس حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ فرماتے ہیں: اِنَّ لِنَفسِکَ عَلَیکَ حَقًّا تیرے نفس کا بھی کچھ تجھ پر حق ہے۔ صبح اٹھے انار کھایا۔ اب نفس نے دودھ کی خواہش کی، فرمایا تیس برس خواہش کر پھر شاید حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائیں اور فرمائیں، اس سے یہی بہتر ہے کہ صبر کر۔ فوراً خواہش دُور ہو گئی۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

والِد محترم کی بشارت

ان کی اِس غایت محبت کے غصے نے مجھے وہ حالت یاد دلائی جو اس حج سے تیرہ چودہ برس پہلے میں نے خواب میں اپنے حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ العزیز سے دیکھی تھی۔ میں اس زمانہ میں بشدت دردِ کمر اور نقرس میں مبتلا تھا اسے بہت اِمتداد و اِشتداد ہوا تھا (یعنی یہ درد بہت طویل و شدید تھا)۔ ایک روز دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور حضرت کے شاگرد مولوی برکات احمد صاحب مرحوم کہ

Marfat.com

میرے پیر بھائی اور حضرت پیر مرشد برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدائی تھے۔ کم ایسا ہوا ہو گا کہ حضرت پیر و مرشد کا نام پاک لیتے اور ان کے آنسو رَواں (یعنی جاری) نہ ہوتے، جب ان کا اِنتقال ہوا اور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں

اُترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضہ انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اَقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مُشَرَّف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لئے جاتے ہیں۔ عرض کی: یا رسولَ اللہ! (عَزَّ وَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیکَ وسلم) حضور کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ فرمایا: برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے۔ یہ وہی برکاتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھیں کہ محبتِ پیر و مرشد کے سبب انہیں حاصل ہُوئیں۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ کنزالایمان: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (پ۲۸، الجمعۃ: ۴)

ہاں تو اس خواب میں دیکھا کہ مولوی برکات احمد صاحب (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بھی حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز کے ہمراہ میری عیادت کو تشریف لائے ہیں۔ دونوں حضرات نے مزاج پرسی فرمائی۔ میں شدتِ مرض سے تنگ آ چکا تھا، زبان سے نکلا کہ حضرت دعا فرمائیں کہ اب خاتمہ ایمان پر ہو جائے۔ یہ سنتے ہی حضرت والد ماجد قدس سرہ الشریف کا رنگ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا، ابھی تو

Marfat.com

باون برس مدینے شریف میں۔ واللہُ اَعلَم اِس ارشاد کے کیا معنی تھے مگر اِس کے بعد جو دوبارہ حاضریِ مدینہ طیبہ ہوئی ہے اُس وقت مجھے باون واں ((52ہی سال تھا یعنی اکاون برس پانچ مہینے کی عمر تھی، یہ چودہ برس کی پیش گوئی حضرت نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلامانِ غلام کے کَفَش بردار ہیں، علومِ غیب دیتا ہے اور وہابیہ کو جنابِ سرکار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے انکار ہے۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

روزہ نہ چھوڑنا

ابھی چند سال ہوئے ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد قدس اللہ سرہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا روزہ نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بحمدِ اللہ تعالیٰ روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بفضلہٖ تعالیٰ شفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ۸۳۱۲، ج۶، ص۱۴۷) [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

نعت گو شاعروں کی خواب میں زیارت

(پھر فرمایا) مولانا کافی علیہ الرحمۃ کی زیارت آٹھ برس کی عمر میں مجھے خواب میں ہوئی۔ میری پیدائش کے گیارہ مہینے بعد مولانا کو پھانسی ہوئی۔ پچھلی غزل میں ایک مصرع یہ بھی لکھا تھا ع

Marfat.com

بلبلیں اُڑ جائیں گی سُونا چمن رہ جائے گا

میں نے اپنے منجھلے بھائی حسن میاں مرحوم کو اُن کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ اپنی مسجد کی فصیل شمالی (یعنی شمالی دیوار) پر مسجد میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور یہ مسجد کی منتہائے حد جنوبی سے میری طرف خوش خوش آرہے ہیں۔ ہاتھ میں ایک بہت طویل کاغذ ہے وہ مجھے دکھانے لائے اور کہتے ہیں نو باتیں بہت ہی اعلیٰ درجہ پر قبول ہوئیں، تفصیل نہ معلوم ہوئی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔

[ملفوظات اعلیٰ حضرت]

اِمام بُخاری (علیہ رحمۃ اللہ القوی) کا مبارک خواب

اِمام بخاری (علیہ رحمۃ اللہ القوی) نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مگس رانی کر رہا ہوں (یعنی جسمِ اطہر پر بیٹھنے والی مکھیاں ہٹا رہا ہوں)، خواب دیکھ کر پریشان ہوئے کہ مکھی تو جسمِ اَقدس پر بیٹھتی نہ تھی۔ علماء نے تعبیر فرمایا: بشارت ہو تمہیں کہ احادیث میں جو خلط (یعنی گڈ مڈ) ہو گیا ہے تم اسے پاک وصاف کرو گے۔

(ھدی الساری مقدمہ فتح الباری، الفصل الاول، ج۱، ص۹)

ایک اِیمان افروز خواب

نَفَحَاتُ الاُنس شریف میں ہے، ایک صاحب نے زیارتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) سے مُشَرَّف ہو کر عرض کی: غزالی کیسے ہیں؟ فرمایا، فَازَ مَقْصُوْدَہ

Marfat.com

اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ عرض کی: فخرالدین رازی کیسے ہیں؟ فرمایا، رَجُلٌ مُعَاتَب ان پر عِتاب ہے۔ مَعاذَ اللہ عِقاب نہ فرمایا۔ عِقاب سزا ہے اور عِتاب حصہ اَحِبّاَ (یعنی دوستوں سے محبت بھری خفگی) ہے۔ عرض کی: ابن سینا؟ فرمایا: بے میرے واسطے کے اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) تک پہنچنا چاہتا تھا، میں نے ایک دَھول (یعنی چپت) لگائی کہ تَحتَ الثَّرے (یعنی زمین کے سب سے نچلے حصے) کو چلا گیا۔ (ملخصا، نفحات الانس مترجم، ص ۴۵۳، ۴۵۴) یہ بعض صالحین کا خواب ہے۔ [ملفوظات اعلی حضرت]

مجھے میرا پیر کافی ہے

ایک صاحب حضور سَیِّدُنا غوث اَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلاموں میں سے تھے۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ٹیلہ پر یاقوت کی کرسی بچھی ہے۔ اس پر حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور نیچے ایک مخلوق جمع ہے ہر ایک اپنی اپنی چٹھی (یعنی رُقعہ) دیتا ہے، حضرت اس کو بارگاہِ ربُّ العزّۃ (عَزَّ وَجَلَّ) میں پیش کرتے ہیں۔ یہ چپکے کھڑے رہے، جب حضرت نے بہت دیر تک انہیں دیکھا اور انہوں نے کچھ نہ کہا تو خود فرمایا: ھَاتِ قِصَّتَکَ اَعرِضُھَا (لاؤ کہ میں تمہاری عرضی پیش کروں) انہوں نے عرض کیا، اَوَ شَیخی عَزَلُوہ، (کیا میرے شیخ کو معزول کر دیا گیا) فرمایا: وَاللہِ مَا عَزَلُوہُ وَلَا یَعزِلُونَہٗ (خدا کی قسم! ان کو معزول نہیں کیا گیا اور نہ کبھی ان کو معزول کریں گے۔) انہوں نے عرض کی: تو بس میرا شیخ کافی ہے۔ آنکھ کھلی، حاضر ہوئے دربار میں سرکارِ غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ واقعہ عرض کریں۔ قبل اس کے کچھ عرض کریں۔ حضور نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا: ھَاتِ اَعرِضُ قِصَّتَکَ (لاؤ کہ تمہاری عرضی پیش کروں) (فرمایا:) اِرَادَتْ (یعنی اعتقاد) یہ ہے۔

(بہجۃ الاسرار، ذکر فضل صحابہ و بشرھم، ص ۱۹۱/ ۱۹۲، ملخصًا)

جدِّ امجد کی اعلیٰ حضرت سے محبت

(پھر ارشاد فرمایا:) حضرت جَدِّ اَمجَد (یعنی حضرت مولانا رضا علی خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بحمدِ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ اس وقت تک وہی محبت ہے جو پہلے تھی۔ میرے حضرت جَدِّ اَمجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک حقیقی بھتیجے تھے، انہوں نے کوئی دَقیقہ میری برائی میں اپنے نزدیک اُٹھا نہ رکھا (یعنی برائی کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی)۔ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ حضرت جَدِّ اَمجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پلنگ پر تشریف فرما ہیں اور وہ صاحب پائینتی بیٹھے ہیں اور ہر چند بات کرنا چاہتے ہیں، حضرت جواب نہیں دیتے اور مُتَوَجِّہ نہیں ہوتے۔ اتنے میں مَیں حاضر ہوا۔ حضرت مجھے دیکھ کر فوراً نَہَضْ وَقَد (یعنی تکریماً سیدھے) کھڑے ہو گئے اور فرمایا: آئیے مولانا تشریف لائیے۔ باوجود یہ کہ میں ان کی پاؤں کی جوتی کی خاک مگر حضرت نے مجھ کو نہایت تعظیم سے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا حضرت برابر میری طرف مُتَوَجِّہ رہے۔ دو روز ہوئے تھے کہ لکھنو سے خَمِیرَہ آیا تھا۔ حضرت حُقَّہ مُلاحَظہ فرما رہے تھے، مجھے خواب میں خَمِیرَہ یاد آیا میں اُٹھا اور عرض کیا: میں لکھنو کا خَمِیرَہ بھرتا ہوں۔ سنتے ہی گھبرا گئے اور فوراً کھڑے ہو گئے، فرمانے لگے: مولانا آپ تکلیف نہ فرمائیے، مولانا آپ تکلیف نہ فرمائیے اور مجھے بٹھالیا۔ میری محبت کے سبب اپنے

Marfat.com

حقیقی بھتیجے سے کلام نہ فرمایا۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

اصرار کر کے کھانا کھلایا

ایک مرتبہ کھانا نہ کھایا تھا۔ کئی روز سے والدین کریمین کو خواب میں دیکھا۔ والدہ ماجدہ نے کچھ نہ فرمایا، والد ماجد نے فرمایا، تمہارے نہ کھانے سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے۔ مجبوراً پھر صبح سے کھانا شروع کر دیا۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

ڈاکو کی توبہ

(پھر فرمایا) اللہ (عَزَّ وَ جَلَّ) کو ہدایت فرماتے دیر نہیں لگتی۔ یہ حضرت ابو بکر حوار رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے رَہزن (یعنی ڈاکو) تھے، قافلے کے قافلے تنہا لُوٹا کرتے تھے۔ ایک بار ایک قافلہ اُترا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے، ایک خیمہ کی طرف گئے۔ اُس خیمے میں عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی، شام قریب ہے اور اس جنگل میں ابو بکر حوار کا دخل ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ آجائیں! بس یہ کہنا ان کا ہادی (یعنی ہدایت کا سبب) ہو گیا۔ خود فرمایا: ابو بکر تیری حالت یہ ہو گئی کہ خیموں میں عورتیں تک تجھ سے خوف کرتی ہیں اور تُو خدا سے نہیں ڈرتا! اسی وقت تائب ہوئے اور گھر کو لوٹ آئے۔ شب کو سوئے خواب میں زیارتِ اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) سے مشرف ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ نے عرض کیا: بیعت لیجئے! ارشاد فرمایا، تجھ سے تیرا ہم نام بیعت لے گا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت لی اور اپنی گلاہ (یعنی

Marfat.com

عمامہ) مبارک انکے سر پر رکھی۔آنکھ کھلی تو کُلاہ اقدس موجود تھی۔ یہ سلسلہ حواریہ آپ سے شروع ہوا۔

(جامع کرامات الاولیاء، حرف الالف، ابو بکر بن الحوار، ج ا، ص ۴۲۵)

حضرت داوٗد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تَوَکُّل

(پھر بتذکرہ نفس کشی ارشاد فرمایا:) امام داوٗد طائی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے۔ امام نے جب دیکھا کہ ان کی دنیائی طرف توجہ نہیں ان کو سب سے الگ کر کے پڑھانا شروع کیا، ایک دن تنہائی میں فرمایا: اے داوٗد! آلہ تیار کر لیا مقصود کس دن حاصل کرو گے؟ ایک سال درس میں حاضر رہے، یہ ریاضت کہ طلباء آپس میں مذاکرہ کرتے ان کو آفتاب سے زیادہ وجہیں روشن معلوم ہوتیں۔ نفس بولنا چاہتا مگر یہ چپ رہتے غرض ایک سال کامل سکوت فرمایا۔ جب اُن کے والد ماجد کا انتقال ہوا، اُسی (80 درہم) اور ایک مکان ورثہ میں ملا۔ وہ درہم عمر بھر کے لیے کافی ہوئے، اور مکان کے ایک درجے میں بیٹھا کرتے جب وہ گر گیا، دوسرے میں بیٹھنا شروع کیا۔ جب وہ اس قابل نہ رہا تو اور درجے میں ادھر ان کی روح نے پرواز کیا۔ ادھر بعض صالحین نے خواب میں دیکھا کہ داوٗد طائی نہایت خوشی کے ساتھ ہشاش بشاش دوڑے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کبھی آپ کو اس حالت میں نہ دیکھا تھا۔ پوچھا کیا ہے، کیوں دوڑے جاتے ہو! فرمایا ابھی جیل خانہ سے چھوٹا ہوں۔ خبر پائی کہ وہی وقت انتقال کا تھا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص ۳۴، ۳۵، ملخصاً)

Marfat.com

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّۃُ الکَافِرِ دنیا مؤمن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت
(صحیح مسلم، کتاب الزہد، الحدیث ۲۹۵۶، ص ۱۵۸۲)

بد مذہبوں کی صحبت سے توبہ کا اِنعام

(پھر فرمایا) میرے حضرت والد ماجد قدّس اللہ سرہ العزیز کے خالہ زاد بھائی الف کے نام ب نہ جانتے تھے۔ یہاں ایک شخص صوفی بنے ہوئے تھے ان کے پاس آمد و رفت زیادہ تھی۔ انہوں نے مذہب تفضیلیہ اختیار کر لیا۔ میرا پندرہ سولہ برس کا سن تھا میں انہیں حدیثیں سناتا اور سمجھاتا کہ اہلِ سنت کا مذہب یہ ہے کہ تفضیل باطل ہے وہ نہ مانتے۔ افیون کے عادی تھے جب حج کو گئے اور تین منزل مدینہ طیبہ رہ گیا۔ افیون کی ڈبیہ نکالی کھانا چاہی فوراً بدن میں ایک جھرجھری پیدا ہوئی اور کہا کیا حضور کے سامنے بھی کھاؤں گا اور ہاتھ سے پھینک دی۔ وہاں سے واپس آنے پر چند روز زندہ رہے۔ راہ میں افیون کھانا چھوڑ دیا تھا۔ یہ (یعنی افیون کا کھانا) تھی بداعمالی مگر وہ تھی عقیدے کی برائی اور عقیدہ کی برائی بدتر ہے بداعمالی سے۔ مرتے وقت بیوی کو بلا کر کہا: میرا بھتیجا مجھے سمجھایا کرتا تھا اور میری سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اب میں سمجھا کہ وہی حق تھا۔ اب تم شاہد (یعنی گواہ) رہو کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو احمد رضا کا ہے۔ میں نے ان کو ایک روز خواب میں دیکھا کہنے لگے تم نے وہ حدیث مجھ سے بیان نہیں کی تھی کہ جو دنیا میں ہنستے وہ وہاں روتے ہیں اور جو دنیا میں روتے ہیں وہ وہاں ہنستے ہیں۔ [ملفوظات اعلیٰ حضرت]

Marfat.com

نزع کے عالم میں مسکراہٹ

حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے انتقال کے وقت رونے لگے پھر ہنس دیئے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ دنیا چھوڑ کر رخصت ہوگئے تو ان کے انتقال کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انتقال سے قبل کیوں روئے اور پھر کیوں ہنسے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، جب میں نزع کے عالم میں تھا تو شیطان ملعون میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا، اے بایزید! تم میرے جال سے آزاد ہوگئے۔ تو میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگا پس آسمان سے ایک فرشتہ میرے پاس اُترا اور مجھ سے کہنے لگا، اے بایزید! رب العالمین عزوجل تجھ سے فرماتا ہے، ڈرو مت اور غم نہ کرو اور جنت کی خوشخبری سن لو۔ تو میں ہنسنے لگا اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بَحْرُ الدُّمُوْع

ایک رقت انگیز رخصتی

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے عرض کی، یاالٰہی عزوجل! جب میں صحت مند ہوتا ہوں تیری نافرمانی کرتا ہوں اور جب کمزور ہوتا ہوں تو تیری اطاعت کرنے لگتا ہوں، طاقت کے زعم میں تجھے ناراض کر بیٹھتا ہوں کمزوری کے عالم میں تیری فرمانبرداری کرنے لگتا ہوں ہائے میری عقل کو کیا ہو گیا کاش! میں جان سکوں کہ تو میری ندامت کو قبول کرلے گا یا مجھے میرے جرم کی وجہ سے دُھتکار دے گا۔

Marfat.com

یہ کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے جس سے آپ کی پیشانی زخمی ہو گئی۔ ان کی والدہ ان کے پاس آئیں، ان کے ماتھے پر بوسہ دیا اور روتے ہوئے ان کی پیشانی صاف کی پھر کہنے لگیں، اے دنیا میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور آخرت میں میرے دل کے چین، اپنی رونے والی بوڑھی ماں سے کلام کر اور شکستہ دل ماں کی بات کا جواب دے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے اپنے دل کو تھام لیا اور آپ کی روح جسم میں بے چین ہونے لگی اور آنسو رخساروں سے ہوتے ہوئے اِن کی داڑھی کو نم کر گئے۔ انہوں نے اپنی ماں سے کہا: اے ماں! یہ وہی ہولناک دن ہے جس سے آپ مجھے ڈرایا کرتی تھیں، ہائے! ضائع ہو جانے والے دنوں پر افسوس! اور ان لمبے دنوں پر حسرت! جن میں میں کوئی بلندی نہ پاسکا، اے ماں! میں ڈرتا ہوں کہ کہیں مجھے طویل مدت کے لئے جہنم میں نہ ڈال دیا جائے، ہائے وہ وقت کتنا غمناک ہو گا اگر مجھے سر کے بل جہنم میں پھینک دیا گیا اور وہ کہا، میرا رخسار مٹی پر رکھ دیجئے اور اسے اپنے پاؤں سے روندیئے تا کہ میں دنیا ہی میں ذلت کا مزا چکھ لوں اور اپنے آقا و مولا عزوجل کی بارگاہ سے لذت پاؤں تا کہ وہ مجھ پر رحم فرما کر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ سے مجھے نجات دیدے۔

ان کی والدہ کہتی ہیں کہ میں اٹھی اور اپنے بیٹے کے رخسار کو مٹی سے لتھڑ دیا۔ اس وقت اس کی آنکھوں سے پرنالے کی طرح آنسو بہہ رہے تھے پھر میں نے اس کے رخسار کو اپنے قدموں سے روندا تو وہ کمزور آواز سے کہنے لگا: گنہگار اور

Marfat.com

نافرمان کی سزا یہی ہے، خطا کار و بد کار کا بدلا یہی ہے، اپنے مولیٰ کے در پر کھڑا نہ ہونے والے کی یہی جزاء ہے، اللہ ربُّ العزت عزوجل سے نہ ڈرنے والے کی یہی جزاء ہے۔ پھر وہ قبلہ کی طرف رخ کر کے کہنے لگا: لَبَّیْکَ بِلَبَّیْکَ !لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ: میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں! کوئی معبود نہیں تیرے سوا، پاکی ہے تجھ کو، بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔ پھر اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

ان کی والدہ مزید فرماتی ہیں کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا تو اس کا چہرہ بادلوں میں گھرے ہوئے چاند کی طرح دمک رہا تھا میں نے پوچھا: بیٹا! تیرے آقا عزوجل نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو اس نے جواب دیا، اس نے میرے درجے کو بلند فرما کر مجھے خاتَمُ المُرسلین، رَحمۃٌ للعالَمین، مَحبوبِ ربُّ العالَمین عزوجل و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ عطا فرمادی۔ میں نے پوچھا کہ بیٹا! میں نے تیری وفات کے وقت تجھ سے جو کچھ سنا تھا وہ کیا تھا؟ اس نے کہا کہ امی جان! ہاتف غیب سے مجھے آواز آئی تھی کہ اے عمران! اللہ عزوجل کی طرف بلانے والے کی دعوت قبول کرو تو میں نے اس کی دعوت پر اپنے رب عزوجل کو لبیک کہا تھا۔

بَحرُ الدُّمُوعِ

ایک عالم کا امتحان

منقول ہے کہ بغداد میں ایک شخص بہت بڑا عالم تھا۔ لوگ حصولِ علم اور اصلاح کے شوق میں اس کے پاس آتے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے حج

Marfat.com

بیت اللہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا قصد کیا تو اپنے طلبہ کو بھی ساتھ چلنے پر آمادہ کر لیا اور ان سے عہد لیا کہ وہ اللہ عزوجل پر توکل کرتے ہوئے چلیں گے۔ دوران سفر یہ لوگ جب ایک گرجا گھر کے قریب پہنچے تو گرمی اور پیاس کی شدت سے نڈھال تھے۔ طلبہ نے عرض کیا کہ اے ہمارے استاد گرامی! ہم دن ٹھنڈا ہونے تک اس گرجا کے سائے میں آرام کر لیتے ہیں پھر ان شاء اللہ عزوجل دوبارہ سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔ استاد نے کہا، جیسے تمہاری مرضی۔

چنانچہ یہ لوگ اس گرجا کی طرف چل دیئے اور اس کی دیوار کے سائے میں پڑاؤ ڈال دیا۔ گرمی سے بے حال لوگوں کو سایہ نصیب ہوا تو وہ جلد ہی نیند کی آغوش میں چلے گئے مگر استاذ نہ سویا۔ وہ انہیں سوتا چھوڑ کر وضو کے لئے پانی کی تلاش میں نکل پڑا۔ اس وقت اس کے ذہن میں صرف ایک ہی خیال تھا کہ کسی طرح پانی مل جائے۔ ابھی وہ گرجا کے سائے میں پانی تلاش کر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک کم سن لڑکی پر پڑی جو چمکتے ہوئے سورج کی طرح خوبصورت تھی۔ اس پر نگاہ پڑتے ہی شیطان اس استاذ پر غالب آیا اور وہ لڑکی اس کے دل و دماغ پر چھا گئی اور وہ وضو اور پانی کو بھول کر اس کی فکر میں لگ گیا۔

اس نے آہستگی سے گرجا کا دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک راہب باہر نکلا اس نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے اپنا تعارف کروایا کہ میں فلاں عالم ہوں۔ راہب نے پوچھا، اے مسلمانوں کے فقیہ کیا چاہے؟ جواب دیا اے راہب! مجھے گرجا کی چھت سے ابھی ایک لڑکی دکھائی دی تھی وہ تمہاری کیا لگتی ہے؟ راہب نے کہا کہ

Marfat.com

وہ میری بیٹی ہے مگر تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ استاذ نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی شادی میرے ساتھ کر دو۔ راہب بولا کہ ہمارے دین میں ایسا کرنا جائز نہیں اگر جائز ہوتا تو میں اس سے پوچھے بغیر اسے تمہاری زوجیت میں دے دیتا حالانکہ میں نے اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ اس کی شادی اسی کی پسند سے کرواؤں گا، میں اسے تمہارے بارے میں بتاتا ہوں اگر وہ تمہیں اپنے لئے پسند کرے تو میں اسے تمہاری زوجیت میں دے دوں گا۔ استاذ نے کہا کہ یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے، مہربانی فرما کر اس کے پاس جائیے اور پوچھئے۔

وہ راہب اپنی بیٹی کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ ادھر یہ استاذ ان کی باتیں سن رہا تھا، وہ لڑکی بولی، ابا جان! آپ میرا نکاح اس سے کس طرح کر سکتے ہیں حالانکہ میں عیسائی ہوں اور وہ مسلمان ہے، یہ تو اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ نصرانیت میں داخل ہو جائے۔ راہب نے پوچھا، اگر وہ نصرانی ہو جائے تو کیا تم اس سے شادی کر لو گی؟ لڑکی بولی: ہاں کر لوں گی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ استاذ کی بے تابی بڑھتی چلی جا رہی تھی، اِدھر اس کے طلبہ بے خبر سو رہے تھے۔ آخر کار استاذ لڑکی کی طرف متوجہ ہو کر بولا، میں دین اسلام چھوڑ کر نصرانی ہو گیا ہوں۔ لڑکی بولی کہ چونکہ یہ عزت و وقار کی شادی ہے لہذا حقوقِ زوجیت اور مہر کی ادائیگی ضروری ہے تم حق کہاں سے ادا کرو گے کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تم فقیر ہو، پھر بھی اگر تم ان خنزیروں کو پورا ایک سال چَراؤ تو یہی میرا مہر ہو گا۔ وہ بولا: ٹھیک ہے مگر میری بھی ایک شرط ہے کہ تم

Marfat.com

اس دوران اپنا چہرہ مجھ سے نہیں چھپاؤ گی تا کہ میں صبح و شام اسے دیکھتا رہوں۔ لڑکی بولی، مجھے منظور ہے۔ تو اس نے خطبہ دینے والا عصا اٹھایا اور خنزیروں کی طرف چل دیا تا کہ عصا کے ذریعے انہیں چراگاہ تک لے جائے۔

جب طلبہ نیند سے بیدار ہوئے تو اپنے استاذ کو تلاش کرنے لگے۔ جب وہ تلاشِ بسیار کے باوجود نہ ملا تو انہوں نے راہب سے اس کے بارے میں پوچھا تو جواباً اس نے ساری کہانی سنائی۔ یہ افسوس ناک خبر سن کر طلبہ میں کہرام مچ گیا، کچھ غش کھا کر گر گئے اور کچھ آہ و بکا کرنے لگے۔ پھر انہوں نے راہب سے کہا کہ اب وہ کہاں ہے؟ راہب نے بتایا کہ وہ خنزیر چرا رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم اس کی طرف چل دیئے تو اسے اسی عصا سے سہارا لئے دیکھا جس کے سہارے وہ خطبہ دیا کرتا تھا، وہ خنزیروں کو ادھر ادھر جانے سے روک رہا تھا۔ ہم نے اس سے کہا کہ

- اے ہمارے سردار! یہ تم پر کیسی آزمائش آ گئی؟ پھر ہم اسے قرآن پاک، اسلام اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل یاد دلانے لگے اور اسے قرآن و حدیث کے فرامین سنائے تو اس نے کہا کہ مجھ سے دور ہو جاؤ، تم جو کچھ یاد دلا رہے ہو وہ میں تم سے زیادہ جانتا ہوں مگر مجھ پر اللہ ربّ العالمین عزوجل کی طرف سے آزمائش نازل ہوئی ہے۔ ہم نے اسے اپنے ساتھ لے جانے پر بہت زور دیا مگر ناکام رہے۔

آخرِ کار ہم اس کے حال پر کفِ افسوس ملتے ہوئے مکہ مکرمہ کی طرف چل دیئے اور حج ادا کرنے کے بعد واپس بغداد کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم اسی مقام

Marfat.com

پر پہنچے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ آؤ دیکھتے ہیں کہ اس پر کیا گزری، شاید وہ نادم ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر چکا ہو اور اپنی حالت سے لوٹ آیا ہو۔ ہم اس کے پاس پہنچے تو اسے اسی حالت پر پایا وہ خنزیروں کی دیکھ بھال کر رہا تھا ہم نے اسے سلام کیا اور نصیحت یاد دلائی اور قرآن پڑھ کر سنایا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہم ایک بار پھر حسرت زدہ دل لئے واپس ہو لئے۔

جب ہم گرجا گھر سے تھوڑی دور پہنچے تو ہم نے گرجے کے پیچھے سے ایک سائے کو اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا، وہ شخص چیخ چیخ کر ہمیں ٹھہرنے کا کہہ رہا تھا۔ ہم رک گئے قریب آنے پر معلوم ہوا کہ ہمارے وہی استاذ ہماری جانب آرہے ہیں جب وہ ہم سے آکر ملے تو بولے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر چکا ہوں اور اپنی پچھلی حالت سے رجوع کر چکا ہوں، یہ آزمائش میری ایک ایسی خطا کے سبب تھی جو میرے اور میرے رب عزوجل کے درمیان تھی اس نے میری اس خطا کے سبب مجھ پر عتاب فرمایا تھا، یہ آزمائش جو تم نے دیکھی وہ اسی سبب سے تھی۔ ہم اس پر بہت خوش ہوئے اور بغداد لوٹ آئے اور ہمارے استاذ پہلے سے زیادہ عبادات اور مجاہدات میں مصروف ہو گئے۔

ایک دن ہم ان کے گھر پر ان سے علم دین حاصل کر رہے تھے کہ ہم نے ایک عورت کو دروازہ کھٹکھٹاتے دیکھا تو ہم باہر نکلے اور پوچھا کہ اے خاتون! کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ میں شیخ سے ملنا چاہتی ہوں ان سے کہو کہ فلاں راہب کی

Marfat.com

بیٹی آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہونے آئی ہے۔ تو شیخ نے اسے اندر آنے کی اجازت دیدی وہ گھر میں داخل ہو کر بولی، اے میرے سردار! میں اپ کے ہاتھ پر مسلمان ہونے آئی ہوں۔

شیخ نے پوچھا کہ تمہارا قصہ کیا ہے؟ تو اس نے شیخ کو بتایا کہ جب آپ وہاں سے چلے آئے تو مجھ پر نیند کا غلبہ طاری ہوا اور میں سو گئی تو میں نے خواب میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو دیکھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمارہے تھے کہ دین محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کے علاوہ کوئی دین سچا نہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعے اپنے ایک بندے کو آزمایا ہے۔ چنانچہ اب میں آپ کے پاس آ گئی ہوں اور آپ کے سامنے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ شیخ اس عورت کے اپنے ہاتھ پر مسلمان ہونے کی وجہ سے بہت خوش ہوئے۔ پھر انہوں نے اس سے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کے مطابق نکاح کر لیا۔

جب ہم نے ان سے اس خطا کے بارے میں پوچھا جو اُن کے اور اللہ عزوجل کے درمیان راز تھی تو انہوں نے بتایا کہ میں کسی جگہ سے گزر رہا تھا کہ ایک نصرانی آ کر مجھ سے لپٹ گیا میں نے اس سے کہا کہ تجھے پر اللہ کی لعنت ہو مجھ سے دور ہو جا۔ اس نے پوچھا، کیوں؟ تو میں نے کہا کہ میں، تجھ سے بہتر ہوں۔ تو نصرانی میری طرف متوجہ ہو کر بولا تمہیں کیا پتا کہ تم مجھ سے بہتر ہو کیا تم جانتے

Marfat.com

ہو کہ تمہارا اللہ عزوجل کے نزدیک کیامقام ہے کہ تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ پھر مجھے بعد میں خبر ملی کہ وہ نصرانی مسلمان ہو چکا ہے اور کامل مسلمان ہو کر عبادت گزار بن چکا ہے۔ جبکہ مجھے میری خطا کے سبب وہ سزا دی گئی جو تم دیکھ چکے ہو۔

بحرُ الدُّمُوع

حلال کھانے کی برکتیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ میں پہاڑوں سے لکڑیاں جمع کر کے لاتا اور انہیں بیچ کر اپنی گزر بسر کیا کرتا تھا۔ میں تلاشِ معاش میں حلال و حرام کو ضرور پیشِ نظر رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے اولیائے بصرہ کی ایک جماعت کو خواب میں دیکھا۔ ان میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار اور حضرتِ سیِّدُنا فرقد سنجی رحمہم اللہ تعالیٰ بھی تھے۔ میں نے ان سے عرض کی: اے ائمہ مسلمین! مجھے ایسی حلال روزی بتائیے جس کا اللہ عزوجل کو حساب نہ دینا پڑے اور نہ ہی مخلوق کا احسان اٹھانا پڑے۔ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے طرطوس شہر سے مرج نامی بستی میں لے گئے وہاں ایک خُبَّازِی (چوڑے پتوں والی ایک بوٹی جو سارا سال پھل دیتی ہے) تھی، اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہے وہ حلال شے جس پر اللہ عزوجل تجھ سے حساب نہ لے گا اور نہ ہی تمہیں اس میں مخلوق کا احسان اٹھانا پڑے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا سلیمان دارانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں کہ میں ایک طویل مدت تک کچی اور پکی خبازی کھاتا رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے میرے دل کو پاک کر دیا، میں نے سوچا اگر

Marfat.com

جنتیوں کو میرے جیسا دل عطا ہو جائے تو اللہ عزوجل کی قسم! وہ خوش ہو جائیں گے۔
ایک دن میں شہر کے دروازے کی طرف نکلا وہاں میں نے ایک نوجوان کو شہر میں داخل ہوتے دیکھا۔ لکڑیاں بیچنے کے ایام کے کچھ سکے میرے پاس رکھے ہوئے تھے ۔میں نے سوچا کہ وہ سکے اس اجنبی کو دے دیتا ہوں تا کہ یہ انہیں اپنی ضروریات میں استعمال کرے۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے اسے سکے دینے کے لئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ مجھے اس کے ہونٹ ہلتے ہوئے دکھائی دیئے۔ دیکھتے ہی دیکھتے میرے آس پاس کی زمین سونے اور چاندی میں تبدیل ہو گئی جس کی چمک سے میری آنکھیں خیرہ ہو گئیں کچھ دن بعد میں دوبارہ اس طرف گیا تو میں نے اسی نوجوان کو ایک جگہ بیٹھے دیکھا۔ اس کے سامنے پانی سے بھرا ایک پیالہ رکھا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا اور گفتگو کرنا چاہی تو اس نے پانی سے بھرا پیالہ پلٹ دیا اور کہا کہ زیادہ بولنا نیکیوں کو اس طرح چوس لیتا ہے جس طرح یہ زمین پانی کو چوس گئی ہے، تیرے لئے اتنی ہی بات کافی ہے۔]بَحرُ الدُّمُوعِ[

گھاٹے کا سودا

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ ایک مُردے کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے گزرے۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی اسے دیکھ کر بے ہوش ہو کر زمین پر تشریف لے آئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آیا تو میں نے بے ہوشی کا سبب دریافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا، یہ مُردہ کبھی اعلیٰ درجے کے عابدوں اور زاہدوں میں سے تھا۔ میں نے عرض کی، اے ابو سعید! ہمیں اس کے بارے میں کچھ بتائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، یہ اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کی نیت سے نکلا تو راستے میں اس کی نظر ایک عیسائی لڑکی پر پڑی اسے دیکھ کر یہ فتنے میں پڑ گیا، اس لڑکی نے اس سے کہا کہ جب تک تو میرے مذہب میں داخل نہ ہو گا میں تجھ سے نکاح نہ کروں گی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی شہوت بھی بڑھتی چلی گئی۔ آخرِ کار اس پر بد بختی غالب آ گئی اور اس نے لڑکی کی بات مان کر دین اسلام کو چھوڑ دیا اور عیسائی مذہب قبول کر لیا۔ جب لڑکی کو اس بات کی خبر ہوئی تو اس نے کہا اے فلاں! تجھ میں کوئی بھلائی نہیں تو نے گھٹیا شہوت کے لئے اپنا وہ دین چھوڑ دیا جس پر تو نے اپنی ساری زندگی گزاری تھی مگر میں اللہ عزوجل کی ابدی نعمتوں کے حصول کے لئے عیسائیت چھوڑ رہی ہوں۔ پھر اس لڑکی نے یہ سورۃ مبارکہ تلاوت کی:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

(پ 30، الاخلاص)

لوگوں کو اس لڑکی کے منہ سے قرآن سن کر بڑی حیرانی ہوئی۔ لہذا انہوں نے پوچھا، کیا تم نے یہ سورۃ پہلے سے یاد کر رکھی تھی؟ لڑکی نے جواب دیا: خدا عزوجل کی قسم! ہر گز نہیں، بلکہ میں تو اس سورۃ کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی

Marfat.com

لیکن جب اس شخص نے مجھ سے (نکاح کے لئے) اصرار کیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ میں داخل ہورہی ہوں کہ اچانک اس شخص کو میری جگہ جہنم میں ڈال دیا گیا۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میں بے حد خوفزدہ ہو گئی تو حضرت سیدنا مالک علیہ السلام نے مجھ سے کہا، ڈرو مت اللہ عزوجل نے اس شخص کو تیرا فدیہ بنادیا ہے۔ پھر کسی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا، میں نے جنت میں ایک جگہ لکھا ہوا دیکھا:

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے۔ (پ 13، الرعد:39)

پھر مجھے سورۂ اخلاص سکھائی گئی اور میں نے اسے یاد کر لیا۔ جب میں بیدار ہوئی تو یہ سورت مجھے بدستور یاد تھی۔

حضرتِ سیدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ وہ عورت تو مسلمان ہو گئی مگر یہ شخص مُرتد ہونے کی وجہ سے قتل کر دیا گیا۔ ہم اللہ عزوجل سے عافیت کے طلب گار ہیں بجاہِ النبیِّ المُتَّقٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

معافی کے طلب گار

حضرتِ سیدُنا علی بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کچھ عرصہ شہر عسقلان کے ایک ایسے بزرگ کی صحبت میں گزارا جو بہت زیادہ روتے، عبادتِ الٰہی عزوجل کثرت سے بجالاتے، کامل ادب کرنے والے تھے، رات میں

Marfat.com

تہجد اور دن میں نیک اعمال میں مشغول رہتے۔ میں انہیں اکثر دعاؤں میں (عبادت میں کوتاہی پر) عذر پیش کرتے اور استغفار کرتے سنتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن لکام پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ شام کو اس پہاڑ کے باشندے اور خانقاہوں سے متعلق لوگ ان کے پاس آئے اور ان سے دعائیں کرواتے رہے۔ صبح کے وقت جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غار سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: حضور! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے؟ فرمایا، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عذر پیش کیا کر کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے تیرا عذر قبول فرمالیا تو تُو مغفرت کی کامیابی حاصل کریگا اور تجھے جنت کے اعلیٰ درجات کی طرف لے جائے گا جہاں تو اپنی خواہشات اور آرزوؤں کے مطابق رہ سکے گا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رونے لگے اور ایک چیخ مار کر وہاں سے نکل آئے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ ایک رات میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ نے فرمایا کہ میرا محبوب عزوجل اس بات سے پاک ہے کہ کوئی گنہگار اس کی بارگاہ میں عذر پیش کر کے مغفرت چاہے اور وہ اسے نامراد لوٹا دے اور اس کا عذر قبول نہ فرمائے، اللہ عزوجل نے میرا عذر قبول فرمالیا اور میرے گناہ بخش دیئے اور لکام پہاڑ والوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرمالی۔

(اللہ عزوجل کی اُن پر رحمت ہو.. اور.. اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین

Marfat.com

بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)] بَحرُ الدُّمُوع|

مرنے والے کی نصیحت

فقیہ ابوالحسن علی بن فرحون قرطبی علیہ رحمۃ اللہ الولی اپنی کتاب الزاہر میں فرماتے ہیں، میرے ایک چچا تھے جن کا ۵۵۵ ھجری میں شہر فاس میں انتقال ہو گیا تھا میں نے انہیں مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ میرے گھر تشریف لائے ہیں تو میں ان کے لئے کھڑا ہوا اور دروازے کے قریب ہی ان سے ملا انہیں سلام کیا پھر وہ گھر میں داخل ہوئے اور میں ان کے پیچھے پیچھے داخل ہوا۔ جب وہ کمرے کے اندر تشریف لائے تو دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا میں نے ان کا بدلا ہوا رنگ دیکھا تو پوچھا، چچا جان! آپ کو آپ کے رب عزوجل سے کیا ملا؟ فرمایا، بیٹا! مہربان سے مہربانی کے سوا اور کیا ملتا ہے، اللہ عزوجل نے غیبت کے علاوہ ہر چیز میں مجھ پر نرمی فرمائی، جب سے میں نے دنیا چھوڑی ہے اب تک غیبت کی وجہ سے قید میں ہوں، اب تک میرا یہ گناہ معاف نہیں ہوا، بیٹا! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ غیبت اور چغل خوری سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے برزخ میں ہی غیبت سے زیادہ کسی چیز پر پکڑ یعنی مواخذہ ہوتے نہیں دیکھا یہ کہہ کر وہ مجھ سے رخصت ہو گئے۔]بَحرُ الدُّمُوع[

سیدنا یعقوب القاری کا واقعہ

حضرت سیدنا یعقوب القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، میں نے

Marfat.com

خواب میں ایک طویل القامت شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کے پیچھے چل رہے تھے، میں نے پوچھا: یہ بزرگ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا، یہ حضرت سیدنا اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تو میں بھی ان کے پیچھے چل دیا اور عرض کی، اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف تیوری چڑھائی تو میں نے عرض کی، میں ہدایت کا طلب گار ہوں، مجھے ہدایت دیجئے اللہ عزوجل آپ کو سیدھے راستے پر چلائے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اللہ عزوجل کی اطاعت کرتے وقت اس کی رحمت طلب کرو اور اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتے وقت اس کی ناراضگی سے ڈرو اور ان دونوں حالتوں کے درمیان اس سے اپنی امید نہ توڑو۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ

حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ

حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں موت اور (مرنے کے بعد ہڈیوں کی) بوسیدگی کو یاد کرنے کے لئے کثرت سے قبرستان میں آتا جاتا تھا، ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھ پر نیند غالب آگئی اور میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک کھلی ہوئی قبر دیکھی اور ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا، یہ زنجیر پکڑو اور اس کے منہ میں داخل کر کے اس کی شرمگاہ سے نکالو۔ تو وہ مردہ کہنے لگا: یارب عزوجل! کیا میں قرآن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں تیرے حرمت والے گھر کا حج نہیں کرتا تھا؟ پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا

Marfat.com

تو میں نے ایک کہنے والے کو یہ کہتے ہوئے سنا، تو لوگوں کے سامنے یہ اعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تُو تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اعلانِ جنگ کرتا اور مجھ سے نہیں ڈرتا تھا۔ اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ

حضرت سیدنا فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ

حضرت سیدنا فتح موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک عقیدت مند آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ کو روتے ہوئے اس حال میں پایا کہ آپ کے آنسوؤں میں پیلاپن واضح تھا۔ تو اس نے دریافت کیا: کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خون کے آنسو رو رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس نے دوبارہ عرض کی: کس بات پر رو رہے ہیں؟ آپ نے جواب دیا: اللہ عزوجل کے واجب کردہ حق سے کوتاہی برتنے پر۔ پھر آپ کے انتقال کے بعد اسی شخص نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے مجھے بخش دیا۔ اس شخص نے پوچھا: آپ کے آنسوؤں کا کیا ہوا؟ تو آپ نے جواب دیا: اللہ عزوجل نے ان کے سبب مجھے اپنے قرب سے مشرف فرمایا اور مجھ سے پوچھا، اے فتح! تُو کس بات پر رویا کرتا تھا؟ میں نے عرض کی، میں تیرے واجب کردہ حق کی ادائیگی میں کوتاہی پر روتا تھا۔ پھر پوچھا، خون کے آنسو کیوں روتا تھا؟ تو میں نے عرض کی: اس خوف سے کہ کہیں تو میرے لئے توبہ کا دروازہ نہ بند کر دے۔ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا، اے فتح! اس (رونے) سے تیرا ارادہ کیا تھا؟ مجھے اپنی عزت کی قسم! چالیس سال تک تیرے محافظ فرشتے

Marfat.com

آسمانوں پر اس طرح آئے کہ تیرے اعمال نامے میں ایک بھی گناہ نہیں تھا۔ اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ

ایک انصاری خاتون حضرت سیدتنا اُم علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، جب پہلے پہل مہاجر صحابہ کرام علیہم الرضوان، انصار کے پاس تشریف لائے تو انصار نے (ان کی معاشی پریشانیوں کا بوجھ بانٹنے کے لئے) ان سب مہاجرین کو آپس میں قرعہ کے ذریعے تقسیم کر لیا تو جلیل القدر، عبادت گزار صحابی حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے حصہ میں آئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہلِ بدر میں سے ہیں، جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو ہم نے آپ کی تیمار داری کی یہاں تک کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصال فرمایا اور ہم نے انہیں کفن پہنا دیا تو رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابو سائب! اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے، میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل نے تمہیں عزت عطا فرمادی ہے۔ تو خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے انہیں عزت عطا فرمادی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر قربان، یہ تو میں نہیں جانتی۔ تو سیِّدُ الْمُبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو انتقال کر گئے، اللہ عزوجل کی قسم! میں ان کے لئے خیر کی امید رکھتا ہوں۔ (نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا ان

Marfat.com

کی گواہی پر انکار اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے کسی قابلِ اعتماد و قطعی دلیل کے بغیر یقینی گواہی دی تھی حالانکہ انہیں چاہے تھا کہ گواہی یقین کے انداز میں نہیں بلکہ اُمید کے انداز میں دیتیں جیسا کہ شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنے طرزِ عمل سے دکھایا)

اس کے بعد محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، میں اللہ عزوجل کا رسول ہونے کے باوجود اپنے (ذاتی) علم سے نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ تو حضرت سیدتنا ام علاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، اللہ عزوجل کی قسم! میں اس کے بعد کبھی کسی کی تعریف (جزم و یقین کے ساتھ) نہیں کروں گی (بلکہ امید اور اللہ عزوجل سے حسنِ ظن رکھتے ہوئے ہی اس کی تعریف کروں گی)۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مزید فرمایا: اس واقعہ نے مجھے غمزدہ کر دیا پھر جب میں سوئی تو میں نے خواب میں حضرت سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ایک جاری چشمہ دیکھا تو آقائے دو جہاں، مکین لامکاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے پاس حاضر ہو کر اس خواب کا تذکرہ کیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ اُن کا عمل ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الشھادت، باب القرعۃ فی المشکلات، الحدیث: ۲۶۸۷، ص ۲۱۳، مختصراً)

Marfat.com

انواع واقسام کے کھانے

حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، میں نے خواب دیکھا گویا کہ جبرائیل علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے سرہانے اور میکائیل علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے قدموں میں کھڑے ہیں، ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہتا ہے، ان کے لئے کوئی مثال پیش کرو۔ تو وہ عرض کرتا ہے، یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! توجہ سے سنیں اور غور فرمائیں کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی اُمت کی مثال (بلا تشبیہ) اس بادشاہ کی سی ہے جس نے ایک محل بنایا، پھر اس میں ایک مکان بنا کر ایک منادی کو لوگوں کو کھانے کی دعوت دینے کے لئے بھیجا، تو کچھ لوگوں نے اس منادی کی بات مان لی اور کچھ نے نہ مانی، تو جان لیں کہ وہ بادشاہ اللہ عزوجل ہے، وہ محل اسلام ہے اور وہ مکان جنت ہے، یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم منادی ہیں، جس نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی دعوت قبول کی وہ اسلام میں داخل ہوا اور جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اور جو جنت میں داخل ہوا وہی اس کے انواع واقسام کے کھانے کھائے گا۔

(جامع الترمذی، ابواب الامثال، باب ماجاء مثل اللہ عزوجل لعبادہ، الحدیث: ۲۸۶۰، ص ۱۹۳۸)

Marfat.com

مہاجرین فقرآء

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ارشاد فرماتے ہیں، مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت کی اعلیٰ منزلوں میں مہاجرین فقرآ اور مؤمنین کی اولاد کو پایا جبکہ عورتوں اور اغنیاء میں سے ایک بھی وہاں نہ تھا، پھر مجھے بتایا گیا، اغنیاء تو جنت کے دروازے پر ہیں ان سے حساب لیا جارہا ہے اور ان کے گناہ زائل کئے جارہے ہیں جبکہ عورتوں کو سونے اور ریشم نے غفلت میں ڈال دیا ہے۔

(الزہد الکبیر للبیہقی، فصل فی ترک الدنیا۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۴۴۵، ص ۱۸۵)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توبہ

(53)۔۔۔۔۔۔منقول ہے کہ حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (توبہ سے پہلے) نشہ کے عادی تھے، آپ کی توبہ کا سبب یہ بنا کہ آپ اپنی ایک بیٹی سے بہت محبت کیا کرتے تھے، اس کا انتقال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شعبان کی پندرھویں رات خواب دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے ایک بہت بڑا اژدھا نکل کر آپ کے پیچھے رینگنے لگا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب تیز چلنے لگتے وہ بھی تیز ہو جاتا، پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک کمزور سن رسیدہ شخص کے قریب سے گزرے تو اس سے کہا، مجھے اس اژدھے سے بچائیں۔ انہوں نے جواب دیا، میں کمزور ہوں، رفتار تیز کرلو شاید اس طرح اس سے نجات پاسکو۔ تو آپ مزید

Marfat.com

تیز چلنے لگے ،ا دھا پیچھے ہی تھا یہاں تک کہ آپ آگ کے ابلتے ہوئے گڑھوں کے پاس سے گزرے، قریب تھا کہ آپ اس میں گر جاتے ،اتنے میں ایک آواز آئی، تو میرا اہل نہیں ہے۔ آپ چلتے رہے حتیٰ کہ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے ،اس پر شامیانے اور سائبان لگے ہوئے تھے ،اچانک ایک آواز آئی ،اس ناامید کو دشمن کے نرغے میں جانے سے پہلے ہی گھیر لو۔ تو بہت سے بچوں نے انہیں گھیر لیا جن میں آپ کی وہ بیٹی بھی تھی. وہ آپ کے پاس آئی اور اپنا دائیاں ہاتھ اس اژدھے کو مارا تو وہ بھاگ گیا اور پھر وہ آپ کی گود میں بیٹھ کر یہ آیت پڑھنے لگی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّۙ

ترجمۂ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس حق کے لئے جو اترا۔ (پ ،27الحدید:16)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس بیٹی سے پوچھا، کیا تم (فوت ہونے والے) قرآن بھی پڑھتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا، جی ہاں! ہم آپ (یعنی زندہ لوگوں) سے زیادہ اس کی معرفت رکھتے ہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سے اس جگہ ٹھہرنے کا مقصد پوچھا تو اس نے بتایا، یہ بچے قیامت تک یہاں ٹھہر کر اپنے ان والدین کا انتظار کریں گے جنہوں نے انہیں آگے بھیجا ہے۔ پھر اس اژدھے کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا، وہ آپ کا برا عمل ہے۔ پھر اس ضعیف العمر شخص کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا، وہ آپ کا نیک عمل ہے، آپ نے اسے اتنا کمزور کر دیا ہے کہ اس میں آپ کے برے عمل کا مقابلہ کرنے کی

Marfat.com

سکت نہیں، لہٰذا آپ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کریں اور ہلاک ہونے سے بچیں۔ پھر وہ بلندی پر چلی گئی جب آپ بیدار ہوئے تو اسی وقت سچی توبہ کرلی۔

(روض الریاحین، ص ۹۱)

ایک قبرستان

حضرت صالح مزنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں، میں ایک مرتبہ شبِ جمعہ ایک قبرستان میں سو گیا، میں نے (خواب میں) مُردوں کو اپنی قبروں سے نکل کر حلقہ بناتے ہوئے دیکھا، ان پر غلاف سے ڈھانپے ہوئے طباق اترے جبکہ ان میں سے ایک نوجوان پر عذاب ہو رہا تھا، میں نے اس کے پاس آ کر عذاب کا سبب پوچھا تو اس نے کہا، میری والدہ نے میت پر رونے اور اس کی خوبیاں بیان کرنے والیوں کو جمع کر رکھا ہے، اللہ عزوجل میری طرف سے اسے اچھی جزاء نہ دے۔ پھر وہ رونے لگا اور کہا کہ میں اس کی والدہ کے پاس جاؤں، اس نے مجھے اس کا پتہ بتایا اور کہا کہ میں اس سے یہ عذاب دور کروں جس کے اسباب اس کی ماں نے پیدا کئے ہیں، لہٰذا جب صبح ہوئی تو میں اس کی ماں کے پاس گیا، میں نے دیکھا کہ رونے والی عورتیں اس کے پاس موجود ہیں اور کثرتِ گریہ اور رخسار پیٹنے کی وجہ سے اس کا چہرہ سیاہ پڑ گیا ہے، میں نے اپنا خواب اسے سنایا تو اس نے توبہ کی اور رونے والی عورتوں کو گھر سے نکال دیا اور اس کی طرف سے صدقہ کرنے کے لئے مجھے کچھ درہم دیئے، پھر میں حسبِ معمول شبِ جمعہ قبرستان پہنچا تو وہ درہم صدقہ کر چکا تھا، جب میں سویا تو میں نے اس نوجوان کو پھر خواب میں دیکھا اس نے

Marfat.com

کہا: اللہ عزوجل آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ عزوجل نے مجھ سے عذاب دور کر دیا ہے اور صدقہ بھی مجھ تک پہنچ گیا ہے، آپ میری ماں کو اس کے بارے میں بتادیں۔ پھر میں بیدار ہو کر اس کی ماں کے پاس پہنچا تو اس کو مردہ پایا پھر میں اس کی نمازِ جنازہ میں شریک ہوا اور اسے اس کے بیٹے کے پہلو میں دفن کر دیا۔

اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ

چہرے پر پھوڑا

سیدنا امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میرے استاذ حاکم ابو عبد اللہ صَاحِبُ الْمُسْتَدْرِک کے چہرے پر ایک پھوڑا نکل آیا، سال بھر علاج معالجہ جاری رہا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا تو عاجز آ کر استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن اپنی مجلس میں میرے لئے دعا فرمائیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا فرمائی تو کافی لوگوں نے اس پر آمین کہی، اگلے جمعہ کو ایک عورت نے مجلس میں ایک خط بڑھایا اس میں لکھا تھا کہ میں نے گھر لوٹنے کے بعد اس رات حاکم کے لئے خوب دعا کی تو خواب میں مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو گویا ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ابو عبد اللہ سے کہو کہ وہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے۔ پھر وہ رقعہ حاکم کے پاس لایا گیا تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر حوض بنانے کا حکم دیا جب مزدور اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اس میں پانی بھر کر برف ڈال دی اور لوگ اس میں سے پینے لگے ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ شفاء کے آثار ظاہر ہونے

Marfat.com

لگے اور وہ ناسور ختم ہو گیا اور ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوب صورت ہو گیا اس کے بعد آپ کئی سال تک زندہ رہے۔

ایک سوئی

صالحین میں سے کسی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ ؟ (یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟) اس نے جواب دیا، اچھا سلوک کیا مگر مجھے ایک سوئی کی وجہ سے جنت سے روک دیا گیا جو میں نے ادھار لی تھی اور واپس نہ کی۔

(کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ الثامنۃ والعشرون، فصل فی من ۔۔۔۔۔۔الخ، ص ۱۳۴)

یتیم سے شفقت

کسی نیک بزرگ کا کہنا ہے، میں ابتداءً بہت نشہ کرتا اور گناہوں میں مبتلا رہتا تھا، ایک دن میں نے ایک یتیم دیکھا تو میں اس سے شفقت سے پیش آیا جیسا کہ بچے پر شفقت کی جاتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ پھر میں سو گیا تو میں نے جہنم کے فرشتوں کو دیکھا جو مجھے سختی سے پکڑ کر جہنم کی طرف لے جا رہے ہیں، اچانک وہی یتیم میرے سامنے آ کھڑا ہوا اور ان فرشتوں سے کہنے لگا، اسے چھوڑ دو! یہاں تک کہ میں اس کے بارے میں اپنے رب عزوجل سے رجوع کر لوں۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا، پھر اچانک ایک آواز آئی، ہم نے اسے یتیم پر احسان کرنے کی وجہ

Marfat.com

سے اس کا حصہ عطا کر دیا ہے۔ لہذا میں بیدار ہوا اور اس دن سے یتیموں کے ساتھ اور زیادہ احسان کرنے لگا۔

منقول ہے کہ کسی خوشحال علوی کے ہاں لڑکیاں تھیں، وہ مر گیا تو شدید فقر نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال دیئے یہاں تک کہ انہوں نے جگ ہنسائی کے خوف سے اپنے وطن سے ہجرت کی اور ایک شہر کی مترو کہ مسجد (یعنی جس میں لوگوں نے نماز پڑھنا چھوڑ دی تھی) میں داخل ہو گئیں، ان کی ماں نے انہیں وہاں چھوڑا اور خود ان کے لئے رزق تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی، وہ شہر کے ایک مسلمان رئیس کے پاس سے گزری اور اسے اپنا حال بیان کیا لیکن اس نے تصدیق نہ کی اور کہا، مجھے اس کی دلیل پیش کرو۔ اس نے کہا، میں مسافر ہوں۔ لیکن اس مسلمان رئیس نے اس خاتون سے منہ پھیر لیا، پھر وہ ایک مجوسی کے پاس سے گزری اور اس سے اپنی لاچارگی بیان کی تو اس نے تصدیق کرتے ہوئے اپنی ایک خاتون کو اس کے ساتھ بھیجا، لہذا وہ خاتون اس کو اور اس کی لڑکیوں کو اپنے گھر لے آئی اور ان کی بہت زیادہ عزت کی، جب نصف رات گزر گئی تو اس مسلمان نے خواب دیکھا، قیامت قائم ہو چکی ہے اور نبیِّ کریم، رء وف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے سر پر لِوَاءُ الحَمد (یعنی حمد کا جھنڈا) ہے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے قریب ہی ایک عظیم الشان محل ہے، اس نے عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! یہ محل کس کے لئے ہے؟ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، کسی بھی مسلمان شخص کے لئے۔

Marfat.com

اس نے عرض کی، میں بھی تو مسلمان موجد ہوں۔ تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، میرے پاس اس کی دلیل پیش کرو۔

وہ حیران و ششدر ہو گیا تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اسے علوی خاتون کا قصہ بیان کیا، چونکہ وہ آدمی اس علوی خاتون کو دھتکار چکا تھا لہذا شدتِ غم و اَلم میں بیدار ہوا اور انہیں تلاش کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ اسے ایک مجوسی کے گھر میں اس کے موجود ہونے کا پتہ چلا، پس اس نے مجوسی سے مطالبہ کیا لیکن اس نے انکار کر دیا اور کہا، مجھے اس کی برکات حاصل ہو چکی ہیں، مسلمان نے کہا، یہ ایک ہزار (1000 دینار لے لو اور وہ علوی خاتون میرے حوالے کر دو۔ لیکن اس مجوسی نے پھر بھی انکار کر دیا، تو مسلمان نے اس مجوسی کو ایسا کرنے سے متنفر کرنے کی کوشش کی لیکن اس مجوسی نے اس سے کہا، جو تم چاہتے ہو میں اس کا زیادہ حق دار ہوں اور وہ محل جو تم نے خواب میں دیکھا ہے میرے لئے بنایا گیا ہے، کیا تم مجھ پر اپنے اسلام کی وجہ سے فخر کرتے ہو، اللہ عزوجل کی قسم! میں اور میرے گھر والے اس وقت تک نہیں سوئے جب تک کہ اس علوی خاتون کے ہاتھ پر اسلام قبول نہ کر لیا اور میں نے بھی تمہارے خواب کی مثل خواب دیکھا ہے اور مجھ سے رسول اللہ عزوجل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے استفسار فرمایا، علوی خاتون اور اس کی بیٹیاں تیرے پاس ہیں؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، یارسول اللہ عزوجل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! تو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، یہ محل تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے ہے۔ آخر کار وہ مسلمان چلا

Marfat.com

گیااور اس کے حزن و ملال کو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے۔

اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ

ایک شہید

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قُضاعہ کے قبیلے بَلِی کے دو بھائی نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لائے۔ ان میں سے ایک شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا۔ حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں فوت ہونے والے بھائی کو اپنے شہید بھائی سے پہلے جنت میں داخل کر دیا گیا ہے۔ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا صبح ہوئی تو یہ بات سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کیا اس نے شہید (بھائی) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور پھر چھ ہزار رکعتیں نہیں پڑھیں؟ اور سال میں اتنی اتنی رکعتیں ادا نہیں کیں؟ ابن حبان کی روایت میں یہ بھی ہے کہ تو پھر ان دونوں کے درمیان زمین وآسمان کی دوری کیوں نہ ہو۔ (مسند احمد، مسند ابی اسحاق ابی محمد طلحۃ بن عبد اللہ، رقم ۱۴۰۳، ج۱، ص ۳۴۴ بتغیر قلیل)

خوبصورت لڑکی

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات

Marfat.com

اپنا ورد بھلا کر سو گیا تو میں نے خواب میں ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا اس نے مجھ سے کہا کیا تم اسے پڑھنا پسند کرتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا میں نے اسے دیکھا تو اس میں لکھا تھا،۔۔۔۔۔۔

أ أ لهتك اللذائذ و الامانى	عن البيض الاوانس فى الجنان
تعيش مخلداً لاموت فيها	وتلهو فى الجنان مع الحسان
تنبه من منامك ان خيرا	من النوم التهجد بالقران

ترجمہ:

ا) کیا تجھے لذتوں اور خواہشوں نے جنت کی کنواری لڑکیوں سے غافل کر دیا۔

(۲) جنت میں تو ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ اس میں موت نہیں۔ اور وہاں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ کھیلے گا۔

(۳) اپنی نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا نیند سے بہتر ہے۔

جنت کی حور

حضرت سیدنا ازہر بن مُغیث علیہ الرحمۃ جو کہ نہایت عبادت گزار تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی تو میں نے اس سے پوچھا، تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا، میں جنت کی حور ہوں۔ یہ سن کر میں نے اس سے کہا، میرے ساتھ شادی کر لو اس نے کہا میرے مالک کے پاس نکاح کا پیغام بھیج دو اور میرا مہر ادا کر دو۔ میں نے پوچھا، تمہارا مہر

Marfat.com

کیا ہے؟ تو اس نے کہا، رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔ اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح

رات میں ایک قرآن پاک

حضرتِ سیدنا علاء بن زیاد علیہ الرحمۃ روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔ آپ علیہ الرحمہ نے ایک رات اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا، آج رات میں کچھ تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں کچھ دیر بعد مجھے جگا دینا۔ جب ان کی زوجہ محترمہ نے کچھ دیر بعد انہیں جگایا تو آپ علیہ الرحمۃ نے طبیعت میں کچھ گرانی محسوس کی تو اپنی زوجہ سے کہا، مجھے ایک گھنٹہ اور سونے دو۔ اور دوبارہ سو گئے تو خواب میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور پیشانی کے بال پکڑ کر انہیں جگا کر کہا، اے ابن زیاد! اٹھو، اپنے رب عزوجل کو یاد کرو وہ تمہارا چرچا کریگا۔ تو آپ علیہ الرحمۃ گھبرا کر اٹھے تو آپ کی پیشانی کے بال اسی طرح کھڑے تھے اور مرتے دم تک کھڑے ہی رہے۔ اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح

سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کا خواب میں دیدار کیا تو عرض کیا، یارب عزوجل! جن اعمال کے ذریعے تیرے بندے تیرا قرب حاصل کرتے ہیں ان میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا، اے احمد! وہ میرا کلام پڑھنا ہے۔ میں نے عرض کیا، سمجھ کر پڑھنا یا بغیر سمجھے؟ فرمایا، سمجھ کر اور بغیر سمجھے دونوں طرح سے۔

اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح

Marfat.com

خواب میں زیارت

حضرتِ سیدنا ابو عیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ النُّعیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، جس نے صبح کے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ پڑھا تو یہ اس کے لئے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا اور اس کے لئے اسکے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کے وقت پڑھا تو اسے صبح تک یہی فضیلت حاصل ہو گی۔ حضرتِ سیدنا حماد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خواب میں زیارت کی تو عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابو عیاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں فلاں بات روایت کرتے ہیں۔ تو مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ابو عیاش سچ کہتے ہیں۔
(سنن ابی داوٗد، کتاب ال اَدب، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۷، ج ۴، ص ۴۱۴)

ایک جسم

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سید الانبیاء صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، مؤمنین کی آپس میں رحم دلی، محبت اور صلہ

Marfat.com

رحمی کرنے کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو باقی جسم بھی بخار اور بے خوابی کا شکار ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوالقاسم طبرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث کے متعلق پوچھا تو حضور پر نور شافع یوم النشور صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَالہٖ وَسلَّم نے تین بار ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا یہ صحیح ہے۔

ایصالِ ثواب نے عذابِ قبر سے بچالیا

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر درود پاک پڑھنے کے فضائل میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک عورت کا بیٹا تھا جو بہت گناہگار تھا۔ وہ اس کو نیکی کا حکم دیتی، بے حیائی اور برے کاموں سے منع کرتی (لیکن وہ باز نہ آتا) آخر کار تقدیر اس پر غالب آئی اور وہ گناہوں کی حالت میں مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت صدمہ ہوا کہ اس کا بیٹا بغیر توبہ کئے مر گیا۔ اس نے تمنا کی کہ اسے خواب میں دیکھے۔ ایک دفعہ اس نے خواب میں اپنے بیٹے کو عذاب میں مبتلا دیکھا تو وہ مزید غمگین ہو گئی۔ جب کچھ مدت کے بعد اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو دیکھا تو اس کی حالت اچھی تھی اور وہ خوش و خرم تھا۔ اس نے اپنے بیٹے سے اس حالت کے متعلق پوچھا کہ اے میرے بیٹے! میں نے تجھے عذاب میں مبتلا دیکھا تھا، یہ مرتبہ و مقام کیسے ملا؟ تو اس نے جواب دیا: اے میری ماں! ایک گنہگار شخص ہمارے قبرستان سے گزرا، اس نے قبروں کی طرف دیکھا اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے متعلق غور و فکر کیا۔

Marfat.com

مُردوں سے نصیحت حاصل کی، اپنی لغزش پر رویا اور اپنی خطاؤں پر نادم ہو کر اللہ عزَّ وَجلَّ کی بارگاہ میں توبہ کی کہ اب وہ کبھی گناہوں کی طرف نہ پلٹے گا۔ تو اس کی توبہ سے آسمان کے فرشتے بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے: سُبحان اللہ عزَّ وَجلَّ! اس شخص نے اپنے رب عزَّ وَجلَّ کے ساتھ کیا ہی خوب صلح کی ہے۔ جب اس نے سچی توبہ کر لی تو اللہ عزَّ وَجلَّ نے اس کی توبہ قبول فرمالی، پھر اس نے کچھ قرآنِ حکیم پڑھا اور حضور نبیِّ کریم، رء ُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر بیس مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اور اس کا ثواب ہم سب قبرستان والوں کو پہنچایا۔ اس کا ثواب ہم پر تقسیم کیا گیا تو مجھے بھی اس سے بھلائی ملی جس کے سبب اللہ عزَّ وَجلَّ نے مجھے بخش دیا اور مجھے وہ مقام عطا کیا گیا جو آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں۔ اے امی جان! یاد رکھئے! حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر دُرود پاک پڑھنا دلوں کا نور، گناہوں کا کفارہ اور زندوں اور مُردوں کے لئے رحمت ہے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

سانپ نے نرگس کے پھولوں کا گُلدستہ پیش کیا

حضرت سیِّدُنا ابو اسحٰق ابراہیم خوّاص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق فرماتے ہیں: میں مکہ کے راستے میں اکیلا ہی چلا جا رہا تھا کہ راستہ بھول گیا، دو دن اور دو راتیں چلتا رہا، یہاں تک کہ شام ہو گئی، وضو کے لئے میں پریشان ہوا کیونکہ پانی موجود نہ تھا۔ چاندنی رات تھی کہ اچانک میں نے ایک ہلکی سی آواز سنی، کوئی کہہ رہا تھا: اے ابو اسحاق! میرے قریب آئیے۔ میں اس کے قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ

Marfat.com

صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس ایک خوبصورت نوجوان ہے، اس کے سر کے قریب دو مختلف رنگ کے خوشبودار پھول پڑے ہیں۔ مجھے اس سے بہت تعجب ہوا کہ اس بیابان میں اس کے پاس پھول کہاں سے آئے؟ حالانکہ یہ ریت پر پڑا ہے اور حرکت بھی نہیں کر سکتا، اس نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے ابو اسحاق! میری وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اللہ عزَّ وَجلَّ سے سوال کیا کہ میری وفات کے وقت اپنے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی ولی کی زیارت کرا دے۔ تو ایک آواز آئی کہ ابھی تیری وفات کے وقت تجھے ابو اسحاق خواص کی زیارت ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ آپ ہی ہیں اور میں آپ کا منتظر تھا۔

میں نے دریافت کیا: اے میرے بھائی! تیرا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواباً کہا: میں اپنے گھر والوں میں عزت اور آسودگی کی زندگی بسر کر رہا تھا کہ مجھے ایک سفر درپیش ہوا، وطن سے دوری کی خواہش ہوئی تو میں حج کے ارادے سے شہر شمشاط سے نکلا لیکن ایک ماہ سے یہاں پڑا ہوں اور اب وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے پوچھا: کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نوجوان نے کہا: جی ہاں! اور ایک نیک بخت بہن بھی ہے۔ میں نے پوچھا: کیا کبھی اپنے گھر والوں کو ملنا بھی پسند کیا یا انہوں نے کبھی تمہارے بارے میں جاننے کی کوشش کی؟ اس نوجوان نے کہا: نہیں، مگر آج میں ان کی مہک سونگھنا چاہتا تھا تو سبز پرندے آئے اور یہ خوشبودار پھول لائے اور میرے ساتھ مل گئے۔ میں اس نوجوان کے معاملے میں حیران و متفکر تھا کیونکہ وہ میرے دل میں اتر گیا تھا

Marfat.com

۔اور میرا دل بھی اس کی طرف مائل ہو چکا تھا کہ اتنے میں ایک بہت بڑا سانپ نرگس کے پھولوں کا ایک گلدستہ لے کر آیا کہ اس سے زیادہ خوبصورت اور خوشبودار گلدستہ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ سانپ نے وہ گلدستہ اس نوجوان کے سر کے قریب رکھ دیا اور بڑی فصیح زبان میں بولا: اے ابراہیم! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ولی کے پاس سے لوٹ جا کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ غیور ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر میری حالت عجیب ہو گئی، میں نے ایک زوردار چیخ ماری پھر مجھ پر غشی طاری ہو گئی، جب ہوش آیا تو وہ نوجوان اس دنیا سے کوچ کر چکا تھا۔ میں نے پڑھا:

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ0

اُم المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، حضور نبیِّ کریم، رءُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات پسند کرتا ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! کیا آپ موت کو ناپسند کرنے کی بات کر رہے ہیں؟ اِسے تو ہم سب ناپسند کرتے ہیں۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں! بلکہ جب مؤمن کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت، رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات پسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ

Marfat.com

کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی ملاقات کو ناپسند فرماتا ہے۔

(پ ۲،البقرۃ:۱۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا۔ اور کہا: یہ بہت بڑی آزمائش ہے، میں اس کے غسل اور کفن دفن کا انتظام کیسے کروں گا۔ تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھ پر اونگھ طاری کر دی جس کے غلبہ کی وجہ سے میں سو گیا۔

طلوعِ آفتاب کے وقت مجھے ہوش آیا تو دیکھا کہ میں تو اسی حالت پر تھا لیکن اس نوجوان کا کوئی نام و نشان باقی نہ تھا، میں پریشان ہو گیا۔ بہر حال جب حج ادا کر کے شمشاط پہنچا تو چند نقاب پوش عورتیں میرے پاس آئیں، ان میں سب سے آگے ایک لمبے بالوں والی عورت تھی، جس کے ہاتھ میں ایک چھاگل تھی اور وہ مسلسل اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا ذکر کر رہی تھی۔ جب میں نے اس کو غور سے دیکھا تو ان تمام عورتوں میں اس کے علاوہ کسی عورت کو اس نوجوان کے مشابے نہ پایا۔ اس نے مجھے پکار کر کہا: اے ابو اسحاق! میں کئی دنوں سے آپ کے انتظار میں ہوں، آپ مجھے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے بھائی کے متعلق بتائیے۔

پھر وہ بلند آواز سے رونے لگی، اس کے رونے کی وجہ سے مجھے بھی رونا آ گیا، پھر میں نے اس کو نوجوان اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا، سب کچھ بتا دیا، اور جب میں اس کے بھائی کی اس بات کہ آج میں ان کی خوشبو سونگھنا چاہتا تھا پر پہنچا تو اس عورت نے کہا: بھائی جان! خوشبو پہنچ گئی، خوشبو پہنچ گئی۔ پھر زمین پر گری اور اس کی روح قفس عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ اس کے ساتھ آنے والی عورتوں نے جمع

Marfat.com

ہو کر کہا: اے ابو اسحاق! اللہ عزَّ وَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب اس کو دفن کیا گیا تو میں اس کی قبر کے قریب رات تک کھڑا رہا، میں نے رات خواب میں اسے ایک سرسبز و شاداب باغ میں دیکھا اور اس کا بھائی بھی اس کے قریب کھڑا تھا، وہ دونوں قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مبارکہ پڑھ رہے تھے:

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: ایسی ہی بات کے لئے کاموں کو کام کرنا چاہے۔

پ 23، الصّٰفّٰت

قَوْمٌ اِذَا عَبِثَ الزَّمَانُ بِاَهْلِهٖ	كَانَ الْمَفَرُّ مِنَ الزَّمَانِ اِلَيْهِمْ
وَاِذَا اَتَيْتَهُمْ لِدِفْعِ مُلِمَّةٍ	جَادُوْا عَلَيْكَ بِمَا يَكُوْنُ لَدَيْهِمْ

ترجمہ: (۱)۔۔۔ وہ ایسی قوم ہے کہ جب زمانہ لوگوں کو مصائب میں مبتلا کرے تو اُس کے مظالم سے بچنے کے لئے ان کی پناہ لی جاتی ہے۔

(۲) جب تُو کسی مصیبت کو دُور کرنے کے لئے ان کے پاس آئے گا تو وہ اپنے مال میں تجھ پر سخاوت کریں گے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِي الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

حُسنِ ظن کی برکت

حضرتِ سیِّدُنا ابو عمر ضریر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کو وصال کے بعد خواب

Marfat.com

میں دیکھا تو پوچھا: اے ابو یحیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! آپ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں کس حالت میں حاضر ہوئے؟ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت زیادہ گناہوں کے ساتھ حاضر ہوا جنہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے متعلق میرے حُسنِ ظن نے ختم کر دیا۔

ایک زاہد سے سوال کیا گیا: آپ کیسے ہیں؟ تو انہوں نے یہ حکمت بھرا جواب ارشاد فرمایا: اس شخص کا حال کیسا ہو گا جو بلا زادِ راہ سفر کا ارادہ رکھتا ہے، وحشت ناک قبر میں بغیر مونس و غمخوار کے رہے گا اور اپنے قادر مالک کی بارگاہ میں بغیر حجت کے حاضر ہو گا۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

علم و عمل

منقول ہے کہ ایک شخص کسی قبر کے قریب دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد لیٹ گیا۔ خواب میں اس نے صاحبِ قبر کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے شخص! تم عمل کر سکتے ہو لیکن علم نہیں رکھتے، ہمارے پاس علم ہے لیکن ہم عمل نہیں کر سکتے، خدا کی قسم! میرے نامۂ اعمال میں نماز کی دو رکعتیں مجھے دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے زیادہ محبوب ہے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

میت قبر پر آنے والے کو دیکھتی ہے

حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض علیہ رحمۃ اللہ الرزاق سے منقول ہے، بعض

Marfat.com

نے کہا ہے کہ ابن مُوَفق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں اپنے والد صاحب کی قبر کی اکثر زیارت کیا کرتا تھا، ایک دن میں ایک جنازہ کے ہمراہ اس قبرستان کی طرف گیا جس میں میرے والد مدفون تھے۔ مجھے کوئی کام تھا جس کی وجہ سے میں نے واپسی میں جلدی کی اور اپنے والد کی قبر کی زیارت نہ کر سکا، رات خواب میں والد صاحب کو دیکھا، انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کل تو قبرستان آیا تھا لیکن میرے پاس نہ آیا۔ میں نے کہا: اباجان! کیا آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کے پاس آیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! تو میرے پاس آتا ہے تو میں تجھے لگاتار دیکھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ تو پُل پار کر کے میرے پاس پہنچتا ہے اور میرے پاس بیٹھتا ہے، پھر کھڑا ہوتا ہے تو واپسی میں بھی میں تمہیں دیکھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ تو پُل پار کر جاتا ہے۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

روزے کا ثواب دیدارِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ گرمیوں میں روزہ رکھا پھر سو گئے۔ خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا: اے ابو سلیمان دارانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! کیا آپ آج کے روزے کا ثواب ایک ہزار دینار کے عوض بیچتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: میرے رب عَزَّ وَجَلَّ کی عزت کی قسم! میں نہیں بیچتا۔ پھر پوچھا گیا: کس چیز کے عوض نہ بیچیں گے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں یہ ثواب دُنیا و مافیہا (یعنی دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے) کے بدلے بھی نہیں بیچتا۔ البتہ! اپنے مولیٰ عَزَّ وَجَلَّ کے دیدار کے

Marfat.com

عوض بیچ دوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا گیا: پھر روزہ رکھئے! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! عنقریب آپ اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کا دیدار کریں گے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق.

آخری سات راتوں میں تلاش کرو

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے آخری سات راتوں میں خواب میں شبِ قدر دیکھی تو حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کی آخری سات راتوں میں متفق ہو گئے ہیں پس جو اِسے تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب التماس لیلۃ القدر۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث ۲۰۱۵، ص ۱۵۷)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس رات کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا، نہیں تو پہلے نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چھ مقبولین میں سے ہر ایک کی وجہ سے ایک ایک لاکھ کو بخش دیا اور تمام کا حج قبول فرمالیا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور مجھے اتنی خوشی تھی کہ جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا، کیونکہ تمام حجاج کا حج قبول فرمالیا گیا اور جود و کرم سے نوازا گیا اور کسی کو بد بخت و محروم نہ کیا گیا۔

وقوفِ عرفات کرنے والوں کی مغفرت ہو گئی

Marfat.com

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن منکد ر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے تینتیس (33) حج کئے جب آخری حج کیا تو عرفات کے مقام پر عرض کی، یااللہ عزَّ وَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں نے عرفات میں تینتیس (33) بار وقوف کیا۔ ایک مرتبہ اپنی طرف سے، ایک مرتبہ اپنے باپ کی طرف سے اور ایک مرتبہ اپنی ماں کی طرف سے، یارب عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے باقی تیس اس شخص کو ہبہ کر دیئے جو یہاں عرفات میں ٹھہرا لیکن اس کا وقوف ِ عرفات قبول نہ کیا گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عرفات سے مزدلفہ پہنچے تو خواب میں ندا دی گئی: اے ابن منکد ر! کیا تو اس پر کرَم کرتا ہے جس نے کرم کو پیدا کیا؟ کیا تو اس پر سخاوت کرتا ہے جس نے سخاوت کو پیدا کیا؟ حالانکہ اللہ عزَّ وَجَلَّ تو تجھ سے فرماتا ہے، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں نے وقوفِ عرفات کرنے والوں کو عرفات پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ہی بخش دیا تھا۔

چھ کے صدقے چھ لاکھ کا حج قبول کر لیا گیا

حضرتِ سیِّدُ نا علی بن مُوَفَّق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سال فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد میں مسجد خیف و منیٰ کے درمیان سو گیا۔ میں نے آسمان سے اُترتے دو فرشتے دیکھے، ایک نے دوسرے سے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ اس سال کتنے لوگوں نے بیت اللہ شریف کا حج کیا؟ تو اس نے کہا: نہیں ۔ پھر پہلے نے خود ہی بتایا: چھ لاکھ افراد نے۔ پھر اس نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے کہ کتنے افراد کا حج قبول ہوا؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو اس نے بتایا کہ اس بار صرف چھ

Marfat.com

افراد کا حج قبول ہوا ہے۔ پھر وہ دونوں فضا میں پرواز کر گئے۔ میں بیدار ہوا اس حال میں کہ میں ڈر رہا تھا۔ میں نے کہا، ہائے افسوس! میں ان چھ میں سے کہاں ہوں گا؟ جب میں نے عرفات میں وقوف کیا اور مزدلفہ میں رات گزاری تو انہی دونوں فرشتوں کو دیکھا کہ وہ حسب عادت آسمان سے نازل ہوئے۔ ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور کہا، اے اللہ کے بندے! کیا تو جانتا ہے کہ تیرے رب عَزَّ وَجَلَّ نے اس رات کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ اس نے کہا، نہیں تو پہلے نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چھ مقبولین میں سے ہر ایک کی وجہ سے ایک ایک لاکھ کو بخش دیا اور تمام کا حج قبول فرمالیا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور مجھے اتنی خوشی تھی کہ جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا، کیونکہ تمام حجاج کا حج قبول فرمالیا گیا اور جو دو کرم سے نوازا گیا اور کسی کو بد بخت و محروم نہ کیا گیا۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

خوبصورت نوجوان

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسا نوجوان دیکھا جس سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہ دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا: میں تقویٰ ہوں۔ میں نے اس سے استفسار کیا: تو کہاں رہتا ہے؟ تو اُس نے بتایا، ہر غمگین رونے والے کے دل میں۔

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید رقاشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت کی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے سامنے قراءَت کی تو آپ صلَّی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ قراءَت ہے تو رونا کہاں ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا احمد بن ابی حواری علیہ رحمۃ اللہ الباری ارشاد فرماتے ہیں، میں نے اپنی لونڈی کو خواب میں دیکھا: کہ اُس سے زیادہ حسین کوئی عورت نہ دیکھی تھی۔ اس کا چہرہ حسن وجمال سے دَمک رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا چہرہ اتنا روشن کیوں ہے؟ تو وہ کہنے لگی، آپ کو وہ رات یاد ہے جب آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) اللہ عزَّوَجلَّ کے خوف سے روئے تھے؟ میں نے کہا، جی ہاں۔ اس نے کہا، آپ کے آنسوؤں کا ایک قطرہ میں نے اُٹھا کر اپنے چہرے پر مل لیا تو چہرہ ایسا ہو گیا جیسا آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

خون کے آنسو

حضرتِ سیِّدُنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ الولی خون کے آنسو رویا کرتے تھے جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر عرض کی، اللہ عزَّوَجلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کر کے پوچھا: اے فتح! تیرے رونے کی وجہ کیا تھی؟ میں نے عرض کی، یارب عزَّوَجلَّ! تیرے واجب حق سے پیچھے رہ جانے پر۔ تو اس نے پھر استفسار فرمایا: تُو خون کے آنسو کیوں روتا تھا؟ میں نے عرض کی، یارب عزَّوَجلَّ! اپنے آنسوؤں پر خوف تھا کہ یہ صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر استفسار فرمایا، اس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ میں نے عرض کی: اے میرے مولیٰ عزَّوَجلَّ! اس سے میرا مقصد صرف تیرا دیدار تھا کہ تو مجھے اپنا جلوہ دکھا دے۔ اس کے بعد تیری

Marfat.com

مرضی جو بھی معاملہ فرمائے۔ تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا، مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تیرے محافظ فرشتے چالیس سال سے میری بارگاہ میں تیرا نامۂ اعمال لا رہے ہیں جس میں ایک گناہ بھی نہیں۔ پس میں ضرور تجھے عزت کا لباس پہناؤں گا اور اپنے دیدار سے تیری آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔

خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! یہ ربِ مجید عَزَّ وَجَلَّ کے خاص اور پسندیدہ بندے ہیں۔ مقصود کی طرف سبقت لینے والے اور رب عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک پاک و صاف ہیں۔ اے دھتکارے ہوئے بدبخت شخص! تیرا کیا بنے گا کہ تو معبودِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے ان سے جدا ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! تجھے اپنے نفس پر گریہ وزاری کرنی چاہیے اور اس شخص کی طرح آہ وبکا کرنی چاہیے جسے ربِ کریم عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ سے دھتکار کر دور کر دیا گیا ہو۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِي الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

مقامِ فنا

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پہاڑ پر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو یہ شعر پڑھتے سنا:

اَحْضَرْتَنِیْ فِیْكَ وَلٰكِن غَیَّبْتَنِیْ فِی التَّجَلِّیْ

ترجمہ: (اے میرے رب!) تو نے مجھے اپنی بارگاہ میں حضوری عطا فرمائی مگر میں تیری تجلیات میں گم ہو گئی۔

میں نے اسے دائیں بائیں تلاش کیا تو نظر آئی میں نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب

Marfat.com

دیا۔ میں نے کہا: اے ریحانہ! اس نے جواب دیا: اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) !میں حاضر ہوں۔ میں نے پوچھا، کس کو ڈھونڈ رہی ہو؟ تو اس نے جواب دیا: ریحانہ کو۔ میں نے حیران ہو کر اس سے پوچھا، کیا تو ریحانہ نہیں؟ اس نے جواب دیا: اے شبلی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! کیوں نہیں، مگر جب سے مجھے اللہ عزّ وجلّ کا قرب ملا ہے میں قید ہو گئی ہوں اور مجھے یہ بھی خبر نہیں کہ میں کہاں ہوں؟ میں اپنے آپ سے غائب ہو چکی اور اپنے آپ کو بھول چکی ہوں، اور اب مسافروں سے اپنے متعلق پوچھتی رہتی ہوں مگر میں نے کوئی شخص ایسا نہ پایا جو مجھے میرے بارے میں بتادے۔ یہ سن کر میں نے اُسے کہا: اب میں بھی تیری طرف رجوع کرتا ہوں کیونکہ تجھ پر نشانیاں ظاہر ہو چکی ہیں۔ تو وہ کہنے لگی: اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے اس سلسلے میں اپنے عناصر سے پوچھا تو کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔ میں نے حواس سے پوچھا تو ان کو بغیر جامِ محبت پیئے مدہوش پایا۔ اپنی فہم سے پوچھا تو اس نے وہم کی طرف میری رہنمائی کی۔ میں نے اپنے راز سے پوچھا تو اس نے کہا میں نہیں جانتا۔ میں نے دل سے پوچھا تو اس نے بھی مجھے میری مراد تک نہ پہنچایا۔ اپنے قلب سے پوچھا تو وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا پھر کہنے لگا: مجھے اجازت نہیں، میں نہ تو بتا سکتا ہوں اور نہ ہی ظاہر کر سکتا ہوں۔

پھر ریحانہ عابدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کہنے لگی: اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ القوی)! میں نے ہر زندہ سے کہا کہ مجھے میری ذات تک پہنچادے اور مجھ پر میری رہنمائی کردے لیکن کوئی بھی میری باتیں نہ سمجھ سکا، اے شبلی (علیہ رحمۃ اللہ

Marfat.com

القوی)! اگر تجھے میرا ٹھکانہ معلوم ہے تو میرے ترجمان کو اِدھر لے آ۔ میں نے اسے کہا، تیرا ٹھکانہ رحیم و رحمن عَزَّ وَجَلَّ کے قُرب میں ہے۔ یہ سنتے ہی اس نے ایک چیخ ماری اور اس کے بعد لمبا سانس لیا۔ میں نے اسے حرکت دی تو اس کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ میں نے اسے ایک چٹان کے سہارے لٹایا اور خود اس امید پر وسیع و عریض میدان میں چلا گیا تا کہ کوئی ایسا شخص پاؤں جو اس کی تجہیز و تکفین پر میری مدد کرے مگر مجھے کوئی نہ ملا۔ میں واپس آیا تو اس کا کچھ پتہ نہ چلا کہ کہاں گئی۔ ہاں! میں نے وہاں ایک نور دیکھا جو شعاعیں دے رہا تھا اور بجلی چمک رہی تھی۔ میں دل میں کہنے لگا: کاش! میں جان لیتا کہ اس نیک بندی کے ساتھ کیا ہوا تو مجھے ندا دی گئی: اے شبلی! ہم جس کو اس کی زندگی میں اس سے لے لیتے ہیں تو موت کے بعد بھی اسے لوگوں کی آنکھوں سے چھپا دیتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اسی رات اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا: اے نوجوان! قید ختم ہو گئی، میں نے اپنی مراد اور نعمتیں پالیں اور میرا مقصد پورا ہو گیا۔ اگر تم بھی ہمیشہ کی عزت چاہتے ہو تو میری طرح موت کو گلے لگا لو۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

ایک قمیص دخولِ جنت کا سبب بنی

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، اے مالک بن دینار! اے محمد بن واسع (رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہما)! جنت میں داخل ہو جاؤ۔ میں دیکھنے لگا کہ دونوں میں سے کون پہلے جاتا ہے تو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنت میں پہلے داخل ہوئے۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا: محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس ایک قمیص تھی اور مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار دو قمیصوں کے مالک تھے۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

فرشتے فقراء کے ہاتھوں پر پانی ڈالتے ہیں

منقول ہے کہ ایک بزرگ کے ساتھ مسلمان صوفیاء و فقراء کا ایک گروہ تھا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ گویا آسمان شق ہو گیا اور حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ دیگر فرشتے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ فرشتوں کے ہاتھوں میں تھال اور جگ تھے اور وہ فقراء کے ہاتھوں اور پاؤں پر پانی ڈال رہے تھے۔ جب وہ میرے قریب آئے تو میں نے بھی اپنا ہاتھ دراز کیا تا کہ وہ پانی ڈالیں۔ انہوں نے مجھ پر اور میرے ساتھ موجود فقراء کے ہاتھوں پر پانی ڈالا۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

بھینی بھینی خوشبو

حضرت سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے ایک رات قبر اور موت کے متعلق خوب غور و فکر کیا تو اسی رات میں نے خواب دیکھا گویا

Marfat.com

میں قبرستان میں ہوں اور مردے اپنی قبروں میں اس حال میں ہیں کہ ان کے بستر بچھے ہوئے ہیں اور ان کی بھینی بھینی خوشبو پھیلی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہیں؟ مجھے بتایا گیا: یہ فرمانبردار ہیں جو قیامت تک اللہ عزَّ وَجلَّ کے خاص فضل و کرم میں رہیں گے۔ میں نے پوچھا، نافرمان کہاں ہیں؟ تو بتایا گیا: زمین نے انہیں وحشت کی تاریکیوں میں دھنسا دیا اب نہ تو وہ دیکھ سکتے ہیں، نہ ہی دکھائے جائیں گے۔ نیک اور بدکار دونوں میں فرق یہ ہے کہ ایک کے لئے دنیا قید خانہ اور قبر آزادی ہے اور دوسرے کے لئے دنیا آزادی اور قبر قید خانہ ہے۔ انہوں نے دنیا میں خود کو تھکا کر وصال کی حلاوت اور وجدان کی راحت پائی ہے، کانوں کو ناپسندیدہ باتوں سے بند کر کے نظریں جھکاتے ہوئے جمالِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ کا مشاہدہ کیا اور محبتِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کا جام پی کر مدہوش ہو گئے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

خوبصورت لڑکا

حضرت سیدنا ابو بکر کتّانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ تو اس نے جواب دیا، میرے گناہ میرے سامنے لا کر پوچھا گیا: تُو نے یہ گناہ کیا تھا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ پھر پوچھا گیا، کیا تُو نے فلاں فلاں گناہ بھی کیا تھا؟ میں نے پھر اِقرار کر لیا۔ لیکن جب تیسری بار پوچھا گیا کہ کیا تُو نے فلاں گناہ بھی کیا تھا؟ تو مجھے اُس کا اقرار کرنے سے بہت شرمساری ہوئی۔ آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے دوست سے پوچھا، وہ گناہ کیا تھا؟ بولا، میرے قریب سے ایک خوبصورت لڑکا گزرا تو میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، جس کی سبب مجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سامنے ستر سال کھڑا رکھا گیا اور اس گناہ سے شرمندگی کی وجہ سے پسینہ بہتا رہا، پھر اس نے اپنے فضل سے مجھے معاف فرمادیا۔

حضرت سیِّدُنا ابو عبداللہ زراد علیہ رحمۃ اللہ الجواد کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے فرمایا، میں نے تمام گناہوں کا اقرار کیا اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں بخش دیا سوائے ایک گناہ کے کہ مجھے اس کا اقرار کرنے سے حیاء آئی اور مجھے پسینے میں کھڑا کر دیا گیا یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت جھڑ گیا۔ ان سے عرض کی گئی: وہ گناہ کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا، میں نے ایک خوبصورت شخص کو دیکھا تھا۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

شراب خانہ اور صدائے حق

حضرت سیِّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفار جو عراق کے مشہور مبلّغ تھے، فرماتے ہیں کہ ایک رات عالَمِ خواب میں مَیں نے آسمان میں ایک کھلا ہوا دروازہ دیکھا، اس سے ایک انتہائی نورانی فرشتہ اُترا اور مجھ سے کہنے لگا: اے ابن عمار! خدائے جبّار وقہّار، دن رات کا خالق عَزَّ وَجَلَّ تمہیں سلام فرماتا ہے اور حکم فرماتا ہے کہ کل اپنا منبر شراب خانے میں رکھ کر وہیں دل سے نصیحت بھرا بیان کرنا کہ اس میں ہمارے بہت سے راز پوشیدہ ہیں اور ہم تمہیں اپنی عجیب نشانیاں

Marfat.com

دکھائیں گے۔ چنانچہ، میں گھبرا کر نیند سے بیدار ہوااور سوچا کہ یہ عجیب معاملہ ہے، شاید! میرا وہم ہو۔ میں نے اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیہِ رٰجِعُونَ پڑھا۔ اور سوچنے لگا کہ صحیح احادیث نااہلوں کے سامنے کیسے بیان کی جائیں؟ اور شراب کے مشکوں اور پیالوں کے درمیان کس طرح قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے؟ نصیحتوں اور آیاتِ مقدّسہ کو شرابیوں کے سامنے اور وہ بھی شراب خانے میں کیسے پیش کیا جائے؟ چنانچہ، نے وضو کیااور دو رکعت نماز پڑھ کر دوبارہ سو گیا۔ وہی فرشتہ خواب میں دوبارہ نظر آیا اور کہنے لگا: اے منصور! میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی کے حکم سے آیا ہوں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے: تم اٹھو اور شراب خانے میں بیان کرو، تمہاری حفاظت ہمارے ذمہ کرم پر ہے۔ چنانچہ، میں نیند سے بیدار ہوا، مجھے اس معاملے سے بڑا تعجب ہوا، سوچ و بچار کے بعد میں نے دل میں کہا: منبر اٹھانے کے لئے کسی کو لاتا ہوں۔

یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے پوچھا: کون؟ جواب آیا: اے میرے محترم! میں منبر اٹھانے کے لئے حاضر ہوا ہوں، آپ چاہیں تو آپ کے لئے شراب خانے کے درمیان منبر رکھ دوں یا مٹکوں کے درمیان؟ میں نے پوچھا، تجھ پر یہ راز کیسے منکشف (یعنی ظاہر) ہوا؟ اس نے بتایا: یہ مجھ پر اُسی نے ظاہر کیا ہے جو کسی شئے کو کُن (یعنی ہو جا) فرماتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے۔ حضور! جو فرشتہ آج رات آپ کے پاس آیا تھا، وہی آپ کے بعد میرے پاس بھی آیا تھااور مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے شراب خانے میں منبر بچھا دوں۔ میں نے کہا، اے میرے دوست! اگر معاملہ ایسا ہی ہے جیسے تم کہہ رہے ہو تو وہی کرو

Marfat.com

جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ جب صبح خوب روشن ہو گئی، تو میں نے حکم کی بجاآوری میں جلدی کی، میں نے دیکھا کہ تمام شرابی حلقہ بنائے انتظار میں بیٹھے ہیں، بہر حال میں منبر پر بیٹھ گیا اور کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر میں نے اپنا سر اُٹھایا اور نصیحت بھرا بیان شروع کر دیا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! سب خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس نے اپنے محبوب بندوں کے دلوں کو اپنے قرب کی لذت عطا فرمائی اور انہیں اپنے مئے خانۂ وصال میں داخل کیا اور اپنی شرابِ طہور سے سیراب کر کے اپنے غیر سے بے خبر کر دیا۔ اور محب اپنے محبوب کے علاوہ کسی شئے میں مشغول نہیں ہوتا۔ جب اس ربِ جلیل عَزَّ وَجَلَّ نے ان پر تجلّی فرمائی تو جمالِ قدرت کے مشاہدے کے وقت ان کے ہوش اڑ گئے۔ اے خواہشات کی شراب میں بدمست ہونے والو! اگر تم محبتِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کے مئے خانے میں داخل ہو جاؤ اور شراب کے مٹکوں کے بجائے قرب کے گھڑوں کا مشاہدہ کرو، بخشنے والے رب عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں صاحبِ وقار مردوں کو دیکھو کہ ان پر خوشی و مسرت کے جام گردش کر رہے ہیں، خالص شرابِ طہور کے پیالوں نے ان کو دنیا کی شراب سے بے پرواہ کر دیا ہے، ان کے پیالے اُن کی خوشی و مسرت ہے۔ ان کی شراب ذِکرِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ ہے۔ ان کی خوشبو اُن کا قرآن ہے۔ ان کی شمع ان کی سماعت ہے۔ ان کے نغمے توبہ و استغفار ہیں۔ جب رات تاریک ہوتی ہے اور سب لوگ سو جاتے ہیں تو ربِ کائنات عَزَّ وَجَلَّ ان پر تجلّی فرماتا اور پردے اُٹھا دیتا ہے، اور اس کے محبوب بندے ایسے جہاں کا مشاہدہ

Marfat.com

کرتے ہیں کہ جس کا تصور کسی کی عقل میں ایا،نہ کسی کے ذہن میں اس کا خیال گزرا۔

اے عقل مندو!ذرا غور تو کرو کہ اخروٹ اور اس کے چھلکے کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا ہے،دلوں کی تہنیوں کو حرکت دینے والے اور حضرت سیّدنا یعقوب و یوسف علٰی نبیناو علیہما الصلٰوۃ والسلام کو ملانے والے نے مجھے یہاں بیٹھنے کا اس لئے حکم فرمایا ہے تا کہ وہ تمہارے گناہوں اور نافرمانیوں کو بخش دے اور عفوورضا کی دولت کا تاج تمہارے سر پر رکھ دے،ماضی کے گناہوں کو مٹادے ،مجرموں سے در گزر فرمائے اور دھتکارے ہوؤں اور نافرمانوں کی توبہ قبول فرمائے۔(ارے!غور کرو کہ) محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ موجود ہے،اُس کی رضا کی آنکھ تمہیں دیکھ رہی ہے،اور مصیبت تم سے ٹال دی گئی ہے،تو کیا تم میں توبہ کا عزمِ مصمّم کرنے والا کوئی نہیں؟بے شک صلح کے جام تمہارے ارد گرد گھوم رہے ہیں اور تم پر سخاوت کی ہوائیں چل رہی ہیں۔

حضرت سیّدُنا منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں،میرا کلام و بیان ابھی مکمل نہ ہوا تھا کہ نشے میں مدہوش و مجنون ایک نوجوان ہاتھ میں شراب سے بھرا پیالہ لئے میرے سامنے کھڑا ہو گیااور کہنے لگا: اے ابن عمار!بتائیے،کیااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس حالت میں بھی قبول فرمالے گا؟ میں نے کہا: اے میرے دوست! کیسے نہیں قبول فرمائے گاحالانکہ وہ خود قرآنِ حکیم میں ارشاد فرماتا ہے:

(2وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

Marfat.com

ترجمہ کنزالایمان:اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا۔(پ،25 الشوریٰ:25)

یہ سن کر اُس نوجوان نے پیالہ اپنے ہاتھ سے پھینکا اور حیران و سر گرداں باہر نکل گیا اور اپنی غفلت کی نیند سے بیدار ہو گیا۔

اس کے بعد نشے میں چُور ایک بوڑھا شخص ہاتھ میں طنبورہ (ایک قسم کا باجا) لئے کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے ابن عمار! کیا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس شخص کی توبہ قبول فرمائے گا جس کی تمام عمر نافرمانی اور گناہوں میں ضائع ہو گئی ہے؟ میں نے کہا: اے محترم! وہ کیسے نہ بخشے گا، حالانکہ وہ خود فرماتا ہے، وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ (پ۱۶،طٰہٰ:۸۲) ترجمہ کنزالایمان:اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں۔ اس نے توبہ کرنے والوں کو خوشخبری دی ہے اور ان کے لئے رحم و کرم کا دروازہ کھول دیا ہے۔

جب اس بوڑھے نے میرا کلام سنا تو طنبورہ پھینک دیا،اور غمگین حالت میں جدھر رُخ تھا اُدھر نکل گیا۔ پھر میرے سامنے شراب سے کھیلتا ہوا ایک نوجوان کھڑا ہوا جس پر وجد اور مستی چھائی ہوئی تھی،وہ کہنے لگا:اے منصور!اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ مجھ سے عہد لو،اب تو عہد کا زمانہ گزر چکا ہے اور وعدہ پورا ہونے والا ہے اور مطلوب و مقصود کے حصول کا وقت آ چکا ہے۔ میں نے پوچھا: اے نوجوان! تمہیں اس مقامِ قرب پر کس نے فائز کیا؟اس نے جواب دیا: میری ہی وجہ سے خواب میں آپ کو وعظ کا حکم دیا گیا اور آپ کے پاس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی

Marfat.com

طرف سے فرشتہ آیا۔ میں نے کہا، اے میرے دوست! یہ تو بتاؤ کہ تم پر یہ راز کس نے منکشف کیا؟ اس نے جواب میں یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

ترجمہ کنزالایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ (پ،24المؤمن:

پھر کہنے لگا، اے منصور! جس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لطف و کرم کی خوشگوار ہوائیں چلتی ہیں وہ صاحبِ کشف بن جاتا ہے۔ میں نے پھر دریافت کیا، اے محترم !لطف و کرم کی یہ خوشگوار ہوائیں تم پر کب چلیں؟ وہ بولا: آج رات، جبکہ آپ سو رہے تھے۔ پھر کہنے لگا، اے ابن عمار! آپ میری رہنمائی اور اس کی بارگاہ میں قرب کا سبب بنے ہیں، تو کیا اس کی بارگاہ میں آپ کو کسی قسم کی کوئی حاجت ہے؟ میں نے پوچھا: تمہاری مراد کیا ہے؟ کہنے لگا، اے منصور! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہِ قرب میں، ایسے دوستوں کے درمیان جن پر محبت و اُنس کے پیالے گردش کرتے ہیں، اور حجاب اٹھا دیئے جاتے ہیں، اگر آپ مجھے دیکھنا چاہتے ہیں تو کل وہاں مجھ سے ملاقات کیجئے گا۔ وہ ہوا میں اُڑتا ہوا میری نگاہوں سے غائب ہو گیا، اور میں اسے دیر تک ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ پھر میں نے اُسے چند اشعار پڑھتے سنا، جن کا مفہوم یہ ہے:

میرے محبوبِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے پکارا ہے، اس سے وصال کی گھڑیاں قریب آ گئی ہیں۔ اب اگر اس نے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے تو میں کہہ دوں گا: تیری محبت کا ایسا جام کہ جس کے نشے میں عرصۂ دراز تک حیران و سرگرداں

Marfat.com

رہوں۔ اے میری آنکھوں کے نور! میں تجھ کو ایسی نظر سے دیکھنا چاہتا ہوں جس میں دوری کے بجائے صرف قرب ہو کہ اب اس شوق میں تو میری عقل ختم ہو چکی ہے۔ اے میرے محبوب! میری زبان پر سوائے تیرے ذکر کے کچھ نہیں۔ اور جب سے تو نے مجھے وصال کی خوشخبری دی ہے اور میں نے اس پر لبیک کہا ہے تو اس کے بعد کبھی بھی حاضر ہونے میں سستی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ حالانکہ میری حالت تو یہ تھی کہ لگاتار گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا لیکن تو نے مجھ پر کرم کیا اور میرے دل کی بیماریوں کا علاج اپنے وصال سے کیا۔ مجھے اپنی بارگاہ سے دور نہ کیا۔ میں گناہوں کے گڑھے کے کنارے پر تھا لیکن تو نے مجھے اس میں گرنے سے بچا لیا۔ اور مجھے اس راستے کی پہچان کروادی جو تیری بارگاہ تک پہنچانے والا ہے۔ اب میں اس پر چل کر یقیناً اپنا مقصود پالوں گا۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں
پلا جام ایسا پلا یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ !

کامیاب نو مسلم

حضرت سیدُنا عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم فقراء کے ایک قافلے کی معیت میں سمندر کے سفر پر نکلے، تیز ہوا چلی اور ہمیں سمندر کے ایک جزیرے کی طرف بہا کر لے گئی۔ ہم نے وہاں ایک شخص کو بُت پرستی کرتے ہوئے دیکھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کر رہے ہو؟ اس نے اپنی اُنگلی سے بت کی طرف اشارہ کیا۔ ہم نے کہا: اے مسکین! ہمارے ساتھ کشتی

Marfat.com

میں ایک رفیق ہے جو اس طرح کی چیزوں کا بہت اچھا کاری گر ہے اور یہ بت اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔ تو وہ کہنے لگا، پھر تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کرتے ہیں۔ اس نے پوچھا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کون ہے؟ ہم نے کہا: جس کا عرش آسمان پر ہے، جس کی سلطنت زمین میں ہے، جو سمندر کو راستہ بنا دیتا، زندوں اور مردوں میں اسی کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے۔ اس نے پھر پوچھا: تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ ہم نے کہا، اس نے ہماری طرف اپنا ایک رسول بھیجا جس نے ہمیں یہ سب کچھ بتایا۔ اس نے پھر پوچھا: رسول نے کیا کیا؟ ہم نے جواب دیا: جب اس نے بادشاہِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ کا پیغام مکمل طور پر پہنچا دیا تو اس نے اپنے رسول کو اپنے پاس واپس بلا لیا۔ اس نے پھر پوچھا، کیا اس رسول نے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نشانی بھی چھوڑی ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں، ہمارے پاس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی کتاب ہے۔ اس نے کہا، تو پھر مجھے دکھاؤ کیونکہ بادشاہوں کی کتابیں بہت اچھی ہوتی ہیں۔

ہم مصحف شریف لائے تو اس نے کہا، میں پڑھنا نہیں جانتا۔ ہم نے ایک سورت پڑھ کر سنائی تو وہ رونے لگا حتّٰی کہ سورت ختم ہو گئی۔ پھر وہ بولا: ایسے کلام والے ہی کے لئے زیبا ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ چنانچہ، وہ اسلام کی دولت سے سرفراز ہو گیا، ہم نے اس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور اسے احکامِ شریعت اور قرآنِ کریم کی کچھ آیات سکھائیں۔ جب رات ہوئی تو ہم نمازِ عشاء پڑھ کر سونے کے لئے اپنے ٹھکانوں پر چلے گئے، اس نے پوچھا: اے لوگو! جس معبود کی طرف تم

Marfat.com

نے میری رہنمائی کی ہے، کیاوہ سوتا ہے؟ ہم نے کہا، نہیں، وہ زندہ ہے، قیوم ہے، اُسے نہ اُونگھ آتی ہے، نہ نیند۔ اس نے کہا، تم کتنے بُرے لوگ ہو کہ تم سوتے ہو اور تمہارا مالک نہیں سوتا۔ ہمیں اس کی یہ بات بڑی پسند آئی۔ پھر جب ہم آبادی تک پہنچ گئے اور جدا ہونے کا ارادہ کیا تو ہم نے چند درہم اکٹھے کر کے اسے دیئے اور کہا، یہ رکھ لیں، ضرورت کے وقت خرچ کر لیجئے گا۔ تو اس نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہنے لگا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم نے جس راستے کی طرف میری رہنمائی کی خود اس پر نہیں چلتے۔ میں سمندر کے ایک جزیرے میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو چھوڑ کر بت کی عبادت کرتا تھا، اس وقت اس نے مجھے ہلاکت میں نہ ڈالا تو اب کہاں ڈالے گا؟ اب تو مجھے اس کی معرفت بھی حاصل ہو چکی ہے۔ ہم نے اسے چھوڑ دیا، اور وہ چلا گیا۔ حضرت سیدُنا عبد الواحد علیہ رحمۃ اللہ الواحد فرماتے ہیں، چند دن بعد کسی نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ وہ فلاں جگہ موت کی سختیوں سے دوچار ہے۔ چنانچہ، میں اس کے پاس گیا اور پوچھا، آپ کو کسی قسم کی حاجت ہو تو فرمائیے؟ اس نے جواب دیا: میری سب حاجتیں اس نے پوری کر دی ہیں جس کی میں نے معرفت حاصل کی ہے۔ میں اس سے گفتگو کر رہا تھا کہ اس دوران مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ میں نے خواب میں ایک باغ دیکھا، جس میں ایک قبہ ہے، اور اس میں ایک ایسا تخت ہے جس پر سورج و چاند سے بھی زیادہ خوبصورت چہرے والی حور بیٹھی کہہ رہی ہے: میں تجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم دیتی ہوں کہ اسے جلدی سے میرے پاس بھیج دو۔ میں بیدار ہوا اور دیکھا تو اس کی روح قفس عنصری سے پرواز

Marfat.com

کر چکی تھی۔ میں نے اس کو کفن دے کر قبر میں دفن کر دیا اور جب میں سویا تو خواب میں اسی قبہ کو دیکھا جس کو پہلے دیکھا تھا۔ وہ نو مسلم بھی اس قبہ میں تھا۔ حُور اُس کی ایک جانب کھڑی ہوئی تھی اور وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے اس فرمانِ عالیشان کی تلاوت کر رہا تھا:

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿﴾23 سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

ترجمہ کنزالایمان: اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ (پ،13 الرعد:23۔(24

اے میرے اسلامی بھائیو! فقر کی پوشاک زیبِ تن کئے رکھو، کیونکہ اس پر عزت و وقار کے انوار ہیں۔ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو۔ (پ ،14 النحل:(6

مدینے کے تاجدار، دو عالم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بہت سے پراگندہ سر اور غبار آلود ایسے ہیں جنہیں کوئی حیثیت نہیں دی جاتی، اگر وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر (کسی بات کی) قسم کھا لیں تو وہ ان کی قسم پوری فرما دے۔ (جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب البراء بن مالک، الحدیث ۳۴۵۴، ص(۲۰۴۷

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

Marfat.com

سیاہ فام غلام

حضرتِ سیّدُ نا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سال میں حج کے ارادے سے نکلا، جب میں مکۂ مکرمہ پہنچا تو دیکھا کہ لوگ شہر سے باہر نمازِ اِستسقاء کے لئے جارہے ہیں۔ میں بھی تین دن ان کے ساتھ جاتا رہا مگر بارش نہ ہوئی۔ میں انہیں اسی حالت میں چھوڑ کر حجرِ اسود کے پاس چلا آیا۔ اچانک میں نے سبز لبادے میں ملبوس ایک زرد چہرے والا سیاہ فام شخص دیکھا، اس پر دو چادریں تھیں، ایک تہبند کے طور پر اور دوسری جسم پر لپیٹی ہوئی تھی۔ وہ اس قدر رویا کہ آنسوؤں سے اس کے کپڑے بھیگ گئے، پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہنے لگا، گناہوں اور عیبوں کی کثرت کی وجہ سے چہرے رسوا ہوگئے ہیں۔ اے میرے مالک عَزَّ وَجَلَّ! نافرمانیوں کی کثرت کی وجہ سے تیرے بندوں سے بارش روک دی گئی ہے، تیری مخلوق قحط سے ہلاک ہورہی ہے اور بھوک میں مبتلا ہے اور تو سب کچھ جاننے والا ہے، بچے مضطرب و پریشان ہیں، مویشی ہلاک ہورہے ہیں۔ میں تجھے تیرے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی عزت و وجاہت کے وسیلے سے قسم دیتا ہوں کہ اسی لمحہ بادل سے سیراب فرمادے، میں تیری بارگاہ میں تیرا ہی وسیلہ پیش کرتا ہوں اور تجھ پر ہی میرا اعتماد و بھروسہ ہے لہٰذا اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں کے گناہ معاف فرمادے اور ان کے جرموں کا مؤاخذہ نہ فرما۔ اے میرے مالک و مولیٰ عَزَّ وَجَلَّ! اسی وقت بارش نازل فرمادے۔

حضرتِ سیّدُ نا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ابھی

Marfat.com

اس کی دعا مکمل نہ ہوئی تھی کہ بادل چھا گئے اور ہر طرف موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ میں بیٹھ کر روتا رہا یہاں تک کہ جب وہ شخص حجر اسود سے دور جانے لگا تو میں بھی اس کے پیچھے ہو لیا اور اس کے ٹھکانے کو پہچان لیا۔ میں اس کی قیام گاہ کا دروازہ دیکھ کر اپنے گھر لوٹ آیا لیکن ساری رات مجھے نیند نہ آئی۔ جب صبح ہوئی تو منہ اندھیرے ہی میں نے نمازِ فجر ادا کر لی اور اس مقام پر پہنچ گیا، اندر داخل ہوا تو ایک خوبصورت نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے پوچھا، اے ابو عبدالرحمن! کیا کسی کام سے آئے ہو؟ میں نے کہا، ہاں، میں ایک غلام خریدنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا، میرے پاس دس غلام ہیں، ان میں سے جو آپ کو پسند آئے لے جائیں۔ پھر اس نے ایک موٹے سے غلام کو بلا کر اس کے اوصاف بیان کئے۔ میں نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ پھر اس نے ایک ایک کر کے دس غلام میرے سامنے پیش کر دیئے لیکن میں نے یہی کہا کہ مجھے ان میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ اب وہ بولا، میرے پاس ایک زرد رنگ کے لاغر بدن، سیاہ فام غلام کے سوا کوئی بھی باقی نہیں بچا لیکن اُس کی حالت یہ ہے کہ اگر لوگ ہنستے ہیں تو وہ رونے لگتا ہے اور اگر لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ نماز پڑھنے لگتا ہے، ساری رات نہیں سوتا، ہاں! بعض اوقات حسرت و یاس سے کسی کو پکار تا رہتا ہے، اپنی کمزوری کی زیادتی کی وجہ سے کسی کی خدمت کے قابل نہیں، اس کے باوجود میرا دل اس کو پسند کرتا ہے اور اسے دیکھ کر میں برکت حاصل کرتا ہوں۔

Marfat.com

پھر اس نے میمون کو آواز دی۔ جب وہ غلام باہر آیا تو میں نے اسے دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ وہی شخص ہے۔ میں نے کہا، میں یہی غلام خریدنا چاہتا ہوں۔ وہ نوجوان بولا، میں تو اس کو بیچنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔ میں نے پوچھا، تم اِسے کیوں نہیں بیچنا چاہتے؟ وہ نوجوان بولا، میں اس سے مانوس ہو گیا ہوں اور اس کو دیکھ کر برکت حاصل کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ مجھے اس پر کچھ خرچ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! یہ میرے پاس چراغ کی رسی کو بٹ کر اور کھجور کے پتوں سے کچھ بنا کر

اس کے عوض ہی کچھ کھاتا ہے اور اس کے بغیر کھانا بھی نہیں کھاتا۔ سارا دن نصف دانق (یعنی درہم کے چھٹے حصے) کے بدلے کام کرتا ہے۔ اگر کوئی چیز بک جائے تو کھانا کھا لیتا ہے ورنہ بھوکا ہی رات بسر کرتا ہے۔ میرے دوسرے غلاموں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ساری رات عبادت کرتا ہے۔ یہ سن کر میں نے کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! اگر تم نے یہ غلام مجھے نہ بیچا تو میں حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری اور حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحِمَہُمَا اللہُ تَعَالٰی کو ساتھ لے آؤں گا۔ تو وہ بولا، اگر ایسا ہے تو میں آپ کی ضرورت پوری کرتا ہوں۔ چنانچہ، وہ غلام میں نے اس سے خرید لیا۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر راستے پر چلنے لگا راستے میں وہ میری جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا: اے میرے آقا! میں نے کہا، لبیک۔ تو وہ بولا، آپ لبیک نہ کہیں کہ غلام اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ لبیک کہے۔ پھر کہنے لگا، میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ تو بتائیں کہ آپ نے مجھ جیسے

Marfat.com

کمزور و ناتواں غلام کو کیوں خریدا حالانکہ میرے مالک نے مجھ سے زیادہ عمدہ غلام آپ کے سامنے پیش کئے تھے اور میں تو کسی کی خدمت کرنے سے بھی قاصر ہوں۔ میں نے اسے کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں تیرا خادم بن کر رہوں گا اور تجھ سے اپنا کوئی کام نہیں لوں گا۔ تو وہ بولا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نام پر آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے مجھے کس وجہ سے خریدا۔ تو میں نے اس کو گذشتہ واقعہ بتادیا اس پر وہ کہنے لگا: یقیناً آپ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی مخلوق میں ستودہ صفات کے مالک اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ موجود ہیں اور وہ ان کا مقام و مرتبہ اپنے بندوں میں سے انہیں پر ظاہر فرماتا ہے جنہیں وہ پسند فرمالے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: پیدل چلتے چلتے ہمارا گزر ایک مسجد کے پاس سے ہوا تو اس غلام نے مجھ سے کہا، اے میرے آقا! اگر آپ کی اجازت ہو تو اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرلوں۔ میں نے کہا، ابھی تو ہم حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر جارہے ہیں، وہاں جاکر جتنی چاہے رکعتیں پڑھ لینا۔ وہ بولا، مجھے کیا معلوم کہ میں ان کے گھر پہنچنے تک زندہ بھی رہوں گا یا نہیں؟ جبکہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کے لئے بھلائی کا دروازہ کھولا جائے تو اُسے چاہے کہ بھلائی کا کام مکمل کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کب دروازہ بند ہو جائے۔

Marfat.com

(الزھد لابن المبارك، باب ما جاء فی فضل العبادة، الحدیث ۱۱۷، ص ۳۸
فلیتم بدله فلینتهزه)

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں داخل ہو گئے اور دونوں نے نماز ادا کی لیکن اس کی نماز طویل ہو گئی، میں اس کا انتظار کرنے لگا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو کہنے لگا، اے میرے آقا! میری موت کا وقت قریب آچکا ہے، اے میرے آقا! میرے اور پروردگار عَزَّ وَجَلَّ کے درمیان بڑا عمدہ معاملہ ہے، جس کو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اور

اب آپ دوسروں کو بھی بتائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ میرا راز کسی پر ظاہر ہو۔ پھر وہ سجدہ میں گر کر مسلسل رونے اور کلمۂ شہادت پڑھنے لگا یہاں تک کہ اس کے جسم کی حرکت رُک گئی۔ میں نے اسے حرکت دی تو وَاصِل بِحَق پایا (یعنی اس کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی)۔

حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں اس کو وہیں چھوڑ کر حضرتِ سیِّدُ نا فضیل اور حضرتِ سیِّدُ نا سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کو بُلا لایا، ہم نے مل کر اس کی تجہیز و تکفین کی۔ اس کے بعد میں گھر آیا تو میرے دل میں اِک آگ سی لگی ہوئی تھی۔ جب رات ہوئی تو میں اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر سو گیا۔ خواب میں اچانک وہی غلام میمون ریشم کے دو شملوں میں ملبوس میرے پاس آیا، وہ مسکرا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی۔ مجھے سلام کر کے کہنے لگا، اے میرے آقا! جب میں تمام آقاؤں کے آقا عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ

Marfat.com

میں حاضر ہوا تو میں نے کھل کر اپنا حال بیان کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ آپ نے بغیر کسی نفع و خدمت کے مجھے خریدا تو میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے میمون! میں پوشیدہ و مخفی باتوں کو جانتا ہوں اور دلوں میں چھپی باتوں سے بھی باخبر ہوں، عبداللہ بن مبارک نے محض میری رضا کی خاطر تجھے خریدا تھا۔ لہٰذا میں نے تیرے سبب اور میری بارگاہ میں تیرے مقام و مرتبے کی وجہ سے اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ (پھر غلام نے کہا) اے میرے آقا! آپ نے میری جو قیمت ادا کی تھی، یہ لیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں رونے لگا اور جب بیدار ہوا تو دیکھا کہ وہ درہم میرے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جب بھی مجھے میمون کی یاد آتی ہے تو اس کی جدائی پر رونے لگتا ہوں۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

دیدارِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کرنے والا لڑکا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں شدید گرمی والے سال حج کے ارادے سے نکلا۔ ایک دن جبکہ ہم حجازِ مقدّس میں تھے، میں قافلے سے بچھڑ گیا اور مجھے ہلکی سی نیند آنے لگی، مجھے اتنا ہی علم تھا کہ میں جنگل میں تنہا ہوں۔ اچانک ایک شخص میرے سامنے ظاہر ہوا، میں جلدی سے اسے جاملا، وہ ایک کم سن لڑکا تھا جس کا چہرہ چودھویں کے چاند یا دوپہر کے سورج کی طرح چمک رہا تھا، اس پر خوشحالی و رہنمائی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے یوں جواب دیا: وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یاابراہیم! مجھے اس سے

Marfat.com

بڑا تعجب ہوا، میں نے پوچھا: تم مجھے کیسے پہچانتے ہو حالانکہ اس سے پہلے تم نے مجھے کبھی نہیں دیکھا؟ تو وہ کہنے لگا، اے ابراہیم! جب سے مجھے معرفت نصیب ہوئی ہے تب سے میں ناواقف نہ رہا اور جب سے مجھے اللہ تعالیٰ کے وصال کی دولت ملی ہے تب سے میں جدائی سے نہ آزمایا گیا۔ میں نے پوچھا: اتنی شدید گرمی والے سال اس جنگل میں کیسے آگئے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: اے ابراہیم! میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے علاوہ کبھی کسی سے محبت نہ کی، نہ اس کے غیر سے کبھی ملاقات کی ہے اور مکمل طور پر اسی کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور اس کا بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں۔ میں نے اس سے پوچھا: کھاتے پیتے کہاں سے ہو؟ تو بولا: میرا محبوب میری کفالت کرتا ہے۔ جب اس نے مجھے یہ جواب دیا تو اس کے آنسوؤں کی لڑی رخسار پر موتیوں کی طرح اُمنڈ آئی۔ پھر اس نے چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

کون ہے جو مجھے چٹیل میدان میں جانے سے ڈرا رہا ہے، میں تو ضرور اس زمین سے گزر کر اپنے محبوب تک پہنچوں گا اور میں اس پر پہلے ہی ایمان لاچکا ہوں، محبت و شوق مجھے مضطرب کئے ہوئے ہیں اور جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا محب ہو وہ کسی انسان سے نہیں ڈرتا، کیا آج آپ میری کم سنی کی وجہ سے مجھے حقیر جان رہے ہیں، میرے ساتھ جو بیتی ہے اس کی وجہ سے مجھ پر ملامت کرنا چھوڑ دیں۔

اس کے بعد اس نے مجھ سے پوچھا، اے ابراہیم! کیا تم قافلے سے بچھڑ گئے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کم سن لڑکے کو دیکھا کہ وہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اُٹھا کر کچھ پڑھنے کا ارادہ

Marfat.com

کر رہا تھا، اسی وقت مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو قافلے میں پایا اور مجھے میرا رفیق کہہ رہا ہے: اے ابراہیم! خیال رکھنا، کہیں سواری سے گر نہ جاؤ۔ مجھے معلوم بھی نہ ہوا کہ وہ کم سن لڑکا کہاں گیا، آسمان پر چڑھ گیا یا زمین میں اُتر گیا۔ جب میں میدانِ عرفات پہنچا اور حرمِ پاک میں داخل ہوا تو اس لڑکے کو کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر روتے ہوئے یہ مناجات کرتے دیکھا، میں کعبۂ مکرمہ زَادَهَا اللهُ تَعَالٰی شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کے غلاف سے چمٹا ہوا ہوں، اے میرے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو دلوں کے بھید اور پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے، میں تیری بارگاہ میں پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کیونکہ میں تیری محبت میں مبتلا ہوں، میں تو بچپن سے ہی تیری محبت و چاہت میں گرفتار ہو گیا تھا جس وقت مجھے محبت کا صحیح مفہوم بھی معلوم نہ تھا۔ اے لوگو! مجھے ملامت نہ کرو کیونکہ میں تو ابھی محبت کے اصول سیکھ رہا ہوں اور اے میرے محبوبِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ! اگر میری موت کا وقت قریب آچکا ہے تو پھر مجھے اُمید ہے کہ میں تیرا وصال پا کر اپنی محبت کا حصہ حاصل کرلوں گا۔ پھر وہ سجدے میں گر گیا۔ میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔ جب اس کا سجدہ بہت طویل ہو گیا تو میں نے اس کو حرکت دی تو معلوم ہوا کہ اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔ مجھے بہت افسوس ہوا، میں اپنی سواری کے جانور کی طرف گیا اور کفن کے لئے ایک کپڑا لیا اور غسل دینے والے کی مدد طلب کی۔ جب واپس اس لڑکے کے پاس پہنچا تو وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اس کے متعلق تمام حاجیوں سے پوچھا مگر مجھے کوئی ایسا شخص نہ ملا جس نے اُسے زندہ یا مُردہ دیکھا

Marfat.com

ہو تو میں سمجھ گیا کہ وہ لڑکا مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ تھا اور اُسے میرے علاوہ کسی نے نہ دیکھا، میں اپنی قیام گاہ میں آ کر سو گیا۔

خواب میں، مَیں نے اُسے ایک بہت بڑی جماعت کے آگے آگے دیکھا کہ اس پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے اس سے پوچھا، کیا تم میرے ساتھ نہ تھے؟ تو اس نے جواب دیا: یقیناً میں آپ کے ساتھ ہی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تم مر نہیں گئے تھے؟ تو اس نے جواب دیا: ایسا ہی ہے۔ میں نے کہا: میں تو تمہیں کفن دینے کے لئے تلاش کر رہا تھا تا کہ تجہیز و تکفین کے بعد تمہاری تدفین عمل میں لاؤں، مگر جب میں واپس آیا تو تم موجود ہی نہ تھے۔ تو اس نے جواب دیا: اے ابراہیم! جس ذات نے مجھے شہر سے نکالا اور اپنی محبت کا شوق عطا کیا اور میرے گھر والوں سے مجھے دور کر دیا، اسی نے مجھے سب کی نظروں سے چھپا کر کفن بھی دے دیا۔

پھر میں نے پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا، مجھے میرے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا، تجھے کیا چاہے؟ میں نے عرض کی: یاالٰہی عَزَّ وَجَلَّ! تو خوب جانتا ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا: تو میرا سچا بندہ ہے، میرے نزدیک تیرا مقام یہ ہے کہ میرے اور تیرے درمیان کبھی حجاب نہ ہو گا۔ پھر مزید ارشاد فرمایا، اور بھی کچھ چاہے؟ میں نے عرض کی، میں جس بستی میں رہتا تھا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ ارشاد فرمایا: میں نے اس بستی کے حق میں تیری شفاعت بھی قبول فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خواص

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا اور ارکانِ حج ادا کرنے کے بعد قافلے والوں کے ساتھ چل پڑا۔ جس سے بھی میری ملاقات ہوتی وہ یہی کہتا، آپ کے ہاتھوں کی پاکیزہ خوشبو سے سب لوگ حیران ہیں۔ اس واقعہ کے ناقل کا کہنا ہے کہ حضرتِ سیدُنا ابراہیم خواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق کے ہاتھ سے مرتے دم تک وہ خوشبو آتی رہی۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش دیا گیا

حضرت سیدُنا جعفر بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا، مجھے بخش دیا گیا۔

(مناقب الامام الاعظم للموفق بن احمد المکی، الباب الثامن والعشرون، ج ۲، ص ۱۸۶)

حضرت سیدُنا عبد الحمید بن عبد الرحمن جمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرت سیدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یوں دیکھا گویا کہ ایک ستارہ آسمان سے گر پڑا ہے، اور کہا گیا: یہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر دوسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیدُنا مسعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ پھر تیسرا ستارہ گرا تو کہا گیا: یہ حضرت سیدُنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ چنانچہ، تینوں میں سب سے پہلے حضرت سیدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کاانتقال ہوا، پھر حضرت سیّدُ نامعر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور آخر میں حضرت سیّدُ ناسفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہوا۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

جس کا عمل ہو بے غرض اُس کی جزا کچھ اور ہے

حضرت سیّدُ نا ابو الفتح بن بشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عالمِ خواب میں حضرت سیّدُ نا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو ایک باغیچہ میں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک دستر خوان بچھا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا، اس نے رحم فرماتے ہوئے مجھے بخش دیا اور تخت پر بٹھا کر فرمایا، اس دستر خوان پر موجود پھلوں میں سے جو چاہو کھاؤ اور لطف اٹھاؤ کیونکہ تم دنیا میں اپنے نفس کو خواہشات سے روکتے تھے۔ میں نے پوچھا، آپ کے بھائی حضرت سیّدُ نا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں ہیں؟ فرمایا: وہ جنت کے دروازے پر کھڑے اہلِ سنت کے ان افراد کی شفاعت کر رہے ہیں جن کا عقیدہ تھا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا کلام قرآنِ کریم غیر مخلوق ہے۔ میں نے پھر پوچھا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت سیّدُ نا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا: افسوس! مجھے معلوم نہیں کیونکہ ہمارے اور ان کے درمیان پردے حائل ہیں، انہوں نے جنت کے شوق یا جہنم کے ڈر سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت نہ کی تھی بلکہ ان کی عبادت تو محض دیدارِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ

Marfat.com

کے لئے تھی۔ چنانچہ، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمایا اور اپنے اور ان کے درمیان سب پردے اٹھا دیئے۔ اب جس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں کوئی حاجت پیش کرنی ہو تو اُسے چاہیے کہ حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے مَزارِ پُرانوار پر حاضر ہو کر دعا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی دعا قبول کی جائے گی۔

(صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفین من اھل بغداد، الرقم، ۲۶۰ ج ۲، ص ۲۱۴)

پھولوں کے پودے

حضرت سیِّدُنا ابو بکر خیَّاط علیہ رحمۃ اللہ الجَوَاد فرماتے ہیں کہ میں نے عالم خواب میں خود کو قبرستان میں دیکھا۔ قبر والے اپنی قبروں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے سامنے پھولوں کے پودے ہیں۔ اچانک حضرت سیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو ان کے درمیان کھڑا پایا کہ کبھی اِدھر جاتے ہیں اور کبھی اُدھر۔ میں نے پوچھا، اے ابو محفوظ! مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اور کیا آپ اس دنیا سے کوچ نہیں کر چکے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا، کیوں نہیں، پھر چند اشعار پڑھے، جن کا مفہوم کچھ یوں ہے:

مُنتہیٰ انسان کی موت در حقیقت حیاتِ جاوِدانی ہے یعنی ایسی زندگی ہے جو ختم ہونے والی نہیں۔ کئی لوگ اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے ہیں لیکن ان کا نام ابھی تک لوگوں میں (اچھائی کے ساتھ) زندہ ہے۔ فخر کرنا صرف اہلِ علم کو روا ہے کیونکہ وہ ہدایت پر ہوتے ہیں اور جو بھی ان سے ہدایت حاصل کرنا چاہے، یقیناً ہدایت پا

Marfat.com

جاتا ہے۔ وہ خود تو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے چاہنے والے ان کے وصال کے بعد بھی ان کا نام زندہ رکھے ہوئے ہیں اور ہم بھی انہی مرنے والوں کی صف میں ہیں جو زندہ ہیں۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

وصالِ باکمال

حضرت سیّدُنا ابو بکر عجوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت سیّدُنا ثعلب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی وفات 200ھ میں ہوئی۔ حضرت سیّدُنا ابو القاسم نصری علیہ رحمۃ اللہ القوی جن کا تعلق قبیلہ بنو نضر بن معین سے ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت سیّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی نماز جنازہ میں تین لاکھ افراد نے شرکت کی۔

حضرت سیّدُنا عبد الرحمن بن محمد وراق علیہ رحمۃ اللہ الرزاق فرماتے ہیں کہ ایک شامی شخص حضرت سیّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا، سلام عرض کرنے کے بعد کہنے لگا: مجھے خواب میں حکم ہوا ہے کہ حضرت سیّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرو کیونکہ وہ زمین و آسمان والوں میں مشہور و معروف ہیں۔

ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو مرنے کے ایک سال بعد خواب میں دیکھ کر پوچھا، اے میرے بھائی! مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو اس نے جواب دیا، اب مجھے آزاد کر

Marfat.com

دیا گیا ہے کیونکہ جب حضرت سیّدُ نا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہمارے پاس مدفون ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں، بائیں، آگے، پیچھے سے عذاب میں گرفتار تیس تیس ہزار گنہگاروں کو نجات دے دی گئی۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

خواب میں اچھے خاتمہ کی بشارت

حضرت سیّدُ نا ابو حازم علیہ رحمۃ اللہ الناصر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک بار حضرت سیّدُ نا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی تکلیف پہنچنے کے فوراً بعد محوِ خواب تھے، پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے، پھر مسکرانے لگے۔ جب آنکھ کھلی تو میں نے عرض کی، اے امیر المؤمنین! خواب میں کیسا معاملہ پیش آیا کہ آپ رو پڑے، پھر مسکرانے لگے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے دیکھ لیا تھا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! اور ارد گرد کے تمام لوگوں نے بھی دیکھ لیا تھا۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے، قبروں سے اٹھنے کے بعد لوگوں کی ایک سو بیس صفیں ہیں، جن میں سے اسّی ((80 اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ہیں۔ اچانک منادی نے ندا دی: (حضرت سیّدُ نا) عبد اللہ بن ابی قحافہ (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہاں ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبّیک کہا تو فرشتوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں کھڑا کر دیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آسان حساب لیا گیا۔ فارغ ہونے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا گیا کہ دائیں جانب والوں (یعنی

Marfat.com

جنتیوں) کی طرف آ جاؤ۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حساب کتاب بھی ب آسانی مکمل ہو گیا پھر دونوں حضرات (یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا پھر جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیم کو لایا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسا ہی حساب لیا گیا اور دخولِ جنت کا حکم دیا گیا۔

حضرت سیّدُ نا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب پکارا گیا کہ عمر بن عبد العزیز کہاں ہے؟ تو مجھے پسینہ آ گیا اور ملائکہ نے مجھے پکڑ کر بارگاہِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں کھڑا کر دیا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھ سے معمولی معمولی چیزوں اور میرے تمام فیصلوں کے متعلق پُوچھ گچھ فرمائی، پھر مجھے بخش دیا اور جنت میں جانے کا حکم ہوا۔ پھر میرا گزر ایک نیم مردہ شخص پر ہوا۔ میں نے ملائکہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ خود اس سے پوچھیں یہ جواب دے گا۔ میں نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر ماری تو اس نے سر اٹھا کر اپنی آنکھیں کھول دیں۔ میں نے پوچھا، تم کون ہو؟ تو وہ کہنے لگا، آپ کون ہیں؟ میں نے اپنا نام بتایا۔ اس نے پھر پوچھا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے جواب دیا، اس نے مجھ پر اپنا رحم و کرم فرمایا اور میرے ساتھ بھی وہی معاملہ فرمایا جو گذشتہ خلفاء (یعنی چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کے ساتھ

Marfat.com

فرمایا۔ یہ سُن کر اس نے مجھے مبارک باد دی۔ میں نے پھر اپنا سوال دُہراتے ہوئے پوچھا، تم کون ہو؟ جواب ملا، میں حجاج بن یوسف ثقفی ہوں، مجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو میں نے اسے شدید غضب میں پایا۔ مجھے میرے ہر مقتول کے بدلے قتل کیا گیا اور حضرت سیِّدُنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدلے ستر مرتبہ قتل کیا گیا اور اب میں اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں اسی چیز کا انتظار کر رہا ہوں جس کا تمام کلمہ گو انتظار کر رہے ہیں یعنی جنت یا جہنم۔ حضرت سیِّدُنا ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے عہد کر لیا کہ آئندہ کسی بھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ پڑھنے والے کو آگ کی تکلیف نہیں دوں گا۔

(حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، الحدیث ۷۲۹۸، ج ۵، ص ۳۳۲، بتغیر)

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انگوٹھی عطا فرمائی

حضرت سیِّدُنا ربیع علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کو فرماتے سنا: قیامِ یمن کے دوران میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میں طواف کی جگہ بیٹھا ہوں۔ اسی دوران شیرِ خدا، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہ الْکَرِیْم تشریف لائے۔ میں جلدی سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لپکا، سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے سینے سے لگا لیا اور اپنی انگلی سے انگوٹھی نکال کر میری انگلی میں پہنا دی۔ صبح کے وقت جب میں نیند سے بیدار ہوا تو مُعَبِّر (یعنی خواب کی تعبیر بتانے والے) سے اپنا خواب

Marfat.com

بیان کیا تو اس نے مجھے بتایا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو خوش خبری ہو! آپ کا مسجدِ حرام میں حضرت سیّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہ ،الکَرِیم کا دیدار کرنا عذابِ نار سے نجات کی بشارت ہے۔ آپ کا ان سے مصافحہ کرنا یومِ حساب میں امان ہے اور رہا ان کا آپ کی انگلی میں انگوٹھی پہنانا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب ساری دنیا میں آپ کی شہرت ایسی ہوگی جیسی حضرت سیّدُ نا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجہَہ ،الکَرِیم کی ہے۔

(تاریخ بغداد ،الرقم ۴۵۴، محمد بن ادریس الشافعی ،ج ۲، ص ۵۸، بتغیر)

مؤطّا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و شان

حضرت سیّدُ نا محمد بن عبد الحکم علیہ رحمۃ اللہ المکرم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سیّدُ نا محمد بن ابو سری عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا کہ میں خواب میں سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! مجھے علم کی ایسی بات ارشاد فرمایئے جسے میں اپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے حوالے سے بیان کروں۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے مالک کو ایک خزانہ عطا فرمایا ہے جو وہ تم میں تقسیم کریگا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے پیچھے چل پڑا اور دوبارہ عرض کی: یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! مجھے کچھ علم عطا فرمایئے جسے میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے حوالے سے بیان کروں۔

Marfat.com

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا: میں نے مالک کو ایک خزانہ عطا فرمایا ہے جو وہ تم میں تقسیم کریگا۔ پھر جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تشریف لے جانے لگے تو میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے پیچھے ہو لیا اور تیسری بار بھی یہی عرض کی، یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم مجھے کوئی علم کی بات ارشاد فرما دیجئے جسے میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے حوالے سے بیان کروں۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، اے ابن سری! میں نے مالک کو ایک خزانہ دیا ہے جو وہ تم میں تقسیم کریگا۔ سن لے! وہ مؤطّا ہے اور قرآنِ مجید اور میری سنت کے بعد مسلمانوں کے گروہ میں مُؤطّا (امام مالک) سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں۔ لہٰذا تُو اسے سن کر اس سے نفع حاصل کر

(موطأ امام محمد مع التعلیق الممجد علی الموطأ، ج۱، ص ۷۲)

حضرت سیِّدُنا عمر بن ابو سلمہ علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: جب میں نے مؤطا امام مالک پڑھی تو خواب میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگے: بلا شبہ یہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعث ِنُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا کلام ہے۔

(التمھید لابن عبد البر، مقدمۃ المصنف، باب ذکر عیون من اخبار مالک وذکر فضل موطئہ، ج۱، ص ۶۰)

منقول ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مُؤطّا تالیف کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس میں غور و فکر کرنے لگے کہ

Marfat.com

اس کا نام کیا رکھا جائے؟ فرماتے ہیں کہ ایک دن جب میں سویا تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت سے فیض یاب ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وَطِّیْ ھٰذَا الْعِلْمَ لِلنَّاسِ یعنی اس علم کو لوگوں کے لئے آسان (یا تیار) کر دو۔ لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا نام مُؤَطَّا رکھا

(ترتیب المدارک و تقریب المسالک، بابِ صفۃ مجلس مالک للعلم، ج۱، ص۴۵)

سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے انگوٹھی پہنائی

حضرت سیِّدُنا امام دَرَاوَرْدِی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسجدِ نبوی میں یوں حاضر پایا کہ میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے جلوہ نور بار سے ضیا بار ہو رہا ہوں اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔ اسی دوران حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے۔ جب نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: اِدھر میرے پاس آؤ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب ہوئے تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اُتاری اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھنگلیا میں پہنا دی۔ میرے خیال میں اس سے مراد علم ہے جو حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے انہیں عطا فرمایا۔ علم کے سبب علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی کرتے۔ امراء

Marfat.com

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے روشنی پاتے۔ عام لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان دل و جان سے تسلیم کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکم بغیر دلیل کے نافذ ہوتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی سوال کا جواب ارشاد فرمادیتے تو اس میں مزید مشورے کی ضرورت نہ رہتی۔

(سیر اعلام النبلاء، الرقم، ۱۸۵ امالک الامام، ج ۷، ص، ۴۰۲ بتغیر ۔ حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، الحدیث ۸۸۶۳، ج ۶، ص ۳۴۸)

جہنم سے نجات کی بشارت

حضرت سیدُنا ابن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرضِ وصال میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت سیدُنا ابن دراوردی حاضر ہوئے اور عرض کی، اے ابو عبداللہ! گذشتہ رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے، کیا آپ سننا پسند فرمائیں گے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، سنائیے۔ تو انہوں نے خواب بیان کرتے ہوئے کہا، میں نے سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی دیکھا جو آسمان سے اُترا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ایسا رجسٹر تھا جو زمین و آسمان کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔ اس نے تین مرتبہ کہا: ھٰذَا بَرَاءَۃٌ لِمَالِکِ مِنَ النَّارِ یعنی یہ حضرت سیدُنا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دوزخ سے براءت نامہ ہے۔ ابھی یہ گفتگو چل ہی رہی تھی کہ خلیفہ کا قاصد حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبداللہ! مسجدِ نبوی شریف زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْمًا کے مؤذن نے گذشتہ رات ایک خواب دیکھا

Marfat.com

ہے جو میں نے اس سے سنا ہے۔ چنانچہ ،اس نے بھی پہلے خواب کی مثل خواب سنایا۔ اس پر حضرت سیّدُ نا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہی حقیقی مدد گار ہے ،وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

روئے زمین کا سب سے بڑا عالم

حضرت سیّدُ نا ابوزکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیّدُ نا امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ فرماتے سنا: جب ہم مکہ میں مقیم تھے تو مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے۔ میں نے کہا: سنائیے، کیا خواب ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، میں نے فلاں کو یہ کہتے سنا کہ آج رات اہلِ زمین کا سب سے بڑا عالم فوت ہو گیا ہے۔ جب ہم نے حساب لگایا تو وہ حضرت سیّدُ نا امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کا دن تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، الحدیث ۸۹۳۴، ج۶، ص ۳۶۰۔ ترتیب المدارک وتقریب المسالک، باب ذکر وفاۃ مالک، ج۱، ص ۷۸)

آئمہ اربعہ اور مذاہبِ اربعہ حق ہیں

ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے، میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے درمیان ایک نورانی ستون ہے۔ اس کی چاروں سمتوں میں چار افراد ہیں جو چار زنجیروں سے

Marfat.com

اسے اپنی اپنی طرف کھینچ رہے ہیں لیکن وہ اتنی مضبوطی کے ساتھ اپنی جگہ پر قائم ہے کہ ذرہ برابر حرکت نہیں کرتا۔ میں نے کہا، کتنے تعجب کی بات ہے! اگر یہ لوگ ایک ہی سمت سے کھینچتے تو ان کو آسانی ہوتی۔ پھر میں نے ایک فرشتے سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا: یہ ستون دین اسلام ہے اور یہ چار زنجیریں مذاہب اربعہ (یعنی حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی) ہیں اور جو حضرات اس کو کھینچ رہے ہیں وہ ائمۂ اسلام ہیں: حضرت سیّدُ نا امام محمد بن ادریس شافعی ، حضرت سیّدُ نا امام مالک بن انس، حضرت سیّدُ نا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت اور حضرت سیّدُ نا امام احمد بن حنبل رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ جس بات پر یہ متفق ہو جائیں وہ فرض ہے، ان کے اقوال حق ہیں اور ان کا اختلاف مسلمانوں کے لئے رحمت ہے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

دریا پر چلنے والا قطب

حضرت سیّدُ نا محمد بن ابی حواری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں، موصل شہر میں ایک غمزدہ عاشق الٰہی عَزَّ وَجَلَّ رہا کرتا تھا جس کا نام سعدون تھا۔ میں اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتا۔ ایک دن میں نے اس سے پوچھا: تمہارے غم اور محبت کا سبب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ایک دن میں سیر و سیاحت کرتے ہوئے نکلا تا کہ کسی ایسے بندے سے ملوں جو میرے دل کو پاک کر دے اور مجھے رب عَزَّ وَجَلَّ کے راستے کی معرفت کرا دے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو شیر پر سوار تھا۔ میں اس سے خوفزدہ ہوا تو اس نے مجھے پکارا: کیا تم اپنے جیسی مخلوق سے

Marfat.com

ڈرتے ہو؟ پھر اس نے شیر کو بھگا دیا اور پیدل چلنے لگا۔ میں اس کے پیچھے ہو لیا اور اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے عرض کی، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو یہ مرتبہ اور قرب عطا فرمایا ہے! مجھے بھی اس راستے کی رہنمائی فرمائیے۔ اس نے فرمایا، دنیا کو قید خانہ اور آخرت کو ٹھکانہ اور قلعہ جانو، اپنی آنکھوں کو گریہ وزاری اور بیداری کا عادی کرو، سحری کے وقت بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں حاضری کو لازم پکڑو اور اس ذات سے خوفزدہ رہو۔ میں نے عرض کی، یاسیدی! مزید کچھ فرمائیے۔ تو ارشاد فرمایا: اے سعدون! تو عقل مند ہے یا مجنون؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جب تجھے راہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ کی معرفت مل جائے تو تیرا وجود تابع ہو جائے گا اور سیاہی دور ہو جائے گی۔ میں نے عرض کی: یاسیدی! اس ذات کا واسطہ جس نے آپ کو بھیدوں پر آگاہ فرمایا اور آپ کا دل اپنے انوار سے معمور فرمایا! مجھے اجازت دیجئے کہ دن کا بقیہ حصہ آپ کی صحبت میں گزاروں۔ تو فرمانے لگے: اس شرط پر کہ تم جو دیکھو گے اسے میرے زندہ رہنے تک چھپائے رکھو گے۔ میں نے حامی بھر لی۔ پھر فرمایا، میرے ساتھ چلو، ہم کسی کے جنازے پر حاضر ہوں گے۔

پھر ہم چلتے چلتے ایک دریا پر جا پہنچے۔ انہوں نے دریا پر اپنی چادر بچھائی اور میرے ہاتھ کو تھام لیا۔ ہم چادر پر بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہم دریا کے درمیان ایک جزیرے پر پہنچ گئے۔ وہاں ہم نے ایک آدمی کو دیکھا جو چت لیٹا ہوا تھا، وہ سکرات موت میں تھا۔ جب اس کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس کے غسل و کفن کا اہتمام کیا، اس پر نمازِ جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے عرض کی، یاسیدی! یہ کون ہیں

Marfat.com

اور ان کا نام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، یہ حضرت سیدُنا عبد الوہاب علیہ رحمۃ اللہ التوّاب ہیں سات قطبوں میں سے ایک تھے، اب مجھے ان کی جگہ دی گئی ہے۔ میں نے ان سے ان کے اپنے متعلق بھی پوچھنا چاہا مگر انہوں نے بتانے سے انکار کر دیا اور مجھے چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ میں جزیرے میں اکیلا رہ جانے کی وجہ سے شدت سے رو پڑا۔ پھر میں نے اس قبر پر تلاوتِ قرآنِ کریم کی آواز سنی لیکن پڑھنے والا نظر نہ آرہا تھا۔ میں اس سے مانوس ہو گیا اور قبر کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ میں سونے اور جاگنے کی کیفیت میں تھا کہ مجھے خواب میں ایک حسین و جمیل بزرگ کا دیدار ہوا۔ میں نے عرض کی: یاسیدی! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو اپنی رضا اور قبولیت کی پوشاک عطا فرمائی ہے! اس بزرگ کا نام کیا ہے جو مجھے اس جزیرے میں تنہا چھوڑ گئے ہیں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا، یہ صاحبِ علمِ ربانی حضرت سیدُنا عبد اللہ یونانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے، وہ میری جگہ قطب بنائے گئے ہیں، کل وہ تمہارے پاس آئیں گے اور تجھے واپس پہنچا دیں گے، لیکن جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو میری طرف سے کہنا کہ میرے اور اپنے درمیان کئے ہوئے وعدے کو نہ بھولنا۔

حضرت سیدُنا سعدون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں بیدار ہوا تو فجر ہو چکی تھی۔ میں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنے کے بعد کچھ دیر کے لئے لیٹ گیا تو اچانک مجھے اونگھ آ گئی اور مجھے تب پتہ چلا جب وہ بزرگ مجھے بیدار کر رہے تھے۔ میں نے ان کی دست بوسی کرتے ہوئے معذرت کی۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور دریا کی طرف چل پڑے یہاں تک کہ ہم خشکی پر پہنچ

Marfat.com

گئے۔ جب میں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے فرمایا، شیخ کی وصیت کہاں ہے؟ میں نے عرض کی: یا سیدی! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کے اور ان کے درمیان کیا وعدہ ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ اسے نہ بھولنا۔ تو آپ نے فرمایا، میں وعدہ بھولنے والا نہیں۔ میں نے عرض کی، یا سیدی! مجھے ارشاد فرمائیے! آپ کے اور ان کے درمیان کون سا وعدہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، انہوں نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ہر روز ان کی زیارت کے لئے آیا کروں گا۔ میں نے عرض کی، یا سیدی! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو اپنی معرفت عطا فرمائی اور اپنی ولایت سے مشرف فرمایا! مجھے ایسا توشۂ سفر عطا فرمادیں جو میرے لئے دنیا و آخرت میں نفع بخش ہو۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہدایت کے راستے پر چلتے رہو، گمراہ مردود لوگوں سے کنارہ کش رہو، آج کے رزق پر قناعت کرو اور کل کی فکر نہ کرو، رضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ پر راضی رہو اور آزمائش اور قضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ پر صبر کرو۔ پھر مجھے وہیں چھوڑ کر وہ رخصت ہوگئے۔ پھر حضرت سیدُنا سعد ون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: یہی واقعہ میری محبت، دیوانگی اور شوقِ دیدارِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کا سبب ہے۔

تمام خوبیاں اس ذات کے لئے ہیں جس نے دور کو قریب اور قریب کو دور کیا۔ دشمن کو دور کیا اور دوست کو قریب کیا۔ نافرمان کو ذلیل کیا اور فرمانبردار، توبہ کرنے والے کو عزت سے نوازا۔ وہ مالکِ حقیقی کہ جو بھی اسے پکارے وہ لبیک کہتے ہوئے جواب دیتا ہے اور جو بھی اس سے مانگے وہ اپنے فضل

Marfat.com

و کرم سے اس کے سوال سے زیادہ عطافرماتا ہے۔ پس اے گنہگار انسان! اپنے قبر میں ٹھہرنے کو یاد کر اور اپنے نفس کی کڑی نگرانی کر اور جب تک تیری جوانی کی ٹہنی تر و تازہ اور شگفتہ رہے روزِ جزا اور اپنی آخرت کے لئے عمل کرتا رہ۔ کب تک تو اپنی لغزش کی بیماری میں مبتلا رہے گا اور اس کے لئے شفا بخش دوا یا حکیم نہ پائے گا۔ رات کی تاریکی میں بیدار ہو اور اس ذات سے مناجات کر جو ہمیشہ سمیع و قریب ہے۔ اپنے مولیٰ عَزَّ وَجَلَّ کے حضور گڑ گڑا، دُنیا میں اجنبی بن کر رہ، صبح و شام اس کے سایۂ رحمت کی پناہ طلب کر اور اس کے بابِ کرم پر کھڑا ہو جا تُو اس کے دروازے کو کھلا اور اس کی بارگاہ کو کشادہ پائے گا۔ اور سحری میں معذرت خواہانہ انداز سے اس کو پکار اور اس شخص کی طرح دعا کر جو اپنے گناہوں پر غم زدہ اور دِل شکستہ ہے۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

عاشورا میں صدقہ کی برکت سے

یہودی مسلمان ہو گیا

منقول ہے، ایک عیال دار فقیر نے اپنے اہل و عیال کے ساتھ مل کر عاشوراء کے دن روزہ رکھا۔ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا لہٰذا وہ خوراک کی تلاش میں گھر سے نکلا تا کہ افطاری کا اہتمام کر سکے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر وہ سناروں کے بازار میں داخل ہوا اور ایک آدمی کو دیکھا کہ اپنی دُکان میں قیمتی چمڑے کے ٹکڑے بچھا کر ان پر سونے چاندی کے ڈھیر اُلٹ رہا ہے۔ وہ اس کے پاس گیا اور

Marfat.com

سلام کر کے کہا، جناب! میں حاجت مند ہوں، ممکن ہو تو مجھے ایک درہم قرض دے دو تا کہ میں اپنے گھر والوں کے لئے افطاری کا سامان خرید سکوں، میں آج کے بابر کت دن آپ کے لئے دعا کروں گا۔ لیکن سنار نے اپنا منہ پھیر لیا اور فقیر کو کچھ نہ دیا، فقیر کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ واپس آ رہا تھا اور اس کے آنسو رُخسار پر بہہ رہے تھے کہ سنار کے ایک یہودی پڑوسی نے اسے دیکھ لیا اور دُکان سے نکل کر اس فقیر کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں تجھے دیکھ رہا تھا کہ تو میرے فلاں پڑوسی سنار سے کچھ بات کر رہا تھا؟ فقیر نے بتایا، میں نے اس سے ایک درہم مانگا تھا تا کہ اپنے گھر والوں کی افطاری کا بندوبست کر سکوں لیکن اس نے مجھے خالی لوٹا دیا، میں نے اسے یہ بھی کہا تھا کہ میں آج کے بابر کت دن تمہارے حق میں دعا کروں گا۔ یہودی نے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ فقیر نے اسے بتایا: آج عاشوراء کا دن ہے اور پھر اس کے بعض فضائل بیان کئے۔ تو یہودی نے اس فقیر کو دس درہم دیئے اور کہا: اس دن کی عظمت کی خاطر یہ قبول کر لو اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرو۔ فقیر وہاں سے روانہ ہوا تو اس کا دل خوشی سے پھولا ہوا تھا۔ اس نے گھر والوں پر اچھی طرح خرچ کیا۔ جب رات ہوئی تو اس مسلمان سنار نے خواب دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے۔ پیاس اور مصائب شدت اختیار کر چکے ہیں۔ پھر اس نے اچانک ایک سفید موتیوں کا محل دیکھا جس کے دروازے یاقوت کے تھے۔ اس نے سر اٹھا کر کہا: اے اس محل کے مالک! مجھے تھوڑا سا پانی پلا دے۔ تو اسے ایک آواز سنائی دی: کل شام تک یہ محل تیرا تھا لیکن جب تو نے فقیر کا دل توڑا اور اسے کچھ نہ دیا تو اس محل سے تیرا نام

Marfat.com

مٹا کر تیرے اُس یہودی پڑوسی کا نام لکھ دیا گیا ہے جس نے اس فقیر کی حاجت پوری کی اور اس کو دس درہم دیئے۔ چنانچہ، بیدار ہونے کے بعد سنار گھبراتے ہوئے اور خود کو ملامت کرتے ہوئے اپنے یہودی پڑوسی کے پاس آیا اور کہنے لگا: تم میرے پڑوسی ہو، میرا تم پر حق ہے اور مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ یہودی نے پوچھا: بتاؤ! کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: کل شام تم نے جو دس درہم فقیر کو دیئے تھے ان کا ثواب سو درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ایک لاکھ دینار کے بدلے بھی نہ دوں گا بلکہ اگر آپ نے اس محل کے دروازے میں بھی داخل ہونے کی خواہش کی جو آپ نے کل رات خواب میں دیکھا تھا تو میں اس کی بھی اجازت نہ دوں گا۔ مسلمان سنار نے پوچھا: آپ کو اس راز کی خبر کیسے ہوئی؟ تو یہودی نے جواب دیا: اس کی خبر مجھے اس ذات نے دی ہے جو کسی بھی چیز کو کہتی ہے: ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت سیِّدُنا محمدِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

(حاشیۃ اعانۃ الطالبین، باب الصوم، فصل فی صوم التطوع، ج ۲، ص ۴۴۵)

سیب سے جنّتی پوشاک برآمد ہوئی

منقول ہے کہ مصر میں کھجوروں کا ایک تاجر رہتا تھا جس کا نام عطیہ بن خلف تھا۔ وہ بہت مال دار تھا پھر اچانک فقیر ہو گیا کہ اس کے پاس تن ڈھانپنے کے

Marfat.com

لئے ایک کپڑے کے سوا کچھ بھی باقی نہ بچا۔ جب عاشوراء کا دن آیا تو اس نے جامع مسجد عمرو بن عاص میں نمازِ فجر ادا کی۔ عام طور پر اس مسجد میں عاشوراء کے دن ہی عورتیں دعا کے لئے آتی تھیں۔ وہ تاجر بھی باقی لوگوں کے ساتھ کھڑا ہو کر دعا مانگنے لگا۔ وہ عورتوں سے ہٹ کر ایک طرف کھڑا تھا کہ ایک عورت اپنے ساتھ یتیم بچوں کو لے کر اس کے پاس آئی اور عرض کی، جناب! میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نام پر سوال کرتی ہوں کہ آپ میری مشکل آسان کر دیجئے، مجھے کچھ عنایت فرمائیے جس سے میں ان بچوں کی غذا حاصل کر سکوں کیونکہ ان کا باپ مر چکا ہے اور اس نے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ میں ایک عزت دار خاتون ہوں۔ میرا کوئی واقف کار بھی نہیں کہ اس کے پاس جا سکوں۔ آج محض اِس ضرورت و حاجت کی وجہ سے مجھے ذلیل ہو کر گھر سے نکلنا پڑا ورنہ ہی مجھے مانگنے کی عادت ہے۔ تاجر نے اپنے دل میں سوچا کہ میں تو کسی چیز کا مالک نہیں اور اس لباس کے سوا میرے پاس کوئی چیز بھی نہیں۔ اب اگر میں یہ لباس اس کو دیتا ہوں تو خود برہنہ ہو جاؤں گا اور اگر اس کو خالی لوٹاتا ہوں تو اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّ وَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں کیا عذر پیش کروں گا۔ بہر حال اس نے عورت سے کہا: میرے ساتھ چلو، میں تمہیں کچھ دوں گا۔ وہ عورت اس کے ساتھ اس کے گھر گئی۔ تاجر نے اس کو دروازے پر کھڑا کر دیا اور خود گھر میں داخل ہو کر اپنے کپڑے اُتار کر ایک پھٹا پرانا کپڑا لپیٹ لیا اور پھر دروازے کی دراز میں سے وہ لباس اس عورت کو دے دیا۔ عورت نے اس کے حق میں دعا کی، اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو جنّتی

Marfat.com

پوشاک پہنائے اور آپ کو بقیہ عمر کسی کا محتاج نہ کرے۔ تاجر عورت کی دعا سن کر بہت خوش ہوا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر گھر میں داخل ہو کر رات گئے تک ذکرِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں مشغول ہو گیا۔ جب رات کو سویا تو خواب میں ایک ایسی حسین و جمیل حُور دیکھی جس کی مثل دیکھنے والوں نے نہ دیکھی ہوگی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سیب تھا جس کی خوشبو آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی تھی۔ حور نے وہ سیب تاجر کو دیا تو اس میں سے ایک جنّتی حُلّہ نکلا جس کی قیمت ساری دنیا بھی نہ بن سکے۔ اس نے وہ لباس تاجر کو پہنایا اور خود اس کے قریب بیٹھ گئی۔ تاجر نے پوچھا: تم کون ہو؟ بولی، میرا نام عاشوراء ہے اور میں تیری جنتی بیوی ہوں۔ تاجر نے پوچھا، مجھے یہ مقام و مرتبہ کیسے ملا؟ تو اس نے جواب دیا، اس بیوہ اور یتیم بچوں کی دعا کی وجہ سے جن پر تو نے کل احسان کیا تھا۔ جب تاجر بیدار ہوا تو وہ اتنا خوش تھا جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کا سارا گھر جنّتی لباس کی خوشبو سے معطّر تھا۔ اس نے وضو کر کے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر آسمان کی جانب منہ اُٹھا کر عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! اگر میرا خواب سچا ہے اور جنت میں میری بیوی عاشوراء ہوگی تو مجھے اپنی بارگاہ میں واپس بلالے۔ ابھی اس کی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس کی روح کو جنت میں بھیج دیا۔

(نزھۃ المجالس، کتاب الصوم، باب فضل صیام عاشوراء۔۔۔۔۔الخ، ج۱، ص ۲۳۳)

Marfat.com

ولادتِ مصطفی

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا بیان:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آؤ! میں تمہارے سامنے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی ولادت باسعادت کے متعلق سچے ائمۂ حدیث سے مروی چند احادیث بیان کرتا ہوں اور اس کا آغاز قرآنِ مجید، فرقانِ حمید کی اس آیتِ مبارکہ کی تلاوت سے کرتا ہوں۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ عظیم میں ارشاد فرماتا ہے:

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: تو بڑی برکت والا ہے اللہ، سب سے بہتر بنانے والا ہے۔ (پ18، المؤمنون:14)

حضرت سیِّدُنا مخزوم بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے جن کی عمر ڈیڑھ سو (150 سال تھی)، روایت کرتے ہیں:

حضور نبیِّ کریم، رء ُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم بارہ ربیع النور شریف بروز پیر عامُ الفیل (ا)، شاہِ ایران، نوشیرواں سے بیالیس (42) سال اور بادشاہ عمرو بن ہند سے ساڑھے آٹھ سال بعد اس جہانِ فانی میں جلوہ گر ہوئے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، ولادۃ رسول اللہ، ج۱، ص۱۶۱)

ایک رات حضرت سیِّدُنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وادیِ اَبطَح میں محوِ

Marfat.com

آرام تھے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب میں اپنے جسمِ اَطہر سے ایک سفید زنجیر نکلتی دیکھی، اس کے چار کنارے تھے۔ ایک کنارہ مشرق میں جا پہنچا، دوسرا مغرب میں، تیسرا آسمان تک اور چوتھا کنارہ واپس لوٹ آیا یہاں تک کہ وہ ایک سبز درخت بن گیا۔ جب صبح ہوئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تعبیر معلوم کی تو بتانے والوں نے بتایا: اگر آپ کا خواب سچا ہے تو یقیناً آپ کی مبارک پشت سے ایک ایسی ہستی کا ظہور ہو گا جس پر تمام زمین و آسمان والے ایمان لائیں گے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، کتاب مبعث رسول اللہ، ذکر اخبار غریبۃ، ج۱، ص ۳۱۰، بتغیر)

ہر چوپایہ بولنے لگا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یکم رجبُ المرجب شبِ جمعہ نورِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی منتقلی کا اعلان فرمایا۔ جبکہ حضرت سیّدُنا امام واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ جمادی الآخر کی پندرہویں رات تھی۔ نورِ محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی منتقلی کی رات ہر گھر اور مکان میں نور داخل ہو گیا اور ہر چوپایہ محوِ کلام ہو گیا۔ حضرت سیّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سیّدَتُنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رسولِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے حاملہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس رات قریش کے ہر چوپائے نے (بزبانِ فصیح) کلام کرتے ہوئے کہا: رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم اپنی والدۂ ماجدہ کے شکمِ اطہر میں جلوہ فرما ہو چکے ہیں، ربِّ کعبہ کی قسم!

Marfat.com

آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم دُنیا کے لئے امان اور اہلِ دُنیا کے چراغ ہیں۔
میلادِ مصطفی، رسالۃ مولدِ النبی لابن حجر مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی، ص ۱۹)

حضرت سیِّدَتُنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں، جب حمل کو چھ ماہ ہوئے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے والدِ محترم میرے سرتاج حضرت سیِّدُنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جہانِ فانی سے کُوچ فرما گئے۔ اور کسی نے خواب میں آ کر مجھے پاؤں کی جُنبش سے اُٹھایا اور ارشاد فرمایا، اے آمنہ! تجھے بشارت ہو کہ تیرے شکمِ اطہر میں پرورش پانے والی ذات تمام جہانوں سے بہتر ہے، جب ان کی ولادت ہو جائے تو ان کا نام محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم رکھنا اور اپنے اس معاملے پر کسی کو آگاہ نہ کرنا۔

(البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، کتاب الشمائل، باب ما اعطی رسول اللہ ۔۔۔۔۔۔الخ، ج ۴، ص ۷۲۵)

ہم نے تیری خاطر شرابی کا دل دھو دیا

حضرت سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نشے کی حالت میں زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے منہ سے شراب بہہ رہی تھی۔ اس حالت میں بھی اس کے منہ سے اللہ، اللہ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی اور عرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ بندہ ایسی حالت میں تیرا ذکر کر رہا ہے جو تیرے شایانِ شان نہیں۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پانی منگوایا، اس کا منہ دھویا اور اس کو چھوڑ کر چلے گئے۔ جب اس کو ہوش

Marfat.com

آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ حضرت سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ الغنی تشریف لائے تھے۔ تجھے اس حالت میں دیکھا تو تیرا منہ دھو کر چلے گئے۔ وہ سخت پشیمان و شرمسار ہوا اور اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگا: اے نفس! تیری بربادی ہے، اگر تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے اولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے بھی حیا نہیں کریگا تو کس سے کریگا؟ پھر اس نے نادم ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کر لی۔ رات کو جب حضرت سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ الغنی محوِ آرام ہوئے تو خواب میں کسی کی آواز سنی: اے سری! تو نے ہماری رضا کے لئے اس شرابی کا منہ دھویا تو ہم نے تیرے لئے اس کا دل دھو دیا ہے۔ جب حضرت سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ الغنی صبح بیدار ہوئے تو اس آدمی کے متعلق معلوم کیا۔ آخر کار اسے ایک مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے استفسار فرمایا: اے میرے بھائی! کیسے ہو؟ اس نے عرض کی، یا سیدی! آپ میرا حال کیوں پوچھتے ہیں؟ حالانکہ اس کریم ذات جَلَّ جَلَالُہٗ نے آپ کو آگاہ فرما دیا ہے کہ اس نے آپ کی وجہ سے میرا دل دھویا اور میری حالت سدھاری۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: تمہیں کس نے بتایا؟ جواب دیا، جس نے اپنے غیر سے میرا دل پاک کیا اور مجھ پر اپنے عفو و کرم اور رضامندی کی بارش برسائی۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

Marfat.com

محبوبانِ خدا عَزَّ وَجَلَّ محبوبانِ اولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ

مذکورہ حدیث پاک کی روشنی میں حضرت سیّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّورَانِی کے متعلق ایک حکایت منقول ہے، ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی خلیفہ کے پاس تشریف لے گئے۔ خلیفہ نے پوچھا، آپ کے دوست حضرت سیّدُنا صالح یمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا دُعا مانگتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اُن کی دُعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلٰی قُلُوْبِ عِبَادِکَ یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! اپنے بندوں دلوں میں میری محبت ڈال دے۔ خلیفہ نے اس دعا کو کم تر سمجھتے ہوئے کہا: یہ اُن کی دعا ہے۔ تو حضرت سیّدُنا ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کیا تم اس کو معمولی خیال کرتے ہو؟ میں نے حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ندا فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آخر تک حدیث بیان فرمائی۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب المقۃ من اللہ، الحدیث ۶۰۴۰، ص ۵۱۰)

حدیث پاک سنتے ہی خلیفہ کہنے لگا: میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ حضرت سیّدُنا ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دوسرے دن جب میں حضرت سیّدُنا صالح یمانی قُدِّسَ سِرُّہ،

Marfat.com

النّورَنی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے اور معانقہ فرما کر (یعنی گلے مل کر) میرے سر کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھے خوش کرے جیسے مجھے خوش کیا۔ گذشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا گویا میں مسجدِ نبوی علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام میں بارگاہِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوں اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ارشاد فرما رہے ہیں: اپنی اس دعا اَللّٰھم حَبِّبنِی اِلٰی قُلُوبِ العِبَادِ۔ پر قائم رہو۔ کیونکہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کسی بندے سے تبھی محبت کرتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بھی اس سے محبت کرتا ہو۔ پھر میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کیا اور واپس لوٹ آیا۔

حضرت سیِّدُنا ابو یزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، الرَّبَّانی یوں دُعا مانگا کرتے تھے، یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! مجھے اس بات پر تعجب نہیں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں تو تیرا ایک حقیر بندہ ہوں۔ بلکہ تعجب تو اس بات پر ہے کہ تو مجھ سے محبت فرماتا ہے حالانکہ تو مالک اور قدرت والا ہے۔ حضرت سیِّدُنا یحیٰی بن معاذ رازی علیہ رحمۃ اللہ القاضی یوں مناجات کرتے تھے، یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! یہ بات عجیب نہیں کہ ایک حقیر بندہ اپنے ربِ جلیل عَزَّ وَجَلَّ سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ عجیب بات تو یہ ہے کہ ربِ جلیل عَزَّ وَجَلَّ اپنے ذلیل بندے سے محبت کرتا ہے۔

بعض عارفین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین فرماتے ہیں: محبت ایک دانہ ہے جو دلوں کی زمین میں کاشت کیا جاتا اور عقلوں کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ پس وہ پانی کی صفائی اور زمین کی عمدگی کے مطابق پھل دیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد

Marfat.com

فرماتا ہے: اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

بھیڑیئے بکریوں کے محافظ بن گئے

حضرت سیدنا ربیع بن خیثم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کے متعلق منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ شب بیداری کرتے تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی نے عرض کی، اے اباجان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سب سے افضل کون ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ہمارے آقا و مولیٰ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم۔ یہ سن کر وہ کہنے لگی، حرمتِ مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا واسطہ! آج رات آپ سو جائیں۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ مجھے شب بیداری نیند سے زیادہ پیاری ہے لیکن میری بیٹی نے مجھے حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا واسطہ دیا ہے اس بناء پر آج مجھے سونا پڑے گا۔ چنانچہ، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محوِ آرام ہوگئے۔ خواب میں دیکھا کہ بصرہ میں ایک میمونہ نامی خادمہ ہے جو جنت میں ان کی بیوی ہوگی۔ صبح ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بصرہ روانہ ہوگئے۔ جب اہلِ بصرہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد کا شہرہ سنا تو شاندار استقبال کیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہر میں داخل ہوئے تو لوگوں سے پوچھا: کیا یہاں کوئی میمونہ نامی عورت ہے؟ لوگوں نے عرض کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس دیوانی میمونہ کا پوچھتے ہیں جو دن میں بکریاں چراتی ہے اور اس کی مزدوری سے کھجور خریدتی ہے۔ اسے فقراء میں صدقہ کر دیتی ہے۔ رات کو چھت

Marfat.com

پر چڑھ جاتی ہے اور پھر کثرتِ گریہ و زاری اور چیخ و پکار سے کسی کو سونے نہیں دیتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا: وہ اپنی آہ و زاری میں کیا کہتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ کہتی ہے:

عَجَباً لِلْمُحِبِّ کَیْفَ یَنَامُ

کُلُّ نَوْمٍ عَلَی الْمُحِبِّ حَرَامُ

ترجمہ: تعجب ہے محبت کرنے والے پر! وہ کیسے سو جاتا ہے۔ حالانکہ محب پر تو نیند حرام ہو جاتی ہے۔

یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! یہ دیوانوں کا کلام نہیں، مجھے اس کے پاس لے چلو۔ لوگوں نے عرض کی، وہ جنگل میں بکریاں چرا رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی طرف تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اس نے ایک محراب بنا رکھا ہے اور اس میں نماز پڑھ رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ بکریاں چر رہی ہیں اور بھیڑیئے ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ منظر دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ، اے میمونہ! اس نے جواب دیا: وَعَلَیْکَ السَّلَام، اے ربیع! میں نے پوچھا: تم میرا نام کیسے جانتی ہو؟ اس نے کہا، سُبْحَانَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! مجھے اس ذات نے آپ کا نام بتایا ہے جس نے گذشتہ رات خواب میں آپ کو خبر دی کہ میں آپ کی زوجہ ہوں۔ لیکن یہ وعدہ کی جگہ نہیں بلکہ ہمارے درمیان وعدہ کی جگہ جنت ہے۔ میں نے پوچھا: یہ بھیڑیوں

Marfat.com

اور بکریوں کے اکٹھے رہنے کا معاملہ کیسا ہے؟ اس نے جواب دیا، جب میرے دل میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی محبت پیدا ہوئی اور میں نے دل سے دنیا کی محبت نکال دی تو اس ذات نے بھیڑیوں اور بکریوں میں صلح کروادی۔ پھر اس نے کہا: اے ربیع! مجھے میرے مالکِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ کا کلام تو سنایئے، مجھے اس کے سننے کا بہت شوق ہے۔

تو میں نے تلاوتِ قرآن شروع کردی:

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ(1) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔ (ا)(پ 29، مزمل: 1-2)

وہ سنتی رہی اور رو رو کر تڑپتی رہی یہاں تک کہ جب میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالیشان پر پہنچا:

اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ جَحِیْمًا ﴿۪﴾ (12) وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِیْمًا

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔ (پ 29، مزمل: 12 تا 13)

تو اس نے زوردار چیخ ماری اور نیچے گر گئی اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ میں اس کی اس حالت پر پریشان تھا کہ اچانک خواتین کا ایک قافلہ آیا۔ انہوں نے کہا، ہم اس کے غسل و کفن کا اہتمام کریں گی۔ میں نے پوچھا: تمہیں اس کے انتقال کی اطلاع کس نے دی؟ انہوں نے بتایا، ہم اس کی دعا سنا کرتی تھیں کہ یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! مجھے حضرت سیِّدُنا ربیع علیہ رحمۃ اللہ السمیع کے سامنے موت

Marfat.com

دینا۔ جب ہم نے سنا کہ آپ اس کے پاس تشریف لائے ہیں تو ہم نے جان لیا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس کی دُعا قبول فرمالی ہے۔

اے میرے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّ وَجَلَّ بندوں کے دل کی زمین سنوار تا ہے تو اسے خشیّت کے ہَل سے اُلٹتا پلٹتا ہے اور اس میں محبت کا بیج بو کر آنسوؤں کے پانی سے سیراب کرتا ہے تو جو فصل اُگتی ہے، وہ یہ ہے:

يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ

ترجمۂ کنزالایمان: کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔ (پ6، المائدۃ:54)

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام محبتِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کے دریا میں تیرتے ہیں۔ اس کے بابِ کرم کو لازم پکڑ لیتے ہیں۔ اس کی بارگاہ میں کھڑے رہتے ہیں۔ اس کے احکام کی بجاآوری پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں اور اس سے والہانہ پیار کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ راتوں کو آرام نہیں کرتے بلکہ بیدار رہتے ہیں۔ پس جب وہ اس کی محبت میں دنیا سے جاتے ہیں تو انہیں کوئی ملامت نہیں ہوتی۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

میں تیری محبت میں کمزور نہیں

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن فضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن معاذ رازی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کا انتقال ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا گیا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ پوچھا گیا، کس سبب سے؟ فرمایا: میں اپنی

Marfat.com

دعا میں عرض کرتا تھا، یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! اگرچہ میں تیری عبادت میں کمزور ہوں مگر تیری محبت میں کمزور نہیں۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

راہب کے 62 سوالات اور ابو یزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّنُورَانی کے جوابات

حضرت سیِّدُنا ابو یزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النُّنُورَانی فرماتے ہیں، ایک دن میں کسی سفر میں اپنی خلوت و راحت سے لطف پا رہا تھا۔ غور و فکر میں مشغول اور یادِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ سے مانوس تھا کہ اچانک میرے دل میں ندا دی گئی، اے ابو یزید! سمعان کے گرجا گھر میں جاؤ اور راہبوں کے ساتھ اُن کی عید اور قربانی میں شرکت کرو۔ اس میں ایک خبر اور اہم معاملہ ہے۔ فرماتے ہیں: میں نے اس خیال سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی پناہ طلب کی اور کہا، میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ جب رات ہوئی تو خواب میں ہاتفِ غیبی کی آواز آئی۔ اس نے وہی بات دہرائی۔ میں ہانپتے کانپتے بیدار ہو کر اٹھ بیٹھا اور ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ دل میں پھر ندا آئی تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، تم ہمارے ولی و نیک بندے ہو، تمہارا نام فرمانبرداروں کے رجسٹر میں درج ہے۔ لیکن ہماری خاطر راہبوں کا سا لباس اور زُنار پہن لو، تم پر کوئی گناہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں، میں صبح سویرے اٹھا اور حکم کی بجاآوری میں جلدی کی۔ راہبوں کا سا لباس پہنا اور سمعان کے گرجا گھر پہنچ گیا۔ جب ان کا بڑا پادری آیا تو تمام راہب اکٹھے ہو گئے اور اس کو سننے کے لئے سب نے کان لگا دیئے لیکن اس کے

Marfat.com

پاؤں لڑکھڑا گئے اور وہ کوئی بات نہ کر سکا گویا اس کے منہ میں لگام دے دی گئی ہو۔ یہ کیفیت دیکھ کر پادریوں اور راہبوں نے اس سے پوچھا، اے سردار! کون سی چیز آپ کو گفتگو سے مانع ہے؟ ہم تو آپ کی باتوں سے ہدایت پاتے اور آپ کے علم کی پیروی کرتے ہیں۔ اس نے جواب دیا: مجھے یہ چیز گفتگو سے مانع ہے کہ آج تمہارے درمیان کوئی محمدی بیٹھا ہے اور وہ تمہارے دین کا امتحان لینے اور تم پر حملہ کرنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں دکھادیں ہم اسے ابھی قتل کر دیتے ہیں۔ اس نے کہا، اسے دلیل و برہان کے ساتھ قتل کرو، میں اس سے امتحان لینا چاہتا ہوں، اس سے عِلمُ الاَدْیَان (یعنی دینوں کے علم) کے متعلق سوالات کروں گا، اگر اس نے صاف صاف جوابات دے دیئے تو ہم اسے کچھ نہ کہیں گے اور اگر وضاحت نہ کر سکا تو اسے قتل کر دیں گے۔ امتحان کے وقت ہی آدمی عزت پاتا یا ذلیل ہوتا ہے۔

سب راہب بولے، آپ جو چاہتے ہیں کریں، ہم یہاں مفید باتیں سیکھنے کے لئے ہی حاضر ہوئے ہیں۔ اب ان کا بڑا سردار کھڑا ہوا اور زور سے آواز دی، اے محمدی! تجھے محمد (صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم) کا واسطہ! جہاں بھی ہے کھڑا ہو جا تا کہ سب تجھے دیکھ لیں۔ حضرت سیِّدُنا ابو یزید علیہ رحمۃ اللہ المجید اس طرح کھڑے ہوئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان پر حمد و ثناء اور ذکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جاری تھا۔ پادریوں کے سردار نے کہا: اے محمدی! میں تجھ سے کچھ سوالات کروں گا اور سُن! اگر تو نے ان کے جوابات وضاحت کے ساتھ دے دیئے تو ہم تیری

Marfat.com

پیروی کریں گے ورنہ تجھے قتل کردیں گے۔

حضرت سیدُنا ابو یزید علیہ رحمۃ اللہ المجید نے ارشاد فرمایا: نقلی و عقلی علوم میں سے جو چاہو پوچھو، اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری گفتگو کو ملاحظہ فرمارہا ہے۔ بڑے پادری نے پوچھا: ((1۔۔۔۔۔ مجھے اُس ایک کے متعلق بتاؤ جس کا دوسرا نہیں ((2۔۔۔۔۔ اُن دو کے متعلق بتاؤ جن کا تیسرا نہیں ((3۔۔۔۔۔ ان تین کے متغلق بتاؤ جن کا چوتھا نہیں ((4۔۔۔۔۔ ان چار کے متعلق بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ((5۔۔۔۔۔ ان پانچ کے متعلق بتاؤ جن کا چھٹا نہیں ((6۔۔۔۔۔ ان چھ کے متعلق بتاؤ جن کا ساتواں نہیں ((7۔۔۔۔۔ ان سات کے متعلق بتاؤ جن کا آٹھواں نہیں ((8۔۔۔۔۔ ان آٹھ کے متعلق بتاؤ جن کا نواں نہیں ((9۔۔۔۔۔ ان کے متعلق بتاؤ جن کا دسواں نہیں ((10۔۔۔۔۔ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ (یعنی مکمل دس دن) سے مراد کون سے دن ہیں؟ ((11۔۔۔۔۔ اُن گیارہ کے متعلق بتاؤ جن کا بارہواں نہیں ((12۔۔۔۔۔ اُن بارہ کے متعلق بتاؤ جن کا تیرہواں نہیں ((13۔۔۔۔۔ ان تیرہ کے متعلق بتاؤ جن کا چودہواں نہیں ((14۔۔۔۔۔ ایسی قوم کے متعلق بتاؤ جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کردیئے گئے ((15۔۔۔۔۔ اس قوم کے متعلق بتاؤ جنہوں نے سچ بولا مگر آگ میں داخل کردیئے گئے ((16۔۔۔۔۔ تمہارے جسم میں تمہارے نام ٹھکانہ کہاں ہے؟ ((17۔۔۔۔۔ اَلذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ((18۔۔۔۔۔ اَلْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ((19۔۔۔۔۔ اَلْجٰرِیٰتِ یُسْرًا اور ((20۔۔۔۔۔ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا اسے

Marfat.com

مراد ہے؟ (پ۲۶، الذّٰریٰت: ۱تا۴) ((21۔۔۔۔۔۔ کون سی شئے بغیر روح کے سانس لیتی ہے؟ ((22۔۔۔۔۔۔ان چودہ کے متعلق بتاؤ جنہوں نے ربُّ العلمین جَلَّ جَلَالُہٗ سے کلام کیا؟((23۔۔۔۔۔۔ کون سی قبر صاحبِ قبر کو لے کر چلی؟ ((24۔۔۔۔۔۔ وہ کون سا پانی ہے جو آسمان سے اُترا نہ زمین سے نکلا؟ ((25۔۔۔۔۔۔ان چار کے نام بتاؤ جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے؟((26۔۔۔۔۔۔ زمین پر سب سے پہلا خون کس کا بہایا گیا؟((27۔۔۔۔۔۔ اس شئے کے متعلق بتاؤ جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا اور پھر خود ہی خرید لیا؟ ((28۔۔۔۔۔۔ایسی شئے کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا اور خود ہی ناپسند فرمایا؟((29۔۔۔۔۔۔اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا اور عظمت بھی بخشی؟((30۔۔۔۔۔۔اس چیز کے متعلق بتاؤ جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال کیا؟((31۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل عورتیں کون ہیں؟ ((32۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل دریا کون سے ہیں؟ ((33۔۔۔۔۔۔ افضل ترین پہاڑ کون سا ہے؟((34۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل چوپایہ کون سا ہے ؟ ((35۔۔۔۔۔۔ افضل ترین مہینہ کون سا ہے؟ ((36۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل رات کون سی ہے؟((37۔۔۔۔۔۔ اَلطَّامَّۃُ سے کیا مراد ہے؟((38۔۔۔۔۔۔ وہ کون سا درخت ہے جس کی بارہ شاخیں ہیں، ہر شاخ پر تیس((30 پتے ہیں اور ہر پتے میں پانچ رنگ ہیں، دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں؟((39۔۔۔۔۔۔ وہ کون سی چیز ہے جس نے بیت الحرام کا حج کیا

Marfat.com

اور طواف کیا حالانکہ اس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج فرض تھا؟
((40۔۔۔۔۔۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے کتنے نبی پیدا فرمائے؟((41۔۔۔۔۔۔ان میں
سے کتنے مُرسَل اور کتنے غیر مرسل ہیں؟((42۔۔۔۔۔۔وہ کون سی چار چیزیں ہیں
جن کا رنگ اور ذائقہ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے؟((43۔۔۔۔۔۔تفسیر کیا ہے؟
((44۔۔۔۔۔۔قِطمِیر کیا ہے؟ ((45۔۔۔۔۔۔فَتِیلکیا ہے؟
((46۔۔۔۔۔۔اَلسَّبَد کیا ہے ؟ ((47۔۔۔۔۔۔اَللَّبَد کیا ہے؟
((48۔۔۔۔۔۔اَلطِّمّ کیا ہے؟((49۔۔۔۔۔۔اَلرِّمّ کیا ہے؟((50۔۔۔۔۔۔
کتا بھونکنے میں کیا کہتا ہے؟((51۔۔۔۔۔۔گدھا رینکنے میں کیا کہتا ہے؟
((52۔۔۔۔۔۔بیل ڈکرانے میں کیا کہتا ہے؟((53۔۔۔۔۔۔گھوڑا ہنہنانے
میں کیا کہتا ہے؟ ((54۔۔۔۔۔۔اونٹ بلبلانے میں کیا کہتا
ہے؟((55۔۔۔۔۔۔مور اپنی چیخ وپکار میں کیا کہتا ہے؟((56۔۔۔۔۔۔تیتر اپنی
سیٹی میں کیا کہتا ہے؟((57۔۔۔۔۔۔بلبل اپنے نغموں میں کیا کہتا ہے؟
((58۔۔۔۔۔۔مینڈک اپنی تسبیح میں کیا کہتا ہے؟((59۔۔۔۔۔۔ناقوس
(نصاریٰ کا گھنٹہ جسے وہ اپنی عبادت کے وقت بجاتے ہیں) اپنی آواز میں کیا کہتا
ہے؟((60۔۔۔۔۔۔ایسی مخلوق کے متعلق بتاؤ جنہیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے الہام فرمایا
وہ جنوں میں سے ہے ،نہ انسانوں میں سے اور نہ ہی فرشتوں میں سے؟
((61۔۔۔۔۔۔جب دن نکلتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے اور((62۔۔۔۔۔۔
جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟

Marfat.com

حضرت سیدنا ابویزید بسطامی قدس سرہ، النور رانی نے پوچھا، کیا ان کے علاوہ بھی کوئی سوال ہے؟ تو سب پادریوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا، اگر میں نے ان کے جوابات صحیح طور پر دے دیئے تو کیا تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟ سب نے کہا، جی ہاں۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں عرض کی، یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تو ان کی باتوں پر گواہ ہے۔ پھر فرمایا: اب اپنے سوالات کے جوابات سنتے جاؤ: ((1۔۔۔۔۔۔ وہ ایک جس کا دوسرا نہیں تو وہ اللہ واحد قہار ہے ((2۔۔۔۔۔۔ وہ دو جن کا تیسرا نہیں تو وہ دن اور رات ہیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے، وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ (پ۱۵،بنی اسرائیل:۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا۔ ((3۔۔۔۔۔۔ وہ تین جن کا چوتھا نہیں تو وہ عرش، کرسی اور قلم ہیں ((4۔۔۔۔۔۔ وہ چار جن کا پانچواں نہیں تو وہ آسمانی کتابیں تورات، انجیل، زبور اور قرآنِ پاک ہیں ((5۔۔۔۔۔۔ وہ پانچ جن کا چھٹا نہیں تو وہ پانچ نمازیں ہیں جو ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہیں ((6۔۔۔۔۔۔ وہ چھ جن کا ساتواں نہیں تو وہ چھ دن ہیں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان کا ذکر قرآنِ پاک میں فرماتا ہے، وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (پ۲۶،ق:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا۔ ((7۔۔۔۔۔۔ وہ سات جن کا آٹھواں نہیں تو وہ سات آسمان ہیں۔ چنانچہ، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے، سَبْعَ

Marfat.com

سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (پ۲۹،الملک:۳) ترجمۂ کنزالایمان:سات آسمان ایک کے اوپر دوسرا۔ ((8۔۔۔۔۔۔وہ آٹھ جن کا نواں نہیں تو وہ عرش اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں۔ جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: وَ یَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیَةٌ ﴿۱۷﴾ (پ۲۹،الحاقۃ:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان:اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے۔(۱)((9۔۔۔۔۔۔وہ نو جن کا دسواں نہیں تو وہ نو افراد کی جماعت تھی جو فساد برپا کرنے والے تھے۔ چنانچہ، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَ كَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ (پ۱۹،النمل:۴۸) ترجمۂ کنزالایمان:اور شہر میں نو شخص تھے کہ زمین میں فساد کرتے اور سنوارنہ چاہتے۔ (پ۱۹،النمل:۴۸)((10۔۔۔۔۔۔عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ (یعنی مکمل دس دن) سے مراد وہ دس دن ہیں جن میں حج تمتع کرنے والا ہدی کا جانور نہ پانے کی صورت میں روزے رکھتا ہے۔ چنانچہ، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات جب اپنے گھر پلٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوئے۔ ()(11پ۲،البقرہ:۱۹۶)۔۔۔۔ ۔وہ گیارہ جن کا بارہواں نہیں تو وہ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ چنانچہ، اللہ تعالیٰ حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا قول حکایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ترجمۂ کنزالایمان: میں نے گیارہ تارے دیکھے۔ (۱) (12پ۱۲، یوسف: ۴)

Marfat.com

۔۔۔ وہ بارہ جن کا تیر ہواں نہیں تو وہ مہینوں کی تعداد ہے۔ چنانچہ، رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہے اللہ کی کتاب میں۔ () (13پ ،0،التوبۃ:۳۶) ۔۔۔۔۔۔وہ تیرہ جن کا چودہواں نہیں تو وہ حضرت سیّدُنا یوسف علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام کا خواب ہے۔ جیسا کہ ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: میں نے گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا۔ ()(14پ ۱۲،یوسف:۴) ۔۔۔۔۔۔وہ قوم جنہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے تو وہ حضرت سیّدُنا یوسف علیہ الصلٰوۃ والسلام کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ

ترجمۂ کنزالایمان: بولے اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کرتے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑا تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔ (پ ۱۲،یوسف:۱۷) انہوں نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں داخل کر دیئے گئے۔ ((15 ۔۔۔۔۔۔وہ قوم جنہوں نے سچ بولا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے تو وہ یہود و نصاریٰ ہیں۔ اور

Marfat.com

وہ ان کا یہ قول ہے: وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ لَیْسَتِ النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ۖ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ترجمۂ کنزالایمان: اور یہودی بولے نصرانی کچھ نہیں اور نصرانی بولے یہودی کچھ نہیں۔ (۱)(پ۱،البقرۃ:۱۱۳) انہوں نے سچ کہا لیکن جہنم میں داخل کر دیئے گئے۔ ((16۔۔۔۔۔۔ تمہارے جسم میں تمہارے نام کا ٹھکانہ کان ہیں (یعنی جب کوئی نام بولا جاتا ہے تو کان ہی سنتے ہے)) ((17۔۔۔۔۔۔ وَ الذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا (یعنی بکھیر کر اڑانے والیاں) سے مراد چار ہوائیں ہیں۔ (۲) ((18۔۔۔۔۔۔ اَلْحٰمِلٰتِ وِقْرًا سے مراد بادل ہیں۔ جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (پ۲،البقرۃ:۱۶۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے۔ ((19۔۔۔۔۔۔ اَلْجٰرِیٰتِ یُسْرًا (یعنی نرم چلنے والیاں) سے مراد دریا میں چلنے والی کشتیاں ہیں ((20۔۔۔۔۔۔ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا سے مراد ملائکہ ہیں جو لوگوں کا رزق پندرہ شعبان سے دوسرے سال پندرہ شعبان تک تقسیم کرتے ہیں ((21۔۔۔۔۔۔ جن چودہ نے ربُ العٰلمین عَزَّ وَجَلَّ سے کلام کیا تو وہ سات آسمان اور سات زمینیں ہیں۔ چنانچہ، ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآىِٕعِیْنَ ﴿۱۱﴾ (پ۲۴،حٰمٓ السجدہ:۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو اس (آسمان) سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے، دونوں نے عرض کی کہ ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ((22۔۔۔۔۔۔ وہ قبر جو صاحب قبر کو ساتھ لے کر چلی تو وہ

Marfat.com

حضرت سیِّدُنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام کی مچھلی ہے ((23۔۔۔۔۔۔جو چیز بلاروح ہے مگر سانس لیتی ہے تو وہ صبح ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے، وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ (پ ۳۰، التکویر:۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور صبح کی جب دم لے۔ ((24۔۔۔۔۔۔وہ پانی جو آسمان سے اُترا، نہ زمین سے نکلا تو وہ گھوڑوں کا پسینہ ہے جس کو شیشے کی بوتل میں بھر کر ملکۂ بلقیس نے حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داوٗد علیہما الصلٰوۃ والسلام کو بھیجا تھا((25۔۔وہ چار نفوس جو باپ کی پشت سے پیدا ہوئے، نہ ماں کے بطن سے تو وہ حضرت سیِّدُنا آدم علیہ السلام، حضرت سیِّدَتُنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیِّدُنا اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا اور حضرت سیِّدُنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہیں ((26۔۔۔۔زمین پر سب سے پہلا خون ہابیل کا بہایا گیا جب قابیل نے اسے قتل کیا((27۔۔۔۔۔۔ایسی چیز جس کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا پھر خرید لیا تو وہ مؤمن کی جان ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ (پ۱۱، التوبۃ:۱۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ (۱)((28۔۔۔۔۔۔ایسی شئے جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا اور ناپسند کیا تو وہ گدھے کی آواز ہے۔ جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے ۔ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ (پ۲۱، لقمان:۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک سب آوازوں میں بری آواز، آواز گدھے کی۔ (۲)((29۔۔۔۔۔۔ایسی چیز جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے پیدا کیا اور اسے

Marfat.com

بڑا کہا تو وہ عورتوں کا مکر ہے۔ چنانچہ، ارشاد فرمایا اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ (پ ۱۲، یوسف: ۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارا چرتر (فریب) بڑا ہے۔ ((30۔۔۔۔۔۔ وہ چیز جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پھر اس کے متعلق سوال کیا تو وہ حضرت سیدُنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عصا ہے۔ جیسا کہ قرآنِ پاک فرماتا ہے: وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ (پ۱۶،طٰہٰ: ۱۷۔۱۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ! عرض کی یہ میرا عصا ہے، میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں۔ (۳) ((31۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل عورتیں اُمُّ البشر حضرت سیدَتُنا حواء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدَتُنا آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدَتُنا مریم بنت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ((32۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل دریا سیحون، جیحون، دجلہ، فرات اور مصر کا دریائے نیل ہیں ((33۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل پہاڑ طور ہے ((34۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل چوپایہ گھوڑا ہے ((35۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل مہینہ ماہِ رمضان المبارک ہے۔ جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے، شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (پ ۲، البقرۃ: ۱۸۵) ترجمۂ کنزالایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا۔ ((36۔۔۔۔۔۔ سب سے افضل رات شبِ قدر ہے۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

Marfat.com

﴿۳﴾ (پ ۳۰، القدر:۳) ترجمۂ کنزالایمان: شب ِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔ ((37)) اَلطَّآمَّۃ سے مراد قیامت ہے ((38)) وہ درخت جس کی بارہ ((12 شاخیں ہیں، ہر شاخ میں تیس ((30 پتے، ہر پتے میں پانچ رنگ، دو سورج کی روشنی میں اور تین سائے میں، تو وہ درخت سال ہے، بارہ مہینے اس کی بارہ شاخیں ہیں، تیس پتے تیس دن ہیں اور پانچ رنگ پانچ نمازیں ہیں، تین سائے میں یعنی مغرب، عشاء اور فجر، دو روشنی میں یعنی ظہر اور عصر ((39)) وہ ایسی چیز جس میں روح نہیں اور نہ ہی اس پر حج واجب تھا پھر بھی اس نے کعبۂ مبارکہ کا طواف کیا تو وہ حضرت سیدُنا نوح نجی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی ہے ((40)) اللہ تعالیٰ نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار (1,24,000) انبیاء پیدا فرمائے ((41)) ان میں سے تین سو تیرہ ((313 رسول ہیں ((42)) چار اشیاء جن کا ذائقہ اور رنگ مختلف ہے مگر اصل ایک ہے تو وہ آنکھ، ناک، منہ اور کان ہے۔ آنکھ کا پانی نمکین، منہ کا پانی میٹھا، ناک کا پانی ترش اور کان کا پانی کڑوا ہوتا ہے ((43)) نَقِیر ایک جھلی ہے جو گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے ((44)) قِطمِیر انڈے کے چھلکے کو کہتے ہیں ((45)) فَتِیل سے مراد گٹھلی کے اندر کا گودا ہے ((46)) اَلسَّبَد اور ((47)) اَللَّبَد بھیڑ اور بکری کے بالوں کو کہتے ہیں۔ ((48)) اَلرِّمّ اور ((49)) اَلرِّمّ ہمارے باپ حضرت سیدُنا آدم صفی اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام سے پہلے کی جنات قومیں ہیں ((50)) گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے

Marfat.com

تو کہتا ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ (ناجائز) ٹیکس لینے والے پر لعنت فرمائے۔ ((51۔۔۔۔۔۔ کتا اپنے بھونکنے میں کہتا ہے، وَیلٌ لِاَھلِ النَّارِ مِن غَضَبِ الجَبَّارِ یعنی دوزخیوں کے لئے ہلاکت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں ہیں۔ ((52۔۔۔۔۔۔ بیل اپنے ڈکرانے میں کہتا ہے: سُبحٰنَ اللہِ وَبِحَمدِہٖ۔ ((53۔۔۔۔۔۔ گھوڑا اپنے ہنہنانے میں کہتا ہے: پاک ہے میری حفاظت فرمانے والا جب جنگجو لڑتے ہیں اور مردانِ کار لڑائی میں مصروف ہوتے ہیں۔ ((54۔۔۔۔۔۔ اونٹ اپنے بلبلانے میں کہتا ہے: حَسبِیَ اللہُ وَ کَفٰی بِہٖ وَکِیلاً یعنی میرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کافی اور وہی میرا کارساز ہے۔ ((55۔۔۔۔۔۔ مور اپنی چیخ وپکار میں کہتا ہے: اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ﴿۵﴾ (پ۱۶،طٰہٰ:۵) ترجمۂ کنزالایمان: وہ بڑی مہر والا اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ ((56۔۔۔۔۔۔ تیتر اپنی سیٹی میں کہتا ہے، یَا شُکرِ تَدُومُ النِّعَمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے سے نعمتیں ہمیشہ رہتی ہیں۔ ((57۔۔۔۔۔۔ بلبل اپنے نغموں میں یوں گویا ہوتا ہے، فَسُبْحٰنَ اللہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ (پ۲۱،الروم:۱۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو۔ (۱) ((58۔۔۔۔۔۔ مینڈک اپنی تسبیح میں کہتا ہے: سُبْحَانَ الْمَعْبُوْدِ فِی الْبَرَارِیِّ وَالْقِفَارِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ یعنی پاک ہے جنگلوں اور چٹیل میدانوں میں عظیم معبود، پاک ہے خدائے جبار۔ ((59۔۔۔۔۔۔ ناقوس اپنی آواز میں کہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، وہ حق ہے، اے ابن آدم! اس دنیا کے مشرق و مغرب

Marfat.com

میں دیکھ! کسی کو ہمیشہ باقی رہنے والا نہ پائے گا۔ ((60۔۔۔۔۔۔ایسی مخلوق جسے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے الہام فرمایا، وہ جنوں میں سے ہے، نہ انسانوں میں ہے اور نہ ہی ملائکہ میں سے تو وہ شہد کی مکھی ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ (پ ۱۴، النحل: ۶۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں اور چھتوں میں۔ ((61۔۔۔۔۔۔ جب دن آتا ہے تو رات کہاں جاتی ہے؟ اور ((62۔۔۔۔۔۔ جب رات چھا جاتی ہے تو دن کہاں چلا جاتا ہے؟ یہ تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پوشیدہ علم میں ہے، کسی نبی یا مقرب فرشتے پر بھی ظاہر نہیں۔

مذکورہ تمام جوابات دینے کے بعد حضرت سیِّدُنا ابو یزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ النُّورَبَّانی نے پوچھا، کیا تمہارا کوئی سوال باقی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے پادری سے فرمایا: بتاؤ آسمانوں اور جنت کی چابی کیا ہے؟ ان کا بڑا پادری خاموش رہا تو سب نے اسے کہا، آپ نے اتنے سوال پوچھے اور انہوں نے سب کے جواب دیئے، اب انہوں نے ایک ہی سوال کیا اور آپ جواب دینے سے عاجز آ گئے۔ پادری نے کہا، میں عاجز نہیں آیا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں جواب دوں گا تو تم تسلیم نہیں کرو گے۔ انہوں نے کہا، کیوں نہیں، ہم مانیں گے، کیونکہ آپ ہمارے بزرگ ہیں، آپ جو بھی فرمائیں گے ہم سرِ تسلیم خم کریں گے۔ تو بڑے پادری نے کہا، آسمانوں اور جنت کی چابی کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

Marfat.com

ہے۔ جب دیگر پادریوں اور راہبوں نے سنا تو وہ سب کے سب مسلمان ہو گئے۔انہوں نے گرجا گھر توڑ کر اسے مسجد میں تبدیل کر دیا اور اپنے اپنے زنار بھی توڑ دیئے۔ حضرت سیّدُنا ابو یزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہ، النّور رَبّی کو غیب سے آواز آئی، اے ابو یزید! تو نے ہمارے لئے ایک زنار باندھا تو ہم نے تیری خاطر پانچ سو زنار توڑ دیئے۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

عشقِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں دیوانی

حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ایک رات مجھ پر رقت طاری ہوئی تو میں غمگین ہو گیا، آنکھ بھی نہیں لگ رہی تھی، میں نے اپنے دل میں سوچا کیوں نہ میں قبرستان جاؤں، ممکن ہے زیارتِ قبور، یومِ آخرت اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے کے متعلق غور و فکر سے میرا غم زائل ہو جائے۔ چنانچہ، میں قبرستان چلا گیا، لیکن وہاں بھی میں نے اپنے دل کو کشادہ نہیں پایا تو پھر میں نے سوچا کہ بازار چلتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ لوگوں سے مل جل کر میں اپنی بے قراری دور کر سکوں۔ چنانچہ، میں نے ایسا ہی کیا، پھر بھی میرے دل کی تنگی دور نہ ہوئی ۔ پھر مجھے پاگل خانے کا خیال آیا کہ مجنون اور پاگل لوگوں اور ان کے افعال کو دیکھ کر شاید میرے دل کی گھٹن ختم ہو جائے۔ وہاں داخل ہوتے ہی میں نے اپنے دل سے غم کو دور ہوتا ہوا محسوس کیا۔ میں بارگاہِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں عرض گزار ہوا، یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! یہاں آنے کے لئے تو نے مجھے چلایا اور بیدار کیا۔ تو مجھے ایک آواز آئی: یہاں ہم تمہیں اپنی حکمت کے تحت لائے ہیں۔ حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی

Marfat.com

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں پاگلوں کی طرف بڑھا تو ایک زرد رُو باندی پر میری نظر پڑی، اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذکر میں مشغول تھی پھر میں نے سنا کہ وہ اس مفہوم کے چند اشعار پڑھ رہی تھی:

میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی پناہ طلب کرتی ہوں کہ بغیر کسی جرم کے میرے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ دیئے گئے ہیں حالانکہ نہ تو میں نے خیانت کی اور نہ ہی چوری ۔ میرے سینے میں بھی ایک دل ہے جسے میں جلتا ہوا محسوس کرتی ہوں۔ اے میرے دل کی آرزو! تو یقیناً حق پر ہے۔ اگر میں نے تجھے پورا نہ کیا تو محض اپنی گفتگو سے تجھے دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے۔

حضرت سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے پاگلوں کے قریب کھڑے ہوئے لوگوں سے پوچھا، اسے کیا ہوا؟ تو انہوں نے جواب دیا، اس کی عقل زائل ہو چکی ہے، اس لئے اس کے آقا نے اسے قید کر دیا ہے۔ جب باندی نے ان کی یہ بات سنی تو گہری سانس لیتے ہوئے کچھ اشعار پڑھنے لگی، جن کا مفہوم یہ ہے:

اے لوگو! میں نے کوئی جرم نہیں کیا، بلکہ میں تو دیوانی ہوں اور میرا دل ہی میرا محبوب دوست ہے اور تم نے میرے ہاتھ باندھ رکھے ہیں، حالانکہ میں نے سوائے محبت کے کوئی جرم نہیں کیا، میں تو اپنے محبوب کی محبت میں فنا ہوں اور اس کے در سے ہٹنے والی نہیں، تم جو کچھ میرے لئے بہتر سمجھتے ہو وہ میرے لئے برا ہے

Marfat.com

اور جو میرے لئے برا سمجھتے ہو وہ میرے لئے بہتر ہے۔

حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، اس کا یہ کلام سن کر میں رونے لگا، میرا دل بے قرار ہو گیا، جب اس نے میرے چہرے پر آنسو بہتے ہوئے دیکھے تو کہنے لگی، اے سری! اوصافِ الٰہیہ عَزَّ وَجَلَّ سن کر آپ کا یہ حال ہو گیا تو اگر آپ کو اس کا کماحقّہٗ عرفان حاصل ہو جائے تو پھر آپ کا کیا حال ہو گا؟ میں نے کہا، تعجب ہے مجھے یہ باندی کیسے پہچانتی ہے؟ جبکہ میری اس سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ تو اس نے کہا: اے سری! جب سے مجھے معرفت حاصل ہوئی ہے، میں جاہل نہیں رہی۔ جب سے عبادت میں مشغول ہوئی ہوں تو کبھی غافل نہیں ہوئی، جب سے وصال ہوا کبھی جدائی نہیں ہوئی، جب سے اس کا دیدار کیا تب سے حجاب حائل نہ ہوا، اور اہلِ درجات تو ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں۔ پھر اس نے اس مفہوم کے اشعار پڑھے:

معرفت الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کی حقیقت میرے باطن کے نور میں متحقق ہو چکی ہے، اب میرا دل خالصۃً اپنے محبوب ہی کے لئے ہے، اب میں ہمیشہ اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کے اوصاف بیان کرتی رہوں گی۔ کیا کوئی عاجز غلام اپنے آقا کے اوصاف بیان کر سکتا ہے؟ حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے کہا: میں تمہیں محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور یہ کہ تم پر وجد کا ظہور ہوتا ہے، تم کس سے محبت کرتی ہو؟ اس نے جواب دیا، اس ذات سے جس نے اپنے رحم و کرم سے ہمیں اپنی معرفت عطا فرمائی، جس نے اپنے انعامات سے

Marfat.com

ہمیں اپنا محبوب بنالیا، جس کی عطا کے بادل ہم پر برستے ہیں، جو دلوں کے بہت قریب ہے. غموں کو دور کرتا اور نافرمانوں سے درگزر فرماتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا، تمہیں یہاں کس نے قید کیا ہے؟ اس نے کہا: حاسدین اور بغض رکھنے والوں نے، انہوں نے مجھ پر زیادتی کی اور مجھے مجنونہ کا نام دے کر یہاں ڈال دیا حالانکہ وہ خود اس نام کے زیادہ حق دار ہیں۔ پھر اس نے اس مفہوم کے چند اشعار پڑھے:

اے وہ بزرگ و برتر ہستی جس نے میری تنہائی کو دیکھ کر مجھے اپنے وصل کے قرب سے مانوس اور کیف و سرور کی لذتوں سے آگاہ کیا! میں غافل تھی اس نے مجھے بیدار کیا، میں اونگھ رہی تھی اس نے مجھے جگا دیا۔

حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اس کا نام پوچھا تو بولی، نام کو چھوڑیں جو آپ نے میری باتیں سنیں پہچان کے لئے وہی کافی ہیں۔ ابھی گفتگو جاری تھی کہ اس کا آقا بھی آ گیا، اس نے اپنی باندی کے نگران سے پوچھا، تحفہ کہاں ہے؟ نگران نے جواب دیا، اس کے پاس حضرتِ سیّدُ ناشیخ سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی موجود ہیں، انہوں نے اس سے ایسی گفتگو کی کہ وہ ان کی باتیں بڑے غور سے سننے لگی۔ اس کا مالک بھی ان کے پاس چلا آیا اور آپ کو دیکھ کر تعظیماً دست بوسی کی اور عرض کی. یاسیدی! آپ کی برکت سے یہ باندی نرم دل ہو گئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: تمہیں اس کی کون سی عادت بری لگی؟ تو اس نے جواب دیا، یاسیدی! یہ باندی سارنگی بجاتی تھی، مجھے اچھی لگی میں نے بیس ہزار درہم میں اسے خرید لیا کیونکہ یہ بہت خوبصورت تھی اور مجھے اس کا سارنگی بجانا بھی بہت پسند

Marfat.com

تھا۔ مجھے اُمید تھی کہ میں اس سے دو گنا نفع حاصل کروں گا۔ ایک دن میں اس کے پاس آیا، سارنگی اس کی گود میں تھی اور یہ اس مفہوم کے چند اشعار گنگنا رہی تھی:

تیرے حق کی قسم! میں نے نہ تو اپنے عہد کو توڑا اور نہ ہی اپنی محبت کے صاف ستھرے چشمے کو گدلا کیا بلکہ میرا سینہ اور دل تو محبت سے بھرا ہوا ہے پس مجھے کس طرح قرار اور سکون مل سکتا ہے۔ اے میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! تیرے سوا میرا کوئی معبود نہیں پس تو بھی مجھے اپنی بندی دیکھ کر مجھ سے راضی ہو جا۔

جب یہ نغمے سے فارغ ہوئی تو بہت دیر تک روتی رہی، اور سارنگی کو زمین پر مار کر توڑ دیا اور چیخنے چلانے لگی، اس کی عقل زائل ہو گئی، میں سمجھا کہ یہ کسی کی محبت میں گرفتار ہے لیکن جب میں نے اس کی حالت کے متعلق غور کیا تو محبت کا کوئی نشان دیکھنے میں نہ آیا۔ حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اس باندی سے پوچھا، کیا اسی طرح ہوا جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے؟ تو اس نے جواب میں کچھ اشعار پڑھے، جن کا مفہوم یہ ہے:

حق تعالیٰ نے میرے دل کو مخاطب فرمایا تو وعظ و نصیحت میری زبان پر جاری ہو گئی۔ پس اس نے جدائی کے بعد مجھے اپنا قرب عطا فرمایا، اور مجھے اپنی خاص بندی بنالیا۔ جب اس نے مجھے ندا دی تو میں نے بھی برضا و رغبت اس کی ندا پر لبیک کہا۔

حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس کے آقا سے فرمایا، تم اس کو آزاد کر دو میں اس کی قیمت ادا کرتا ہوں۔ اس کا آقا زور سے چلایا اور کہنے

Marfat.com

لگا: آپ توفقیہ ہیں، اس کی قیمت کہاں سے چکائیں گے؟ میں نے کہا، جلدی نہ کرو تم یہیں رہو، میں اس کی قیمت کا اہتمام کرتا ہوں۔ حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں اپنے گھر گیا، میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور میرا دل اس باندی کے سبب غمگین تھا، میں نے وہ رات اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرتے، اس کی طرف توجہ کرتے اور اپنی حاجت برآنے کے لئے اسی پر توکل کرتے ہوئے گزاری۔ سحری کے وقت دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی تو میں نے پوچھا، دروازے پر کون ہے؟ جواب ملا، آپ کا دوست ہوں جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے کسی کام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ میں نے دروازہ کھولا تو خوبصورت اور صاف ستھرے لباس میں ملبوس ایک نوجوان کھڑا تھا، اس کے ساتھ ایک خادم، شمع اور پانچ بدر (یعنی مال کی وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم ہوں) اونٹوں پر تھیں۔ میں نے پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں احمد بن مثنی ہوں، مجھے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنی عطاو بخشش سے نوازا ہے اور اس نے بخل نہیں کیا اور مجھے اتنا مال عطا فرمایا کہ انسان اس کو اٹھانے سے عاجز ہیں، میں سو رہا تھا کہ ایک آواز آئی: اے احمد! کیا تم ہم سے ایک معاملہ کرو گے؟ میری نیند اڑ گئی، میں نے کہا، مجھ سے زیادہ اور کون اس بات کا حق دار ہو گا کہ اس سے معاملہ کیا جائے؟ آواز آئی، پانچ بدر مال سری سقطی کو دے دو کہ وہ تحفہ نامی کنیز کے مالک کو دے کر اس کو غلامی کی قید سے چھڑائے گا اور تم ہماری جانب سے جہنم سے آزادی کا پروانہ پاؤ گے کہ ہم ہی اس پر نظرِ عنایت فرمانے والے اور

Marfat.com

لطف و کرم کرنے والے ہیں۔ چنانچہ، میں مال لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیااور ساری صورت حال بھی بیان کر دی ہے۔ حضرت سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ جب نمازِ فجر پڑھ لی اور دن کی روشنی پھیل گئی تو میں احمد بن مثنی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پاگل خانے لے گیا، تحفہ کا نگران دائیں بائیں دیکھ رہا تھا لیکن جب اس نے مجھے دیکھا تو کہنے لگا: خوش آمدید! تحفہ کے پاس چلیں، وہ بہت غمزدہ ہے اور اس کا تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے اس لئے کہ کل شام مجھے غیب سے یہ آواز سنائی دی تھی، تحفہ کا تعلق تو مجھ سے ہے، وہ میری نوازشات سے کسی لمحہ بھی خالی نہیں ہوتی، اس نے قرب کی گھڑیاں پائیں تو بلند مرتبہ حاصل کر لیا۔ میں جلدی سے بیدار ہوا اور ہاتفِ غیبی کے کلام کو دہراتا رہا یہاں تک کہ میں نے آپ کو دیکھ لیا۔ حضرتِ سیّدُ ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ہم تحفہ کے پاس گئے تو اس کو اس مفہوم کے اشعار پڑھتے ہوئے سنا:

میں نے صبر کا دامن تھامے رکھا یہاں تک کہ میرا صبر تیری محبت پر فخر کرنے لگا، میں نے اپنی دیوانگی کو چھپائے رکھا لیکن تجھ سے اپنے معاملے کو مخفی نہ رکھ سکی، تیری محبت میں میرا بیڑیاں پہننا اور قید کی تنگی سہنا ہی میرا صبر ہے، اگر تو مجھ پر اس حالت میں راضی و خوش ہے تو زمانے کی طوالت کی مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ تو ہی میرا سب سے بڑا غم گسار ہے، اور اے میرے رب عَزَّ وَجَلَّ! بے شک تو ہی میرا پالنے والا اور میری مصیبت ٹالنے والا ہے۔

Marfat.com

حضرتِ سیدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، اشعار پڑھنے کے دوران ہی اس کا مالک بھی روتا ہوا آ گیا، میں نے کہا، آپ نے زحمت کیوں کی ہم خود آپ کے پاس تحفہ کی قیمت لے کر آئے ہیں، اور مزید پانچ ہزار درہم بطورِ نفع بھی لائے ہیں۔ اس نے کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں نہیں لوں گا۔ میں نے کہا، دس ہزار درہم چاہتے ہو؟ اس نے قسم کھاتے ہوئے کہا: میں نہیں لوں گا۔ میں نے کہا، اتنا مزید نفع چاہتے ہو؟ اس نے تیسری بار کہا، خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں نہیں لوں گا اور اگر آپ مجھے دنیا اور اس کا تمام مال واسباب بھی دے دیں تب بھی قبول نہیں کروں گا، میں اس کو رضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کے لئے آزاد کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا: مجھے بتاؤ، ماجرا کیا ہے؟ اس نے کہا، یا سیدی! رات کو خواب میں کسی نے مجھے سخت کلمات کے ساتھ ملامت کرتے ہوئے کہا، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دشمن! تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ولیہ کی توہین کرتا ہے۔ میں کانپتے ہوئے بیدار ہو گیا، اب مجھے دنیا ذلیل لگنے لگی ہے اور اپنی تمام اشیاء کو چھوڑ کر اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کی طرف بھاگنا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ روتا ہوا جدھر منہ آیا چل دیا۔ حضرتِ سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں احمد بن مثنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو بھی روتے ہوئے پایا۔ ان پر قبولیت کے آثار نمایاں تھے۔ میں نے پوچھا، تم کیوں روتے ہو؟ کہنے لگے، میں ابھی تک اپنے رب عَزَّ وَجَلَّ کو راضی نہ کر سکا اور نہ ہی اپنا مال قبولیت کے مقام پر پاتا ہوں، اب میں یہ سب اس کی رضا کے لئے صدقہ کرتا ہوں۔ میں نے کہا، یہ سب تحفہ کی برکتیں ہیں۔ پھر تحفہ کھڑی ہوئی، اپنا لباس

Marfat.com

تبدیل کر کے اون کا جبہ پہن لیا اور بالوں کا دوپٹہ اوڑھے منہ آسمان کی طرف بلند کر کے چل پڑی، ہم بھی اس کے ساتھ ہی چلنے لگے۔ وہ یہ کہتی ہوئی جا رہی تھی: میں اس کی بارگاہ کی طرف بھاگی اور اسی کی محبت میں روئی اور حق تو یہ ہے کہ وہی میرا مالکِ حقیقی ہے، میں ہمیشہ اسی کی بارگاہ میں حاضر رہوں گی یہاں تک کہ اپنی آرزوؤں کے مطابق اپنا حصہ وصول کر لوں۔

ہم اس کے پیچھے پیچھے چلتے رہے یہاں تک کہ وہ یہ کہتی ہوئی شہر سے باہر نکل گئی: اے لوگوں کو خوشی اور مسرت دینے والے! میرا سرور تو تُو ہی ہے۔ اے لوگوں کو زندگی عطا کرنے والے! میری راحت تو تجھی سے ہے، میرے لئے جنت و دوزخ، میری نعمتیں اور میرا غمگسار سب کچھ تُو ہی تُو ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، پھر چلتے چلتے وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گئی، اس کے مالک اور احمد بن مثنی نے کچھ عرصہ میری صحبت اختیار کی۔ جب اس کے مالک کا انتقال ہو گیا تو ہم حج کے ارادے سے بیت اللہ شریف پہنچے۔ طوافِ کعبہ کے دوران ہمیں یہ درد بھری آواز سنائی دی، میں نے تیری محبت میں رسوائیاں جھیلیں، اب تیرے قرب کی امیدوار کیونکر نہ ہوں کہ تو ہی اپنے عشق میں گرفتار اُن دلوں کی شکایت دور کرنے والا ہے جو ہجر و فراق کا شکار ہیں۔ اے نفس! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گناہوں کی وجہ سے تیرا محاسبہ کر لیا تو تو برباد ہو جائے گا لہٰذا اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے عفو و درگزر اور رضا مانگ لے۔

حضرتِ سیِّدُنا ناسری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اس

Marfat.com

آواز والے کو تلاش کیا تو مجھے ایک عورت دکھائی دی جس کی عقل اور حالت کچھ ٹھیک دکھائی نہیں دے رہی تھی، اس نے مجھے دیکھ کر کہا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم اے سری! میں نے جواب میں وَعَلَیْکِ السلام کہنے کے بعد پوچھا، تم کون ہو؟ وہ کہنے لگی: خدائے وحدَہٗ لاشریک کی معرفت کے بعد بھی اظہارِ ناواقفیت ہو رہا ہے، آپ ابھی تک حجاب میں ہیں، آپ کے دل پر عشق نے قبضہ نہیں جمایا۔ یہ کہنے کے بعد اس نے بتایا، میرا نام تحفہ ہے۔ میں نے پوچھا: خود کو لوگوں سے الگ تھلگ کرنے کے بعد اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تجھے کیا نفع دیا؟ اس نے کہا: میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نے میری تمام امیدیں اور آرزوئیں پوری کر دیں اور میرے دل کو اپنے غیر سے خالی کر دیا۔ اس کے بعد وہ روتی رہی اور اس پر بے چینی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ پھر اُس نے اپنا سر اُٹھا کر یوں عرض کی، یااللہ عَزَّ وَجَلَّ! اہلِ تقویٰ کامیاب ہو گئے، متقین نے نجات پائی، اور وہ شخص ذلیل و رسوا ہوا جس کے حصے میں بد بختی آئی، اے مالکِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں التجا کرتی ہوں کہ اپنے وصال اور ملاقات سے قرب عطا فرما اور مجھے اپنے پاس بلا لے کہ مجھے دنیا میں رہنے کی حاجت نہیں۔ پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور زمین پر تشریف لے آئی۔ ہم نے اسے حرکت دی تو دیکھا کہ اس کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔ جب احمد بن مثنیٰ علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اس پر نظر پڑی تو اُن کے دل پر رِقت طاری ہو گئی اور وہ بھی زور زور سے رونے لگے، پھر انہوں نے بھی بلند آواز سے چیخ ماری اور زمین پر گر پڑے اور ہمیشہ کے لئے دُنیا سے کوچ کر گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا ناسری سقطی

Marfat.com

علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں دونوں کی تجہیز و تکفین کے بعد واپس آ گیا۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا۔

سُبْحَانَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ان لوگوں کی خوب شان ہے جنہوں نے احکام خداوندی عَزَّ وَجَلَّ کی بجاآوری میں کوئی کوتاہی نہ کی، کائنات کو نگاہِ عبرت سے دیکھا اور غور و فکر کیا اور لغزشوں کو یاد کر کے فکرِ آخرت کی اور عبرت حاصل کی، ان کو یہ بات سمجھ آ گئی کہ مقبول بندے اپنے محبوبِ حقیقی عَزَّ وَجَلَّ سے جا ملے اور اپنے مقاصد پانے میں کامیاب ہو گئے۔

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے روٹی عطا فرمائی

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ محمد بن علاء علیہ رحمۃ ربِّ العلٰی فرماتے ہیں، میں نے مدینہ شریف میں حاضری دی، مجھ پر بھوک کا غلبہ تھا، حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزارِ پاک کی زیارت کی اور سلام کیا، پھر عرض کی: یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں، بھوک اور فاقہ سے میری حالت ایسی ہو چکی ہے جس کو سوائے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کوئی نہیں جانتا، میں اس رات آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا مہمان ہوں۔ پھر مجھ پر نیند غالب

Marfat.com

ہوئی۔ خواب میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے نصف روٹی کھالی جب بیدار ہوا تو روٹی کا آدھا ٹکڑا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے جان لیا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالیشان حق ہے، جس نے خواب میں میری زیارت کی اس نے حقیقت میں میری ہی زیارت کی کہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

(صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب من رای النبی فی المنام، الحدیث ۶۹۹۴، ص ۵۸۴)

پھر مجھے ندا کی گئی: اے عبداللہ! جو بھی میری قبر کی زیارت کریگا اس کو بخش دیا جائے گا اور کل بروزِ قیامت میں اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوالفضل محمد بن نعیم علیہ رحمۃ اللہ الرحیم فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یعلیٰ کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کثرت سے نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی قبرِ انور کی زیارت کیا کرتے تھے، اور آپ کو اکثر خواب میں نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا دیدار بھی ہوجاتا۔ ایک دن زیارتِ قبرِ اطہر کے قصد سے نکلے لیکن پاؤں میں چوٹ لگنے کے سبب زیارت سے محروم ہوگئے، حج کرنے والے جارہے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک رقعہ لکھ کر کسی حاجی کو دیا اور فرمایا، جب تم مزارِ اقدس پر پہنچو

Marfat.com

تو میرا یہ رقعہ مزار شریف کے قریب رکھ کر عرض کرنا، یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! کنانی آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہ میں سلام عرض کرتے ہوئے عرض گزار ہے کہ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم جانتے ہیں کہ کنانی کو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت سے کس چیز نے روک رکھا ہے؟ چنانچہ، جب اس شخص نے ایسا کیا تو حضرتِ سیّدُنا کنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت ہوئی۔ سرکارِ عالی وقار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، اے کنانی! تمہارا خط پہنچ گیا ہے اور ہم نے تمہارا عذر بھی قبول کر لیا ہے۔ اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

باآواز بلند درود پڑھنے والوں کی بخشش ہو گئی

ایک بزرگ کا بیان ہے، میرا ایک گناہ گار پڑوسی تھا۔ اس کی وفات کے بعد میں نے اسے خواب میں جنت میں دیکھا تو پوچھا: تمہیں یہ مقام کیسے ملا؟ اس نے بتایا، میں ایک اجتماعِ ذکر میں حاضر ہوا۔ ایک محدث صاحب کو رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا یہ فرمان بیان کرتے سنا کہ جو شخص رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر بلند آواز سے درودِ پاک بھیجے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ کہنے کے بعد ان محدث صاحب نے باآوازِ بلند درودِ پاک پڑھا پھر میں نے اور تمام اہلِ اجتماع نے درودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسی دن ہمیں بخش دیا۔

(فضائل درود و سلام بحوالہ سعادۃ الدارین، ص ۱۵۸)

Marfat.com

ایک عارف کا بیان ہے کہ میں ایک رات نماز پڑھتے ہوئے تشہد میں سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار باذنِ پروردگار عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پر درود پاک پڑھنا بھول گیا، مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ خواب میں آقائے دو جہاں، سرورِ ذیشاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تو آج ہم پر درود بھیجنا بھول گیا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ثناء میں مشغول تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، کیا تجھے معلوم نہیں کہ مجھ پر درودِ پاک پڑھے بغیر اللہ عَزَّ وَجَلَّ اپنی ثناء بھی قبول نہیں فرماتا، وہ ایسی کوئی دعا قبول نہیں فرماتا جس میں مجھ پر درود نہ بھیجا گیا ہو اور کوئی حاجت پوری نہیں فرماتا جب تک کہ مجھ پر درودِ پاک نہ بھیجا جائے، کیا تم نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا یہ مبارک فرمان نہیں سنا؟ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمۂ کنزالایمان: ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (پ22، الاحزاب:56)

اَلرَّوْضُ الْفَائِق فِی الْمَوَاعِظِ وَالرَّقَائِق

رحمت سے مایوس

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، پہلی امتوں میں ایک شخص کثرتِ عبادت سے اپنے نفس پر سختی کرتا اور لوگوں کو رحمتِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ سے مایوس کرتا۔ جب اس کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ

Marfat.com

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بار گاہ میں حاضر ہے اور عرض کر رہا ہے، اے میرے رب عَزَّ وَجَلَّ میرے لئے تیری بار گاہ میں کیا (اجر) ہے؟ تو بار گاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ سے جواب ملا: آگ۔ عرض کی، میری عبادت و ریاضت کہاں گئی؟ ارشاد فرمایا، تو دنیا میں لوگوں کو میری رحمت سے مایوس کرتا تھا، آج میں تجھے اپنی رحمت سے مایوس کر دوں گا۔

(جامع معمر بن راشد مع مصنف عبدالرزاق، کتاب الجامع، باب الاقناط، الحدیث ۲۰۷۲۸، ج ۱۰، ص ۲۶۱)

سفید بال

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن سہل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضرتِ سیِّدُنا یحیی بن اکثم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو دیکھ کر پوچھا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: اے بوڑھے! میں نے عرض کی، یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمیں حضرتِ سیِّدُنا عبدالرزاق نے حضرتِ سیِّدُنا معمر کے حوالے سے، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا زہری کے حوالے سے، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عروہ کے حوالے سے اور انہوں نے اُمّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے بیان فرمایا، حضرتِ جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بتایا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے، مجھے حیا آتی ہے کہ میں کسی سفید بالوں والے کو عذاب دوں جو اسلام میں بوڑھا ہوا ہو۔ اور میں تو بہت عمر رسیدہ

Marfat.com

ہوں۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا، عبد الرزاق نے سچ کہا، معمر نے سچ کہا، زہری نے صحیح کہا، عروہ بھی سچا ہے، عائشہ نے بھی ٹھیک کہا، میرے نبیِّ کریم نے بھی سچ فرمایا، جبرائیل نے بھی سچ بتایا اور میں نے بھی سچ فرمایا ہے۔ پھر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے دائیں طرف جنت میں جانے کا حکم فرمایا۔

(تاریخ بغداد، الرقم ۷۴۸۹ یحیی بن اکثم، ج ۱۴، ص ۲۰۶ بدون عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا۔ کشف الخفائ، حرف الھمزۃ مع النون، تحت الحدیث ۷۴۱، ج ۱، ص ۲۱۷)

حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے لقب عطا فرمایا

علوم حدیث میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے مسلمانانِ عالم نے بڑا فیض حاصل کیا، علمِ حدیث میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے شیخ الحدیث کا لقب عطا ہوا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں کہ ربیع الاول ۹۰۴ھ جمعرات کی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دربارِ رسالت علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں حاضر ہوں، میں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حدیث پاک کے بارے میں اپنی ایک تالیف کا تذکرہ کرتے ہوئے عرض کی، اگر اجازت مرحمت فرمائیں تو اس میں سے کچھ پڑھ کر سناؤں؟ حضورِ اکرم، رسولِ محتشم، شادِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، سناؤ شیخ الحدیث! مجھے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا شیخ الحدیث کے الفاظ سے یاد فرمانا دنیا و مافیہا سے اچھا معلوم ہوا۔ (جامع الاحادیث، ج ۱، ص ۱۲)

Marfat.com

حضرت سیدنا اویس قرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرت سیدنا علقمہ بن مرثد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا اویس قرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، حضرت سیدنا اویس قرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے خاندان والوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مجنون سمجھا ہوا تھا، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے اپنے گھروں کے قریب کمرہ بنایا ہوا تھا۔ دو دو سال گزر جاتے لیکن گھر والے آپ کی طرف توجہ نہ دیتے، نہ ہی آپ کی خبر گیری کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی گزر بسر اس طرح کرتے کہ کھجور کی گٹھلیاں چنتے، شام کو انہیں بیچتے اور ان کے بدلے جو رَذِی کھجوریں وغیرہ ملتیں انہیں افطاری کے لئے رکھ لیتے (اور انہیں کھا کر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے)

جب حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے، تو ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے اجتماع میں فرمایا: اے لوگو! کھڑے ہو جاؤ۔ حکم پاتے ہی تمام لوگ کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قبیلہ مراد کے لوگوں کے علاوہ سب بیٹھ جائیں۔ (چند لوگوں کے علاوہ) سب بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا: تم میں سے قبیلہ قرن کے لوگ کھڑے رہیں باقی سب بیٹھ جائیں۔ ایک شخص کے علاوہ سب بیٹھ گئے، یہ کھڑا ہونے والا شخص حضرت سیدنا اویس قرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا چچا تھا۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا، کیا آپ قبیلہ قرن کے رہنے والے ہیں؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! میں قرن ہی کا رہنے

Marfat.com

والا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا، کیا آپ اویس قرنی کو جانتے ہیں؟ اس نے جواب دیا، حضور! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس اویس (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے متعلق سوال کر رہے ہیں وہ تو ہمارے ہاں احمق مشہور ہے، وہ اس لائق کہاں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے متعلق استفسار فرمائیں، وہ تو پاگل و مجنون ہے۔

یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے، اور فرمایا، میں اُس پر نہیں بلکہ تم پر رو رہا ہوں، میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل اُویس قرنی کی شفاعت سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کے برابر لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(سنن ابن ماجۃ، ابواب الزھد، باب صفۃ النار، الحدیث ۴۳۲۳، ص ۲۷۴۰)

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی اویس القرنی، الحدیث ۱، ج ۷، ص ۵۳۹)

حضرت سیدنا ہرم بن حیان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں، جب مجھ تک یہ حدیث پہنچی تو میں فوراً کوفہ کی طرف روانہ ہوا۔ میرا وہاں جانے کا صرف یہی مقصد تھا کہ حضرت سیدنا اویس قرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی زیارت کر لوں، اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہو سکوں۔ کوفہ پہنچ کر میں انہیں تلاش کرتا رہا۔ بالآخر میں نے انہیں دوپہر کے وقت نہر فرات کے کنارے وضو کرتے پایا۔ جو نشانیاں مجھے ان کے متعلق بتائی گئی تھیں ان کی وجہ سے میں نے انہیں فوراً پہچان لیا۔

Marfat.com

ان کا رنگ انتہائی گندمی ،جسم دبلا پتلا،سر گرد آلود اور چہرہ انتہائی بارعب تھا۔ میں نے قریب جا کر انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا،اور میری طرف دیکھا۔ میں نے فوراً مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا لیکن انہوں نے مصافحہ نہ کیا۔ میں نے کہا: اے اویس (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے ،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیسے ہیں؟ ان کو اس حالت میں دیکھ کر اور ان سے شدید محبت کی وجہ سے میری آنکھیں بھر آئیں اور میں رونے لگا۔ مجھے روتا دیکھ کر وہ بھی رونے لگے۔

اور مجھ سے فرمایا۔اے میرے بھائی ہرم بن حیان (علیہ رحمۃ اللہ المنان)! اللہ عزوجل آپ کو سلامت رکھے ،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیسے ہیں؟ اور میرے بارے میں اپ کو کس نے بتایا کہ میں یہاں ہوں؟ میں نے جواب دیا،اللہ عزوجل نے مجھے تمہاری طرف راہ دی ہے۔

یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحٰنَ اللّٰہِ کی صدائیں بلند کیں،اور فرمایا،بے شک ہمارے رب عزوجل کا وعدہ ضرور پورا ہونے والا ہے

پھر میں نے ان سے پوچھا،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آج سے پہلے نہ کبھی میں نے آپ کو دیکھا اور نہ ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے دیکھا۔

یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے علیم وخبیر پروردگار عزوجل نے خبر دی ہے۔ اے میرے بھائی ھرم بن حیان (علیہ

Marfat.com

رحمۃ اللہ المنان)! میری روح تیری روح کو اس وقت سے جانتی ہے جب (عالم ارواح) میں تمام روحوں کی آپس میں ملاقات ہوئی تھی۔ بے شک بعض مؤمن اپنے بعض مؤمن بھائیوں کو جانتے ہیں اور وہ اللہ عزوجل کے حکم سے ایک دوسرے سے اُلفت و محبت رکھتے ہیں، اگرچہ ان کی بظاہر ملاقات نہ ہوئی ہو، اگرچہ وہ ایک دوسرے سے بہت دور رہتے ہوں۔

پھر میں نے ان سے کہا، اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے، مجھے رسول اللہ عزوجل و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی کوئی حدیث سنائیے۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ قربان! مجھے نہ تو حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی صحبت بابرکت نصیب ہوئی اور نہ ہی میں ان کی زیارت سے مشرف ہو سکا، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں نے ان عظیم ہستیوں کی زیارت کی ہے جن کی نظریں میرے آقا و مولیٰ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے وا لضحیٰ والے چہرے کی زیارت کر چکی ہیں۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے اوپر اس بات کا دروازہ کھولوں کہ لوگ مجھے محدث، مفتی یا راوی کہیں، میں لوگوں سے دور رہنا چاہتا ہوں اور اپنی اس حالت پر خوش ہوں۔

پھر میں نے ان سے کہا، اے میرے بھائی! مجھے اللہ عزوجل کے کلام سے کچھ تلاوت ہی سنا دیجئے، اور مجھے کچھ نصیحت فرمائیے تا کہ میں اسے یاد رکھوں۔ بے شک میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صرف اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت سیدنا اویس قرنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے میرا ہاتھ پکڑا، اور اَعُوْذُ

Marfat.com

بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر فرمایا: میرے رب عزوجل کا کلام سب کلاموں سے اچھا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورہ دخان کی یہ آیتیں تلاوت فرمائیں:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿38﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿39﴾ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿40﴾ یَوْمَ لَا یُغْنِیْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَیْـٴًـا وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿41﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کھیل کے طور پر۔ ہم نے انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں۔ بے شک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی، مگر جس پر اللہ رحم کرے، بے شک وہی عزت والا مہربان ہے۔ (پ،25 الدخان: 38 تا 42)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ چند آیتیں پڑھیں پھر ایک زوردار چیخ ماری۔ میرے گمان کے مطابق شاید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہوگئے تھے، جب انہیں کچھ افاقہ ہوا تو فرمانے لگے، اے ابن حیان! تیرا باپ فوت ہوچکا، عنقریب تو بھی اس دنیا سے رخصت ہوجائے گا۔ پھر یا تو تیرا ٹھکانا جنت میں ہوگا یا پھر معاذ اللہ عزوجل جہنم میں۔ (اللہ عزوجل ہم سب کو جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے)

اے ابن حیان علیہ رحمۃ اللہ المنان! تیرا باپ حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام اور تیری ماں حضرت سیدتنا حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس دنیا فانی سے جا چکے، حضرات انبیاء کرام علیٰ نبیناو علیہم الصلوٰۃ والسلام حضرت سیدنا نوح، حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ، حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ، حضرت سیدنا داوٗد علیٰ نبیناو علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی اس دنیا سے ظاہری پردہ فرما چکے، خلیفہ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی انتقال ہو گیا، اور میرے بھائی اور دوست خلیفہ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی وصال ہو گیا۔ جب میں نے یہ سنا تو فوراً کہا، حضور! یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا فرما رہے ہیں؟ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ابھی حیات ہیں، ان کا ابھی وصال نہیں ہوا۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، مجھے میرے پروردگار عزوجل نے خبر دی ہے، اور میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے، عنقریب میں اور آپ بھی اس دنیا فانی سے رخصت ہو جائیں گے۔

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں درود و سلام کے گجرے نچھاور کئے اور آہستہ آواز میں دعائیں مانگنا شروع کر دیں۔

پھر فرمایا، میری ایک نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا۔ کتاب اللہ عزوجل میں تمام احکامات آ چکے، تمام انبیاء کرام علیٰ نبیناو علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا اس دنیا سے کوچ کر جانا ہمارے لئے ایک بہت بڑی

Marfat.com

نصیحت ہے۔ ہمیشہ موت کو یاد رکھنا۔ اپنے دل کو دنیا میں نہ الجھانا اور جب تو یہاں سے اپنی قوم کے پاس جائے تو انہیں (عذابِ آخرت) سے خوب ڈرانا، اور تمام لوگو ں کا خیر خواہ اور ناصح بن کر رہنا اور کبھی بھی جماعت سے دور نہ ہونا، اگر تو مسلمانوں کی بڑی جماعت سے جدا ہو گیا، تو تُو دین سے جدا ہو جائے گا۔ تجھے معلوم بھی نہ ہو گا اور تو جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ پھر فرمایا، اے میرے بھائی! تو اپنے لئے بھی دعا کرنا اور مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھنا۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرنے لگے، اے پروردگار عزوجل! ہرم بن حیان کا گمان ہے کہ یہ مجھ سے تیری خاطر محبت کرتا ہے اور تیری رضا ہی کی خاطر مجھ سے ملاقات کرنے آیا ہے۔ یا اللہ عزوجل! مجھے جنت میں اس کی پہچان کرا دینا، اور جنت میں بھی میری اس سے ملاقات کرا دینا۔ یا اللہ عزوجل! جب تک یہ دنیا میں باقی رہے اس کی حفاظت فرما، اور اسے تھوڑی ہی دنیا پر راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ عزوجل اسے جو نعمتیں تو نے عطا کی ہیں۔ ان پر شکر کرنے والا بنا دے، ہماری طرف سے اسے خوب بھلائی عطا فرما۔ پھر مجھ سے فرمایا، اے ابن حیان! تجھ پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو اور خوب برکت ہو، آج کے بعد میں تجھ سے ملاقات نہ کر سکوں گا، بے شک میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔ جب میں لوگوں کے درمیان ہوتا ہوں تو سخت پریشان اور غمگین رہتا ہوں۔ بس مجھے تو تنہائی بہت پسند ہے۔ آج کے بعد تو میرے متعلق کسی سے نہ پوچھنا۔ اور نہ ہی مجھے تلاش کرنا۔ میں ہمیشہ تجھے یاد رکھوں گا، اگر چہ تم مجھے نہ دیکھو گے اور میں تجھے نہ دیکھ سکوں گا۔ میرے بھائی! تو مجھے یاد رکھنا

Marfat.com

،میں تجھے یاد رکھوں گا۔ میرے لئے دعا کرتے رہنا۔ اللہ عزوجل نے چاہا تو میں تجھے یاد رکھوں گا اور تیرے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ اب تو اس سمت چلا جا اور میں دوسری طرف چلا جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک طرف چل دیئے۔ میں نے خواہش ظاہر کی کہ کچھ دُور تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ چلوں، لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انکار فرمادیا، اور ہم دونوں روتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔

میں بار بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مڑ مڑ کر دیکھتا، یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک گلی کی طرف مڑ گئے۔ اس کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بہت تلاش کیا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے نہ مل سکے، اور نہ ہی کوئی ایسا شخص ملا جو مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق خبر دیتا۔ ہاں! اللہ عزوجل نے مجھ پر یہ کرم کیا مجھے ہفتے میں ایک، دو مرتبہ خواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ضرور ہوتی ہے۔ عُیُونُ الحِکَایَات

صحراء کی اونچی قبر

حضرت سیدنا ابراہیم بن بشار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کے ساتھ تھا۔ ہم ایک صحراء میں پہنچے، وہاں ایک اونچی قبر تھی۔ حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم اس قبر کو دیکھ کر رونے لگے۔

مَیں نے پوچھا، حضور! یہ کس کی قبر ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Marfat.com

فرمایا، یہ حمید بن جابر علیہ رحمۃ اللہ القادر کی قبر ہے جو کہ ان تمام شہروں کے حاکم تھے، پہلے یہ دنیاوی دولت کے سمندر میں غرق تھے، پھر اللہ عزوجل نے انہیں ہدایت عطا فرمائی (اور ان کا شمار اللہ عزوجل کے نیک بندوں میں ہونے لگا)

مجھے ان کے متعلق خبر ملی ہے کہ ایک رات یہ اپنی لہو ولعب کی محفل میں مست تھے، دنیا کی دولت وآسائش کے دھوکے میں تھے، جب کافی رات بیت گئی تو اپنی سب سے زیادہ محبوب اہلیہ کے ساتھ خواب گاہ میں گئے اور خواب خرگوش کے مزے لینے لگے۔ اسی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں ایک کتاب لئے ان کے سرہانے کھڑا ہے، انہوں نے اس سے وہ کتاب طلب کی اور اسے کھولا تو سنہری حروف میں یہ عبارت لکھی ہوئی تھی: باقی رہنے والی اشیا پر فانی چیزوں کو ترجیح نہ دے۔ اپنی بادشاہی، اپنی طاقت، اپنے خدام اور اپنی نفسانی خواہشات سے ہر گز دھوکا نہ کھا، اور اپنے آپ کو دنیا میں طاقتور نہ سمجھ، اصل طاقتور ذات تو وہ ہے کہ جو معدوم نہ ہو۔ اصل بادشاہی تو وہ ہے جسے زوال نہ ہو، حقیقی خوشی وفرحت تو وہ ہے جو بغیر لہو ولعب کے حاصل ہو۔ لہٰذا اپنے رب عزوجل کے حکم کی طرف جلدی کر۔ بے شک اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی

Marfat.com

ہے۔ (پ4 اٰل عمران:133)

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں، پھر ان کی آنکھ کھل گئی۔ وہ بہت خوفزدہ تھے۔ پھر کہنے لگے: یہ (خواب) اللہ عزوجل کی طرف سے میرے لئے تنبیہ و نصیحت ہے۔ یہ کہہ کر فوراً اپنی بادشاہت کو چھوڑا اور اپنے ملک سے نکل کر ایسی جگہ آ گئے جہاں کوئی انہیں پہچان نہ سکے، اور انہوں نے ایک پہاڑ پر اللہ عزوجل کی عبادت کرنا شروع کر دی۔

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم فرماتے ہیں: جب مجھے ان کے بارے میں علم ہوا تو میں ان کے پاس آیا، اور ان سے ان کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے مجھے اپنا یہ واقعہ سنایا، اور میں نے انہیں اپنے سابقہ حالات کے بارے میں بتایا، پھر ان کے انتقال تک میں اکثر ملاقات کے لئے ان کے پاس آتا، بالآخر ان کا انتقال ہو گیا اور اسی جگہ انہیں دفن کر دیا گیا، یہ انہیں کی قبر ہے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

ریشمی کفن

حضرت سیدنا ابو عبداللہ براثی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں، مجھے حضرت سیدنا خلف برزائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا، میری کفالت میں ایک کوڑھ زدہ نوجوان دیا گیا جس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے اور آنکھوں سے بھی اندھا تھا، میں نے اسے کوڑھ زدہ لوگوں کے ساتھ کر دیا، اسی طرح کافی دن گزر گئے کہ میں اس سے بالکل غافل رہا۔ پھر مجھے اس کا خیال آیا، چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اس سے

Marfat.com

کہا: اے اللہ عزوجل کے بندے! تمہارا کیا حال ہے؟ میں تمہاری طرف سے کافی دن غفلت میں رہا، تم سے تمہارا حال دریافت نہ کر سکا۔ وہ کہنے لگا، میرا ایک دوست ہے جس کی محبت نے میری تمام تکلیفوں کا احاطہ کیا ہوا ہے، اس کی محبت کی وجہ سے مجھے اپنا درد و غم محسوس نہیں ہوتا، میرا وہ دوست مجھ سے کبھی بھی غافل نہیں ہوتا۔

میں نے کہا، (مجھے معاف کرنا) میں تمہیں بھول گیا تھا۔ وہ کہنے لگا، مجھے تمہارے بھولنے کی کوئی پرواہ نہیں، مجھے یاد کرنے والا موجود ہے، اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک دوست دوسرے دوست کو یاد نہ رکھے، میرا دوست ہر وقت میرا خیال رکھتا ہے۔ میں نے اس سے کہا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری شادی کسی ایسی عورت سے کرادوں جو تمہاری اس گندگی کو دور کر دے اور تمہارے زخموں کی دیکھ بھال کرے۔ تو وہ رونے لگا، پھر ایک آہِ سرد دل پر درد سے کھینچی اور آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے کہنے لگا: اے میرے دل و جان سے پیارے دوست! اتنا کہہ کر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر جب افاقہ ہوا تو میں نے اس سے پوچھا، تم کیا کہتے ہو؟ کیا تمہاری شادی کرادوں؟ کہنے لگا، تم میری شادی کیسے کراؤ گے حالانکہ میں تو دنیا کا بادشاہ اور سردار ہوں۔ میں نے کہا: تیرے پاس دنیا کی کونسی نعمت ہے؟ ہاتھ پاؤں تیرے نہیں، آنکھوں سے تو اندھا ہے اور تو اپنے منہ سے اس طرح کھاتا ہے جیسے جانور کھاتے ہیں، پھر بھلا تو دنیا کا سردار کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ کہنے لگا، میں اپنے مولا سے راضی ہوں کہ اس نے میرے جسم کو آزمائش میں مبتلا کیا اور میری زبان کو اپنے ذکر سے تر و تازہ رکھا، یہ میری سب سے بڑی خوش

Marfat.com

نصیبی ہے۔

پھر وہ شخص میرے پاس سے چلا گیااور کچھ ہی عرصہ بعد اس کاانتقال ہو گیا ،میں اس کے لئے کفن لے کرآیاجو کچھ بڑا تھا،میں نے بڑا حصہ کاٹ لیااور اس کو کفن پہنا کر نماز جنازہ پڑھی پھر اسے دفنادیا گیا،رات کو میں نے خواب دیکھا تو کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا،اے خلف!تم نے ہمارے ولی اور دوست کے کفن میں کنجوسی کی،یہ لو تمہارا کفن تمہیں واپس دیاجاتا ہے،اور ہم نے اپنے اس ولی کو سندس وریشم کا قیمتی کفن پہنادیا ہے۔جب میں بیدار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرا دیا ہوا کفن گھر میں پڑا ہوا تھا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

آسمانی لشکر

حضرت سیدنا ابو عتبہ الخواص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق فرماتے ہیں:میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جوان عظیم ہستیوں میں سے تھا جنہوں نے اپنے آپ کو عبادت الٰہیعزوجل کے لئے وقف کرر کھا تھا اور لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو کر پہاڑوں میں عبادت کیا کرتے تھے۔اس شخص نے مجھے بتایا:دنیا میں مجھے اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اور ابدالوں سے ملاقات کرنے اور ان کی صحبت سے برکتیں لوٹنے سے زیادہ کوئی چیز مرغوب و محبوب نہ تھی،میں بزرگوں کی تلاش میں جگہ جگہ پھرتا،جنگلوں اور پہاڑوں میں جاتااس اُمید پر کہ شاید کسی اللہ عزوجل کے ولی سے ملاقات ہو جائے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ اسی طرح گھومتا پھرتا میں ایک ایسے ساحل پر پہنچ گیا جہاں بالکل آبادی نہ تھی اور نہ ہی اس ساحل کی طرف کشتیاں آتی تھیں، وہ ایک ویران جگہ تھی، اچانک میری نظر ایک شخص پر پڑی جو پہاڑ کی اوٹ سے آرہا تھا، جب اس نے مجھے دیکھا تو ایک طرف دوڑ لگادی۔ میں بھی اس کی طرف دوڑا کہ شاید یہ کوئی اللہ عزوجل کا ولی ہے، میں اس سے ملاقات ضرور کروں گا، میں اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا کہ اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور وہ گر پڑا، میں اس کے قریب پہنچ گیا اور اس سے پوچھا: اے اللہ عزوجل کے بندے! تُو مجھ سے خوفزدہ ہو کر کیوں بھاگ رہا ہے؟

وہ خاموش رہا اور مجھ سے کوئی بات نہ کی۔ میں نے اس سے کہا، میں تو تجھ سے نصیحت آموز اور خیر کی باتیں سننا چاہتا ہوں، مجھے کچھ خیر و بھلائی کی باتیں بتاؤ۔ یہ سن کر وہ شخص کہنے لگا: تم جہاں بھی رہو حق کو اپنے اوپر لازم کرلو، اللہ عزوجل کی قسم! میں اپنی ایسی اچھائیاں نہیں پاتا جن کی مثل تمہیں دعوت دوں کہ تم بھی ایسی ہی اچھائیاں کرو۔ پھر اس شخص نے چیخ ماری اور زمین پر گر پڑا۔ جب اسے دیکھا تو پتا چلا کہ اس کی روح جسم سے جدا ہو چکی ہے۔

میں بہت پریشان ہوا کہ اس ویرانے میں اس کی تجہیز و تکفین کیسے کروں گا، یہاں میری مدد کو کون آئے گا، یہاں تو دور دور تک آبادی کا نام و نشان نہیں۔ میں اسی شش و پنج میں رہا یہاں تک کہ رات نے اپنے پر پھیلانا شروع کر دیئے اور ہر طرف تاریکی چھا گئی۔ میں ایک طرف جا کر بیٹھ گیا تھوڑی ہی دیر

Marfat.com

بعد مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا۔ میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے چار لشکر اس پہاڑ پر اُترے اور انہوں نے اس شخص کے لئے قبر کھودی، پھر اسے کفن پہنایا اور نمازِ جنازہ پڑھ کر اسے دفن کر دیا۔

اچانک میری آنکھ کھل گئی اور میں خواب سے بہت خوفزدہ تھا۔ باقی رات میں نے جاگ کر گزاری، نیند میری آنکھوں سے بہت دور تھی۔ جب صبح ہوئی تو میں اسی جگہ پہنچا جہاں اس شخص کو مردہ حالت میں چھوڑا تھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں اس کی لاش موجود نہ تھی۔ میں نے خوب تلاش کیا لیکن اس کی لاش نہ مل سکی پھر مجھے وہاں سے کچھ فاصلہ پر ایک تازہ قبر نظر آئی، میں سمجھ گیا کہ یہ وہی قبر ہے جسے میں نے خواب میں دیکھا تھا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

زرد چہرے والا موچی

حضرت سیدنا خلد بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بنی اسرائیل کے ایک عابد نے پہاڑ کی چوٹی پر ساٹھ سال تک اللہ عزوجل کی عبادت کی۔ ایک رات اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، فلاں موچی تجھ سے زیادہ عبادت گزار ہے اور اس کا مرتبہ تجھ سے زیادہ ہے۔

جب وہ عابد نیند سے بیدار ہوا تو خواب کے بارے میں سوچا، پھر خود ہی کہنے لگا: یہ تو محض خواب ہے، اس کا کیا اعتبار۔ لہٰذا اس نے خواب کی طرف توجہ نہ دی، کچھ عرصہ بعد اسے پھر اسی طرح خواب میں کہا گیا کہ فلاں موچی تجھ سے افضل ہے

Marfat.com

۔ مگراب کی بار بھی اس نے خواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی، تیسری مرتبہ پھر اسے خواب میں اسی طرح کہا گیا۔ بار بار خواب میں جب اسے موچی کی فضیلت کے بارے میں بتایا گیا تو وہ پہاڑ سے اترا اور اس موچی کے پاس پہنچا۔ موچی نے جب اسے دیکھا تو اپنا کام چھوڑ کر تعظیماً کھڑا ہو گیا اور بڑی عقیدت سے اس عابد کی دست بوسی کرنے لگا، پھر عرض گزار ہوا، حضور! آپ کو کس چیز نے عبادت خانے سے نکلنے پر مجبور کیا ہے؟

وہ عابد کہنے لگا. میں تیری وجہ سے یہاں آیا ہوں، مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں تیرا رتبہ مجھ سے زیادہ ہے؟ اس وجہ سے میں تیری زیارت کرنے آیا ہوں، مجھے بتا کہ وہ کونسا عمل ہے جس کی وجہ سے تجھے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ وہ موچی خاموش رہا، گویا وہ اپنے عمل کے بارے میں بتانے سے ہچکچاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ پھر کہنے لگا، میرا اور تو کوئی خاص عمل نہیں، ہاں! اتنا ضرور ہے کہ میں سارا دن رزق حلال کمانے میں مشغول رہتا ہوں اور حرام مال سے بچتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ مجھے سارے دن میں جتنا رزق عطا فرماتا ہے میں اس میں سے آدھا اس کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور آدھا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں۔ دوسرا عمل یہ ہے کہ میں [illegible] سے روزے رکھتا ہوں، اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے اندر ایسی نہیں جو باعث فضیلت ہو۔

یہ سن کر عابد اس نیک موچی کے پاس سے چلا گیا اور دوبارہ عبادت میں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسے خواب میں کہا گیا، اس موچی سے پوچھو کہ کس

Marfat.com

چیز کے خوف نے تمہارا چہرہ زرد کر دیا ہے؟ چنانچہ وہ عابد دوبارہ موچی کے پاس آیا، اور اس سے پوچھا، تمہارا چہرہ زرد کیوں ہے؟ آخر تمہیں کس چیز کا خوف دامن گیر ہے؟ موچی نے جواب دیا، جب بھی میں کسی شخص کو دیکھتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ یہ شخص مجھ سے اچھا ہے، یہ جنتی ہے اور میں جہنم کے لائق ہوں، میں اپنے آپ کو سب سے حقیر جانتا ہوں اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ گناہگار تصور کرتا ہوں اور مجھے ہر وقت جہنم کا خوف کھائے جا رہا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میرا چہرہ زرد ہو گیا ہے۔ وہ عابد واپس اپنے عبادت خانے میں چلا گیا۔

حضرت سیدنا خلد بن ایوب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس موچی کو اس عبادت گزار شخص پر اسی لئے فضیلت دی گئی کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو حقیر سمجھتا تھا اور اپنے علاوہ سب کو جنتی سمجھتا تھا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے شب و روز

حضرت سیدنا عیسیٰ بن مرحوم عطار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں، ایک نیک سیرت لونڈی حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی خدمت میں رہا کرتی تھی۔ اس لونڈی نے مجھے حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی عبادت و ریاضت کے بارے میں بتایا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ساری ساری رات

Marfat.com

نماز میں مشغول رہتیں۔ جب صبح صادق ہوتی تو تھوڑی دیر کے لئے اپنے مصلے پ
لیٹ جاتیں، اور جب ہلکا ہلکا اجالا ہونے لگتا تو فوراً اٹھ کھڑی ہوتیں اور اپنے نفس ک
مخاطب کر کے کہتیں، اے نفس! تو اس ناپائیدار دنیا میں کب تک سوتا رہے گا؟ ب
دنیا تو تنگی کا گھر ہے، پھر اس میں اتنی نیند کیوں؟ آج کچھ دیر جاگ لے کچھ نیک
اعمال کر لے، پھر قبر میں خوب میٹھی نیند سو جانا، وہاں تجھے قیامت تک کوئی نہیں
جگائے گا، عمل یہاں کر لے آرام وہاں کرنا۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اٹھ بیٹھتیں اور دوبارہ عبادت میں مشغول
ہو جاتیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے پوری زندگی اسی طرح عبادت و ریاضت میں
گزاری۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھے بلا ک
فرمانے لگیں، میری موت کی وجہ سے مجھے اذیت نہ دینا یعنی میرے مرنے کے بع
چیخ و پکار نہ کرنا، اور اسی اُون کے جُبّے میں میری تکفین کرنا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اسی جبہ کو پہن کر ساری ساری رات اللہ عزوجل
کی عبادت میں مشغول رہتیں، لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوتے لیکن یہ ال
عزوجل کی بندی لذتِ عبادت سے لطف اندوز ہو رہی ہوتی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کے بعد ہم نے آپ کو اسی جُبّہ میں کفن
دیا جس کی آپ نے وصیت فرمائی تھی، اور وہ چادر بھی کفن میں شامل کر دی جس

Marfat.com

اوڑھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا عبادت کیا کرتی تھیں۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کی وفات کے تقریباً ایک سال بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا جنت کے اعلیٰ درجوں میں ہیں اور آپ نے سبز ریشم کا بہترین لباس زیبِ بدن کیا ہوا ہے، اور سبز ریشم کا دوپٹہ اوڑھا ہوا ہے، خدا عزوجل کی قسم! میں نے کبھی ایسا خوبصورت لباس نہیں دیکھا جیسا آپ نے پہنا ہوا تھا۔

میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے پوچھا: اے رابعہ! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے اس جبے اور چادر کا کیا ہوا جس میں ہم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو کفن دیا تھا؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم! وہ لباس مجھ سے لے لیا گیا، اور اس کی جگہ یہ بہترین لباس مجھے عطا کیا گیا ہے جسے تم دیکھ رہی ہو، اور میرے اس جبے اور چادر کو لپیٹ کر اس پر مہر لگا دی گئی اور اسے مقام عِلِّیین میں رکھ دیا گیا ہے تا کہ قیامت کے دن اس کے بدلے مجھے ثواب عطا کیا جائے۔

میں نے پوچھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کو اپنے دنیا میں کئے ہوئے اعمال کے بدلے میں اور کیا کیا نعمتیں عطا کی گئیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرمانے لگیں: اللہ عزوجل نے اپنے نیک بندوں کے لئے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں، وہ بیان سے باہر ہیں۔ تم نے تو ابھی ان نعمتوں کی ایک جھلک ہی دیکھی ہے، اس کے علاوہ نہ جانے کیا کیا نعمتیں اس نے اپنے اولیاء کے لئے تیار کر رکھی ہیں۔

پھر میں نے پوچھا، عبیدہ بنت ابو کلاب علیہا رحمۃ اللہ الوھاب کے ساتھ

Marfat.com

آخرت میں، کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمانے لگیں: اللہ عزوجل کی قسم! وہ ہم سے سبقت لے گئیں اور ہم سے اعلیٰ مرتبوں میں انہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے پوچھا، کس وجہ سے انہیں آپ پر فضیلت دی گئی؟ حالانکہ لوگوں کی نظروں میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا مرتبہ ان سے زیادہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا، وہ ہر حال میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتی تھیں، اور دنیاوی فکروں سے پریشان نہ ہوتی تھیں۔ پھر میں نے پوچھا، ابو مالک ضیغم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا گیا؟ فرمانے لگیں، اللہ عزوجل نے انہیں بہت بڑا انعام عطا فرمایا ہے، وہ جب چاہتے ہیں اپنے پروردگار عزوجل کی زیارت کر لیتے ہیں، ان کا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بہت مرتبہ و مقام ہے۔

میں نے پوچھا، حضرت سیدنا بشر بن منصور علیہ رحمۃ الغفور کے ساتھ کیا ہوا؟ فرمانے لگیں، ان کا مرتبہ تو قابل رشک ہے، انہیں تو ایسی ایسی نعمتوں سے نوازا گیا ہے جن کے بارے میں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہ ہو گا۔

پھر میں نے عرض کی، مجھے کسی ایسے عمل کے متعلق بتا دیجئے جس کے ذریعے مجھے اللہ عزوجل کا قرب اور اس کی رضا نصیب ہو جائے۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے فرمایا، کثرت سے ذکر اللہ عزوجل کرو، ہر وقت اپنے اوپر ذکر اللہ عزوجل کو لازم کر لو۔ اگر ایسا کرو گی تو کچھ بعید نہیں کہ تمہاری قبر میں تمہیں ایسی نعمتوں سے نوازا جائے کہ تم قابل رشک ہو جاؤ۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

Marfat.com

جنت کی ابدی نعمتیں

حضرت سیدنا سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سید والان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے مشہور اولیاء کرام میں سے تھے ،وہ بہت عبادت گزار شخص تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا، ایک مرتبہ میں رات کے پچھلے پہر تہجد کے لئے مسجد میں گیا، اللہ عزوجل نے جتنی توفیق دی اتنی دیر میں نے نماز پڑھی اور ذکر کیا، پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ ایک قافلہ مسجد آیا ہے، اہل قافلہ کے چہرے نہایت حسین و جمیل اور نورانی ہیں، میں نے جان لیا کہ یہ انسان نہیں بلکہ کوئی اور مخلوق ہے۔ ان کے ہاتھوں میں تھال ہیں، جن میں عمدہ آٹے کی برف کی طرح سفید روٹیاں ہیں، ہر روٹی پر انگوروں کی طرح چھوٹے چھوٹے قیمتی موتی ہیں۔ اہل قافلہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے، یہ روٹیاں کھالو۔ میں نے کہا، میرا تو روزہ ہے۔ تو وہ کہنے لگے، یہ مسجد جس کا گھر ہے اس نے حکم دیا ہے کہ تم یہ کھانا کھالو۔ میں نے کھانا شروع کر دیا کہ جب میرا مالک حقیقی عزوجل مجھے حکم دے رہا ہے تو پھر میں کیوں نہ کھاؤں۔ کھانے کے بعد میں نے وہ موتی اٹھانا چاہے تو مجھے کہا گیا: انہیں چھوڑ دو، ہم تمہارے لئے ان کے بدلے ایسے درخت لگائیں گے جن کے پھل ان موتیوں سے بہتر ہوں گے۔

میں نے کہا، وہ درخت کہاں لگائے جائیں گے؟ کہا گیا، ایسے گھر میں جو کبھی برباد نہ ہو گا، اور وہاں ہمیشہ پھل اگتے رہیں گے، کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ہی خراب ہوں گے، وہ ایسا ملک ہے جو کبھی منقطع نہ ہو گا، وہاں ایسے کپڑے ہوں گے جو

Marfat.com

کبھی پرانے نہ ہوں گے، اس گھر (یعنی جنت) میں خوشی ہی خوشی ہے، میٹھے پانی کے چشمے ہیں، وہاں سکون وآرام ہے اور ایسی پاکباز بیویاں ہیں جو فرمانبردار، ہمیشہ خوش رہنے والیاں اور دل کو بھانے والی ہیں، وہ نہ تو کبھی ناراض ہوں گی اور نہ ہی ناراض کریں گی۔ لہٰذا دنیا میں جتنا ہوسکے تم نیک اعمال کی کثرت کرو۔ یہ دنیا تو نیند کی مانند ہے کہ آنکھ کھلتے ہی رخصت ہوجائے گی، لہٰذا اس میں جتنا ہوسکے عمل کرو اور جلدی سے جنت کی طرف آجاؤ جہاں دائمی نعمتیں ہیں۔

پھر میری آنکھ کھل گئی لیکن ابھی تک میرے ذہن میں وہ خواب سمایا ہوا تھا اور میں جلدی جلدی اس گھر (یعنی جنت) میں پہنچنا چاہتا تھا جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا۔

حضرت سیدنا سید سری بن یحییٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس کے بعد حضرت سیدنا داؤد الان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تقریباً پندرہ دن زندہ رہے پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا۔ جس رات انتقال ہوا میں نے اسی رات اُن کو خواب میں دیکھا، مجھ سے فرمانے لگے: کیا تم ان درختوں کے پھلوں کو دیکھ کر متعجب ہورہے ہو کہ ان میں کیسے کیسے پھل لگے ہوئے ہیں؟ میں نے پوچھا، تمہارے لئے جو درخت جنت میں لگائے گئے ہیں ان میں کس طرح کے پھل ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، وہ تو ایسے پھل ہیں کہ جن کی تعریف بیان نہیں کی جاسکتی۔

خدا عزوجل کی قسم! جب کوئی اللہ عزوجل کا مہمان بنتا ہے تو وہ پاک

Marfat.com

پروردگار عزوجل اس کو ایسی ایسی نعمتیں عطا فرماتا ہے جن کے اوصاف بیان نہیں ہوسکتے ،اس کے کرم کی کوئی انتہا نہیں ،وہ اپنے بندوں پر بے انتہا کرم فرماتا ہے

عُیُونُ الحِکَایَات

راہِ علم کی مشقتوں میں صبر پر انعام

حضرت سیدنا ابو الحسن فقیہہ صفار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار فرماتے ہیں، ہم مشہور محدث حضرت سیدنا حسن بن سفیان النسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت بابرکت میں رہا کرتے تھے ،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمیت کا ڈنکا ملک بھر میں بج رہا تھا، لوگ تحصیل علم کے لئے دور دراز سے سفر کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے احادیث سن کر لکھ لیتے، الغرض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے مشہور و معروف محدث اور فقیہہ تھے اور آپ کے کاشانہ اطہر پر طالب علموں کا ہجوم لگا رہتا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان علم دین کے متوالوں کو احادیث مبارکہ لکھواتے اور انہیں فقہ کے مسائل سے آگاہ کرتے۔

ایک مرتبہ جب ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلسِ علم میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث لکھوانے کی بجائے لوگوں سے فرمایا، پہلے آج تم لوگ توجہ سے میری بات سنو اس کے بعد تمہیں حدیث لکھواؤں گا، تمام لوگ بڑی توجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سننے لگے ،آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے دین کا علم سیکھنے کے لئے دور دراز سے سفر کی صعوبتیں اور تکالیف جھیل کر

Marfat.com

آنے والو! بے شک میں جانتا ہوں کہ تم خوب ناز و نعم میں پلے ہو اور اہلِ فضیلت میں سے ہو، تم نے دین کی خاطر اپنے اہل و عیال اور وطنوں کو چھوڑا (یہ یقیناً تمہاری قربانی ہے) لیکن خبردار! تمہارے دل میں ہرگز یہ خیال نہ آئے کہ تم نے جو سفر کی مشقتیں اور تکالیف برداشت کی ہیں اور حصولِ علم دین کے لئے اپنے اہل و عیال سے دوری اختیار کی ہے اور بہت سی خواہشوں کو قربان کیا مگر ان تمام مشکلات پر صبر کر کے تم نے علم دین سیکھنے کا حق ادا نہیں کیا کیونکہ تمہاری تکلیفیں دین کی راہ میں بہت کم ہیں۔ آؤ میں تمہیں اپنے زمانہ طالب علمی کی کچھ تکالیف سناتا ہوں تا کہ تمہیں بھی تکالیف پر صبر کرنے کی ہمت و رغبت ملے۔

سنو! جب مجھے علم دین سیکھنے کا شوق ہوا تو اس وقت میں عالم شباب میں تھا، میری شدید خواہش تھی کہ میں حدیث و فقہ کا علم حاصل کروں۔ چنانچہ ہم چند دوست حصولِ علم دین کے لئے مصر کی طرف روانہ ہوئے اور ہم نے ایسے اساتذہ اور محدثین کی تلاش شروع کر دی جو اپنے دور کے سب سے زیادہ ماہر حدیث اور سب سے بڑے فقیہہ اور حافظ الحدیث ہوں، بڑی تلاش کے بعد ہم اس زمانے کے سب سے بڑے محدث کے پاس پہنچے وہ ہمیں روزانہ بہت کم تعداد میں احادیث اِملاء کرواتے (یعنی لکھواتے) وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ مدت طویل ہو گئی اور ہمارا ساتھ لایا ہوا نان و نفقہ بھی ختم ہونے لگا۔ جب نسب کھانا وغیرہ ختم ہو گیا تو ہم نے اپنے زائد کپڑے اور چادریں وغیرہ فروخت کیں اور کچھ کھانا وغیرہ خریدا پھر جب وہ بھی ختم ہو گیا تو فاقوں کی نوبت آ گئی۔ ہم سب دوست ایک مسجد میں رہا کرتے

Marfat.com

تھے، کوئی ہماری مشقتوں اور تکالیف سے واقف نہ تھا اور نہ ہی ہم نے کبھی اپنی تنگدستی اور غربت کی کسی سے شکایت کی، ہم صبر و شکر سے علمِ دین حاصل کرتے رہے، اب ہمارے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ رہا بالآخر ہم نے تین دن اور تین راتیں بھوک کی حالت میں گزار دیں۔ ہماری کمزوری اتنی بڑھ گئی کہ ہم حرکت بھی نہ سکتے تھے۔ چوتھے دن بھوک کی وجہ سے ہماری حالت بہت خراب تھی، ہم نے سوچا کہ اب ہم ایسی حالت کو پہنچ چکے ہیں کہ ہمیں سوال کرنا جائز ہے کیوں نہ ہم لوگوں سے اپنی حاجت بیان کریں تا کہ ہمیں کچھ کھانے کو مل جائے لیکن ہماری خودداری اور عزت نفس نے ہمیں اس پر آمادہ نہ ہونے دیا کہ ہم لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور اپنی پریشانی ان پر ظاہر کریں، ہم میں سے ہر شخص اس بات سے انکار کرنے لگا کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے لیکن حالت ایسی تھی کہ ہم سب قریب المرگ تھے اور مجبور ہو گئے تھے۔ چنانچہ یہ طے پایا کہ ہم قرعہ ڈالتے ہیں جس کا نام آ گیا وہی سب کے لئے لوگوں سے کھانا طلب کریگا تا کہ ہم اپنی بھوک ختم کر سکیں جب سب کے نام لکھ کر قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ میرے نام نکلا، چنانچہ میں بادِلِ نخواستہ لوگوں سے اپنی حاجت بیان کرنے کے لئے تیار ہو گیا لیکن میری غیرت اس بات کی اجازت نہ دے رہی تھی پس میں عزت نفس کی وجہ سے لوگوں کے پاس مانگنے کے لئے نہ جا سکا اور میں نے مسجد کے ایک کونے میں جا کر نماز پڑھنا شروع کر دی اور بہت طویل دو رکعت نماز پڑھی پھر اللہ عزوجل سے اس کے پاکیزہ اور بابرکت ناموں کے وسیلے سے دعا کی کہ وہ ہم سے اس

Marfat.com

پریشانی اور تکلیف کو دور کردے اور ہمیں

اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ بنائے۔ ابھی میں دعا سے فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ مسجد میں ایک حسین و جمیل نوجوان داخل ہوا۔ اس نے نہایت عمدہ کپڑے پہنے تھے، اس کے ساتھ ایک خادم تھا جس کے ہاتھ میں رومال تھا۔ اس نوجوان نے مسجد میں داخل ہوتے ہی پوچھا، تم میں سے حسن بن سفیان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کون ہے ؟ یہ سن کر میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور کہا، میرا نام حسن بن سفیان ہے، تمہیں مجھ سے کیا کام ہے ؟ وہ نوجوان بولا، ہمارے شہر کے حاکم طولون نے تمہیں سلام بھیجا ہے اور وہ اس بات پر معذرت خواہ ہے کہ تم ایسی سخت تکلیف میں ہو اور اسے معلوم ہی نہیں کہ تمہاری حالت فاقوں تک پہنچ چکی ہے، ہمارا حاکم اپنی اس کوتاہی پر آپ لوگوں سے معافی کا طلبگار ہے، اس نے آپ کے لئے یہ کھانا بھجوایا ہے، کل وہ خود آپ لوگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کریگا، برائے کرم! آپ یہ کھانا قبول فرمالیں. پھر اس نوجوان نے کھانا اور کچھ تھیلیاں ہمارے سامنے رکھیں جن میں ہم سب احباب کے لئے ایک ایک سو دینار تھے، ہم سب یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔

میں نے اس نوجوان سے کہا: یہ سب کیا قصہ ہے اور تمہارے حاکم کو ہمارے بارے میں کس نے خبر دی ہے ؟ تو وہ نوجوان کہنے لگا، میں اپنے حاکم کا خادم خاص ہوں۔ آج صبح جب میں اس کی محفل میں گیا تو اس کے پاس اور بھی بہت سے خدام اور درباری موجود تھے، کچھ دیر بعد ہمارے حاکم طولون نے کہا، میں

Marfat.com

کچھ دیر خلوت چاہتا ہوں لہٰذا تم سب یہاں سے چلے جاؤ چنانچہ ہم سب اسے تنہا چھوڑ کر اپنے اپنے گھروں کی طرف پلٹ گئے، میں گھر پہنچا اور ابھی میں بیٹھا بھی نہ تھا کہ امیر طولون کا قاصد میرے پاس آیا، اس نے آتے ہی کہا، تمہیں امیر طولون بلا رہے ہیں، جتنا جلدی ہو سکے ان کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ۔ میں بہت حیران ہوا کہ ابھی تو وہاں سے آیا ہوں پھر ایسی کیا بات ہو گئی کہ مجھے طلب کیا گیا ہے بہر حال میں جلدی سے حاضر دربار ہوا جب میں اس کے کمرے میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ اکیلا ہی کمرے میں موجود ہے۔ اس نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے پہلو پر رکھا ہوا ہے اور شدید تکلیف کی حالت میں ہے۔ امیر طولون کے پہلو میں شدید درد ہو رہا تھا جیسے ہی میں ان کے پاس پہنچا تو مجھ سے کہنے لگے، کیا تم حسن بن سفیان اور ان کے رفیق طلباء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی، نہیں۔

تو کہنے لگے، فلاں محلہ کی فلاں مسجد میں جاؤ، یہ کھانا اور رقم بھی لے جاؤ اور بصد احترام ان لوگوں کی بارگاہ میں پیش کرنا، وہ دین کے طالب علم تین دن اور تین راتوں سے بھوکے ہیں، اور میری طرف سے ان سے معذرت کرنا کہ میں ان کی حالت سے ناواقف رہا حالانکہ وہ میرے شہر میں تھے میں اپنی اس حرکت پر بہت شرمندہ ہوں، کل میں خود ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگوں گا۔ اس نوجوان نے ہمیں بتایا کہ جب میں نے امیر طولون سے یہ باتیں سنیں تو میں نے عرض کی، حضور! آخر کیا واقعہ پیش آیا ہے اور آپ کو یہ کمر کی تکلیف یکدم کیسے ہو گئی حالانکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے؟

Marfat.com

امیر طولون نے مجھے بتایا کہ جب تم لوگ یہاں سے چلے گئے تو میں آرام کے لئے اپنے بستر پر لیٹا، ابھی میری آنکھیں بند ہی ہوئی تھیں کہ میں نے خواب میں ایک شہسوار کو دیکھا جو ہوا میں اس طرح اڑتا آرہا تھا جیسے کوئی شہسوار زمین پر چلتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ مجھے اس کی یہ حالت دیکھ کر بڑا تعجب ہوا، وہ اڑتا ہوا میرے دروازے پر آیا پھر گھوڑے سے اترا اور نیزے کی نوک میرے پہلو میں رکھ دی اور کہنے لگا، فوراً اُٹھو اور حسن بن سفیان اور ان کے رفقاء کو تلاش کرو، جلدی اُٹھو، جلدی کرو، وہ دین کے طلباء راہِ خدا عزوجل کے مسافر تین دن سے بھوکے ہیں اور فلاں مسجد میں قیام فرما ہیں۔

میں نے اس پراسرار شہسوار سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا، میں جنت کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہوں، اور تمہیں ان دین کے طلباء کی حالت سے خبردار کرنے آیا ہوں، فوراً ان کی خدمت کا انتظام کرو۔ اتنا کہنے کے بعد وہ سوار میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور میری آنکھ کھل گئی بس اس وقت سے میرے پہلو میں شدید درد ہو رہا ہے۔ تم جلدی کرو اور یہ سارا مال اور کھانا وغیرہ لے کر ان دین کے طلباء کی خدمت میں پیش کر دو تا کہ مجھ سے یہ تکلیف دور ہو جائے۔

حضرت سیدنا حسن بن سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اس نوجوان سے یہ باتیں سن کر ہم سب بڑے حیران ہوئے اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس رحیم و کریم مالک کی عطا پر سر بسجود ہو گئے۔

پھر ہم سب دوستوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ابھی رات ہی کو ہمیں اس جگہ سے

Marfat.com

کوچ کر جاناچاہے ورنہ ہمارا واقعہ لوگوں میں مشہور ہوجائے گااور حاکم شہر ہماری حالت سے واقف ہو کر ہمارا ادب واحترام کریگا،اس طرح لوگوں میں ہماری نیک نامی ہوجائے گی، ہوسکتاہے پھر ہم ریاکاری اور تکبر کی آفت میں مبتلا ہوجائیں۔ ہمیں لوگوں سے عزت افزائی نہیں چاہے، ہمیں تواپنے رب عزوجل کی خوشنودی چاہے۔ ہم اپنا عمل صرف اپنے مالک حقیقی کے لئے ہی کرناچاہتے ہیں،لوگوں کے لئے ہم عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی ہمیں یہ بات پسند ہے کہ ہمارے اعمال سے لوگ واقف ہوں۔ چنانچہ ہم سب دوستوں نے راتوں رات وہاں سے سفر کیا،اس علاقے کو خیرباد کہا،اور ہم مختلف علاقوں میں چلے گئے۔ علمِ دین کی راہ میں ایسی مشقتوں اور تکالیف پر صبر و شکر کرنے کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک اپنے دور کا بہترین محدث اور ماہر فقیہہ بنااور علم دین کی برکت سے ہمیں بارگاہ خداوندی عزوجل میں اعلیٰ مقام عطا کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا کَثِیْرًا۔

پھر جب صبح امیر طولون اس محلے میں آیااور اسے معلوم ہوا کہ ہم یہاں سے جاچکے ہیں تواس نے اس تمام محلے کو خریدااور وہاں ایک بہت بڑاجامعہ بنوا کر اسے ایسے طالب علموں کے لئے وقف کردیاجووہاں دین کاعلم سیکھیں، پھر اس نے تمام طلباء کی خوراک اور دیگر ضروریات اپنے ذمہ لے لیں اور سب کی کفالت خود ہی کرنے لگا تاکہ آئندہ کسی طالب علم کو کبھی ایسی پریشانی نہ ہو جیسی ہمیں ہوئی تھی ،ہمیں جو سعادتیں ملیں وہ سب علم دین کی برکت اور ہمارے یقین کامل کانتیجہ تھیں۔ ہمیں اپنے رب کریم پر مکمل بھروسہ ہے وہ اپنے بندوں کو بے یارومددگار

Marfat.com

نہیں چھوڑتا، وہ ہم سب کا والی و مالک ہے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

عورت کا فتنہ

حضرت عبد المُنعِم بن ادریس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار شخص تھا جو اپنے زمانے کا سب سے بڑا عبادت گزار شمار کیا جاتا تھا، وہ بستی سے الگ تھلگ ایک مکان میں اللہ عزوجل کی عبادت کیا کرتا، اسی بستی میں تین بھائی اپنی ایک جوان کنواری بہن کے ساتھ رہا کرتے تھے، اچانک ان کے ملک پر دشمن حملہ آور ہو گیا، ان تینوں بہادر نوجوانوں نے جہاد پر جانے کا عزمِ مُصمَّم کر لیا، لیکن انہیں اس بات کی فکر لاحق ہوئی کہ ہم اپنی جوان بہن کس کے سپرد کر کے جائیں انہوں نے بہت غور و فکر کیا لیکن کوئی ایسا قابلِ اِعتماد شخص نظر نہ آیا جس کے پاس وہ اپنی جوان کنواری بہن کو چھوڑ کر جاتے، پھر انہیں اس عابد کا خیال آیا اور وہ سب اس بات پر راضی ہو گئے کہ یہ عابد قابلِ اِعتماد ہے، ہم اپنی بہن کو اس کی نگرانی میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

چنانچہ وہ تینوں اس عابد کے پاس آئے اور اسے صورت حال سے آگاہ کیا۔ عابد نے صاف انکار کرتے ہوئے کہا، میں یہ ذمہ داری ہر گز قبول نہیں کروں گا، لیکن وہ تینوں بھائی اس کی منت سماجت کرتے رہے بالآخر وہ عابد اس بات پر راضی ہو گیا کہ مَیں تمہاری بہن کو اپنے ہاتھ نہیں رکھوں گا بلکہ میرے مکان کے

Marfat.com

سامنے جو خالی مکان ہے تم اپنی بہن کو اس میں چھوڑ جاؤ، وہ تینوں بھائی اس پر راضی ہو گئے اور اپنی بہن کو اس عابد کے مکان کے سامنے والے مکان میں چھوڑ کر جہاد پر روانہ ہو گئے۔

وہ عابد روزانہ اپنے عبادت خانے سے نیچے اُترتا اور دروازے پر کھانا رکھ دیتا پھر اپنے عبادت خانے کا دروازہ بند کر کے اُوپر اپنے عبادت خانے میں چلا جاتا پھر لڑکی کو آواز دیتا کہ کھانا لے جاؤ، لڑکی وہاں سے کھانا لے کر چلی جاتی۔

اس طرح کافی عرصہ تک عابد اور اس لڑکی کا آمنا سامنا نہ ہوا۔ وقت گزرتا رہا، ایک مرتبہ شیطان مردود نے اس عابد کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ وہ بے چاری اکیلی لڑکی ہے، روزانہ یہاں کھانا لینے آتی ہے، اگر کسی دن اس پر کسی مرد کی نظر پڑ گئی اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا تو یہ کتنی بری بات ہے، کم از کم اتنا تو کر کہ دن کے وقت تو اس لڑکی کے دروازے پر کھانا رکھ آیا کر، تا کہ اسے باہر نہ نکلنا پڑے، اس طرح تجھے زیادہ اَجر بھی ملے گا اور وہ لڑکی غیر مردوں کے شر سے بھی محفوظ رہے گی، اس عابد کے دل میں یہ وسوسہ گھر کر گیا اور وہ شیطان کے جال میں پھنس گیا۔

چنانچہ وہ روزانہ دن میں لڑکی کے مکان پر جاتا اور کھانا دے کر واپس آجاتا لیکن اس سے گفتگو نہ کرتا پھر کچھ عرصہ بعد شیطان نے اسے ترغیب دلائی کہ تیرے لئے نیکی کمانے کا کتنا عظیم موقع ہے کہ تُو کھانا اس کے گھر میں پہنچا دیا کر ،تا کہ اُس لڑکی کو پریشانی نہ ہو، اس طرح تجھے اس کی خدمت کا ثواب زیادہ ملے گا،

Marfat.com

چنانچہ اس عابد نے اب گھر میں جا کر کھانا دینا شروع کر دیا کچھ عرصہ اسی طرح معاملہ چلتا رہا، شیطان نے اسے پھر مشورہ دیا کہ دیکھ وہ لڑکی کتنے دنوں سے اکیلی اس مکان میں رہ رہی ہے، اسے تنہائی میں وحشت ہوتی ہوگی، اگر تو اس سے کچھ دیر بات کرلے اور اس کے پاس تھوڑی بہت دیر بیٹھ جائے تو اس کی وحشت ختم ہو جائے گی اور اس طرح تجھے بہت اَجر و ثواب ملے گا۔ عابد پھر شیطان لعین کے چکر میں پھنس گیا اور اس نے اب لڑکی کے پاس بیٹھنا اور اس سے بات چیت کرنا شروع کر دی، پہلے پہل تو اس طرح ہوا کہ وہ عابد اپنے عبادت خانے سے بات کرتا اور لڑکی اپنے مکان سے، پھر وہ دونوں دروازوں پر آ کر گفتگو کرنے لگے، پھر شیطان کے اُکسانے پر وہ عابد اس لڑکی کے مکان میں جا کر اس کے پاس بیٹھتا اور باتیں کرتا، بالآخر شیطان نے اب اسے ورغلانا شروع کر دیا کہ دیکھ یہ لڑکی کتنی خوبصورت ہے! کیسی حسین و جمیل ہے! جب اس نے جوان لڑکی کی جوانی پر نظر ڈالی تو اس کے دل میں گناہ کا اِرادہ ہوا۔ ایک دن اس نے لڑکی سے بہت زیادہ قربت اِختیار کی اور اس کی ران پر ہاتھ رکھا پھر اس سے بوس و کنار کیا، بالآخر اس بد بخت عابد نے شیطان کے بہکاوے میں آ کر اس لڑکی سے زنا کیا جس کے نتیجے میں لڑکی حاملہ ہو گئی اور اس حمل سے ایک بچہ پیدا ہوا۔

پھر شیطان مردود نے اس عابد کے پاس آ کر کہا، دیکھ! تیری حرکت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے، تیرا کیا خیال ہے کہ جب اس لڑکی کے بھائی آئیں گے اور وہ اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھیں گے تو تجھے کتنی رسوائی ہوگی اور وہ تیرے ساتھ کیا

Marfat.com

معاملہ کریں گے؟ تیری بہتری اسی میں ہے کہ تُو اس بچے کو مار ڈال تا کہ انہیں اس واقعہ کی خبر ہی نہ ہو اور تُو رسوائی سے بچ جائے۔ چنانچہ اس بد بخت نے بچے کو ذبح کر ڈالا اور ایک جگہ دفن کر دیا، اب وہ مطمئن ہو گیا کہ لڑکی اپنی رسوائی کے خوف سے اپنے بھائیوں کو اس واقعے کی خبر نہ دے گی لیکن شیطان ملعون دوبارہ اس عابد کے پاس آیا اور کہا: اے جاہل انسان! کیا تُو نے یہ گمان کر لیا ہے کہ یہ لڑکی اپنے بھائیوں کو کچھ نہیں بتائے گی، یہ تیری بھول ہے، یہ ضرور تیری حرکتوں کے بارے میں اپنے بھائیوں کو آگاہ کرے گی اور تجھے ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا، تیری بہتری اسی میں ہے کہ تُو اس لڑکی کو بھی قتل کر کے دفن کر دے تا کہ معاملہ ہی ختم ہو جائے۔ عابد نے شیطان کے مشورہ پر عمل کیا اور لڑکی کو قتل کر کے اسے بھی بچے کے ساتھ ہی دفن کر دیا اور عابد دوبارہ مصروفِ عبادت ہو گیا۔

وقت گزرتا رہا جب اس لڑکی کے بھائی جہاد سے واپس آئے تو انہوں نے اس مکان میں اپنی بہن کو نہ پا کر عابد سے پوچھا تو اس نے بڑے مغموم انداز میں روتے ہوئے جواب دیا، تمہارے جانے کے بعد تمہاری بہن کا انتقال ہو گیا اور یہ اس کی قبر ہے، وہ بہت نیک لڑکی تھی، اتنا کہنے کے بعد وہ عابد رونے لگا۔ اس کے بھائی بھی قبر کے پاس رونے لگے، کافی دن وہ اسی مکان میں اپنی بہن کی قبر کے پاس رہے پھر اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور انہیں اس عابد کی باتوں پر یقین آ گیا۔

ایک رات جب وہ تینوں بھائی اپنے اپنے بستروں پر آرام کے لئے لیٹے اور ان کی آنکھ لگ گئی تو شیطان ان تینوں کے خواب میں آیا اور سب سے بڑے

Marfat.com

بھائی سے سوال کیا، تمہاری بہن کہاں ہے؟ اس نے کہا، وہ تو مر چکی ہے اور فلاں جگہ اس کی قبر ہے۔ شیطان نے کہا: اس عابد نے تم سے جھوٹ بولا ہے، اس نے تمہاری بہن کے ساتھ زنا کیا اور اس سے بچہ پیدا ہوا، پھر اس نے رسوائی کے خوف سے تمہاری بہن اور اس بچے کو مار ڈالا اور ان دونوں کو ایک ساتھ دفن کر دیا، اگر تمہیں یقین نہیں آئے تو تم وہ جگہ کھود کر دیکھ لو۔ اس طرح اس نے تینوں بھائیوں کو خواب میں آ کر ان کی بہن کے متعلق بتایا، جب صبح سب کی آنکھ کھلی تو سب حیران ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے، رات تو ہم نے عجیب وغریب خواب دیکھا ہے۔ پھر سب نے اپنا اپنا خواب بیان کیا، بڑا بھائی کہنے لگا، یہ محض ایک جھوٹا خواب ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں، لہٰذا اسے ذہن سے نکال دو۔ چھوٹے بھائی نے کہا: میں اس کی ضرور تحقیق کروں گا اور ضرور اس جگہ کو کھود کر دیکھوں گا۔

چنانچہ وہ تینوں بھائی اسی مکان میں پہنچے اور جب اس جگہ کو کھودا جس کی شیطان نے نشاندہی کی تھی تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہاں ان کی بہن اور ایک بچہ ذبح شدہ حالت میں موجود ہیں۔ چنانچہ وہ اس بدبخت عابد کے پاس پہنچے اور اس سے پوچھا: سچ سچ بتا تُو نے ہماری بہن کے ساتھ کیا کیا ہے؟ عابد نے جب ان کا غصہ دیکھا تو اپنے گناہ کا اعتراف کر لیا اور سب کچھ بتا دیا۔ چنانچہ وہ تینوں بھائی اسے پکڑ کر بادشاہ کے دربار میں لے گئے، بادشاہ نے ساری بات سن کر اسے پھانسی کا حکم دے دیا۔

Marfat.com

جب اس بد بخت عابد کو پھانسی دی جانے لگی تو شیطان مردود اپنا آخری وار کرنے پھر اس کے پاس آیا اور اسے کہا، میں ہی تیرا وہ ساتھی ہوں جس کے مشوروں پر عمل کر کے تو عورت کے فتنے میں مبتلا ہوا، پھر تُو نے اسے اور اس کے بچے کو قتل کر دیا، ہاں! اگر آج تُو میری بات مان لے گا تو میں تجھے پھانسی سے رہائی دلوادوں گا۔ عابد نے کہا: اب تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ شیطان لعین بولا: تُو اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اِنکار کر دے اور کافر ہو جا، اگر تُو ایسا کریگا تو میں تجھے آزاد کروا دوں گا۔ یہ سن کر کچھ دیر تو عابد سوچتا رہا لیکن پھر دنیاوی عذاب سے بچنے کی خاطر اُس نے اپنی زبان سے کفریہ کلمات بکے اور اللہ عزوجل کی وحدانیت کا منکر ہو گیا (والعیاذ باللہ تعالیٰ)۔ جب شیطان ملعون نے اس بد بخت عابد کا ایمان بھی برباد کروا دیا تو اُسے حالتِ کفر میں پھانسی دے دی گئی اور وہ فوراً اپنے ساتھیوں سمیت وہاں سے غائب ہو گیا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

سفید محل

حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس افراد پر مشتمل ایک قافلہ یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ مَیں بھی اس قافلے میں شریک تھا، قافلہ جانبِ منزل رواں دواں تھا، دورانِ سفر ہمارا قافلہ ایک ایسی بستی کے قریب سے گزرا جسے دیکھ کر ہمیں بہت زیادہ حیرت ہوئی۔ اس بستی میں بہترین قسم کی عمارتیں

Marfat.com

تھیں، ہمارے رفقاء نے کہا: کیا ہی اچھا ہوا گر ہم اس بستی میں داخل ہو جائیں اور یہاں کے حالات معلوم کریں۔

چنانچہ ہمارا قافلہ اس خوبصورت بستی میں داخل ہوا۔اس کی خوبصورتی دیکھ کر ہماری حیرانگی اِنتہاء کو پہنچ چکی تھی، ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کی تمام عمارتوں کو سونے چاندی سے ڈھانپ دیا گیا ہو، اس کی عمارتیں ایسی تھیں جیسی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھیں، اس بستی میں ایک سفید محل تھا جس کی سفیدی خالص برف جیسی تھی اور اس کا صحن بھی اسی طرح سفید تھا، وہاں پر بہترین لباس میں ملبوس چند کنواری خوبصورت نوجوان لڑکیاں موجود تھیں، ان کے درمیان میں ایک نہایت ہی حسین و جمیل دوشیزہ تھی جس کا حُسن ان سب لڑکیوں پر غالب تھا، دوسری لڑکیاں اس کے گرد گھوم رہی تھیں اور وہ دف بجاتے ہوئے یہ شعر گنگنا رہی تھی:

مَعْشَرَ الْحُسَّادِ مُوْتُوْا كَمَدًا كَذَا تَكُوْنُ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

غُيِّبَ عَنَّا مَنْ نَعَانَا حَسَدًا وَكَانَ وَحْدَهٗ اِلتَّقٰى الْأَنْكَدَا

ترجمہ: اے حسد کرنے والو! تم شدت غم سے مر جاؤ، ہم تو اسی طرح عیش و عشرت سے زندگی گزاریں گی، جو ہم سے حسد کرتے ہوئے ہمیں موت کی خبر دیتا ہے وہ خود ہی غمگین اور محروم ہو کر بھینک دیا جاتا ہے (یعنی مر جاتا ہے)۔

وہ دوشیزہ اِنہی اَشعار کا تکرار کر رہی تھی، وہاں اس بستی میں ایک بہترین حوض بنا ہوا تھا، جس میں صاف شفاف پانی تھا، قریب ہی ایک چھوٹی سی بہترین چراگاہ تھی جس میں بہترین قسم کے جانور چر رہے تھے، عمدہ نسل کے گھوڑے، اُونٹ،

Marfat.com

گائے اور گھوڑے کے چھوٹے چھوٹے بچے وہاں موجود تھے، قریب ہی ایک گول محل بنا ہوا تھا۔ ہم اس جگہ کا حسن و جمال اور زیب و زینت دیکھ کر محوِ حیرت تھے۔ ہمارے بعض رفقاء نے کہا، ہم کچھ دیر یہاں قیام کر لیتے ہیں تا کہ یہاں کے مناظر سے لُطف اندوز ہو سکیں اور ہمیں اس خوبصورت بستی میں کچھ دیر آرام میسر آ جائے۔ چنانچہ ہم نے وہیں اپنے کجاوے اُتارے (اور سامان کو ترتیب دینے لگے) اتنے میں محل کی جانب سے کچھ لوگ آئے، ان کے پاس چٹائیاں تھیں، انہوں نے آتے ہی وہ چٹائیاں بچھادیں پھر ان پر انواع واقسام کے کھانے چُن دیئے، پھر ہمیں کھانے کی دعوت دی۔ ہم نے کھانا کھایا، اس کے بعد کچھ دیر آرام کیا اور وہاں کے نظاروں سے لُطف اَندوز ہوتے رہے پھر ہم نے وہاں سے کوچ کرنے کا ارادہ کیا اور اپنے کجاوے کسنے لگے۔

ہمیں جاتا دیکھ کر محل کی جانب سے چند لوگ آئے اور کہا: ہمارا سردار تمہیں سلام کہتا ہے اور اس نے پیغام بھجوایا ہے کہ مَیں معذرت خواہ ہوں کہ آپ سے ملاقات نہ کر سکا اور کَمَا حَقُّہٗ آپ کی خدمت نہ کر سکا، ان دنوں ہمارے ہاں ایک جشن کی تیاری ہو رہی ہے جس کی مصروفیت اتنی زیادہ ہے کہ میں آپ لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکتا، برائے کرم! میری اس تقصیر کو معاف فرمانا، آپ لوگ ہمارے مہمان ہیں، آپ جب تک چاہیں ہمارے ہاں قیام فرمائیں۔

بادشاہ کا یہ پیغام سن کر ہم نے ان لوگوں سے کہا، اب ہم یہاں مزید نہیں ٹھہر سکتے، ہماری منزل ابھی بہت دُور ہے، ہم اب جانا چاہتے ہیں، اللہ عزوجل تمہیں

Marfat.com

اس مہمان نوازی کی اچھی جزاء اور برکتیں عطا فرمائے۔

جب ہم جانے لگے تو ان خادموں نے ہمیں بہت سا کھانا اور کافی سازوسامان دیا اور اتنا زادِ راہ دیا کہ وہ ہمارے تمام سفر کے لئے کافی تھا۔ پھر ہم وہاں سے رخصت ہو کر اپنی منزل کی طرف چل دیئے، جب ہماری واپسی ہوئی تو ہم اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے سے مدینہ منورہ پہنچے۔ کافی عرصہ گزر گیا اور جب حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بنے تو ان کے ایک وفد کے ساتھ مَیں دوبارہ سوئے یمن روانہ ہوا، میں نے اپنے رفقاء کو اس بستی کے متعلق بتا یا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہم نے ایک عظیم الشان بستی دیکھی تھی، پھر میں نے ان کو وہ سارا واقعہ بتایا۔ یہ سن کر ان کا تجسس بڑھا اور ان میں سے ایک شخص نے کہا: کیا ہی بہتر ہوا گر ہم بھی اس بستی کو دیکھ لیں۔

چنانچہ ہم اسی بستی کی طرف چل دیئے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو میں اس جگہ کو دیکھ کر بہت حیران ہوا کیونکہ اب تو وہاں کا نقشہ ہی بدل چکا تھا، اب وہاں عظیم الشان محل تھا نہ ہی اس کا بہترین سفید فرش بلکہ وہاں ویرانی چھائی ہوئی تھی اور ریت کے ڈھیر لگے ہوئے تھے، عمارتیں کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی تھیں، چراگاہ میں جانوروں کا نام و نشان تک نہ تھا، بڑی بڑی خودرو گھاس نے ساری چراگاہ کو وحشت ناک بنا دیا تھا، تالاب میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

الغرض! چند سال قبل جہاں ہر قسم کی زیب و زینت تھی اب وہاں ویرانی

Marfat.com

چھائی ہوئی تھی، اب وہاں نہ تو خُدّام تھے نہ ہی لونڈیاں۔ ہم سب اس منظر کو دیکھ کر محوِ حیرت تھے کہ ہمیں ان تباہ و برباد عمارتوں میں ایک شخص نظر آیا۔ میں نے اپنے ایک رفیق کو یہ کہتے ہوئے بھیجا کہ ہم اس شخص سے دُور ہی رہتے ہیں، تم جاؤ اور یہاں کے حالات معلوم کر کے آؤ اور دیکھو! یہ شخص کون ہے؟ میرا دوست وہاں گیا اور کچھ ہی دیر بعد وہ خوف زدہ سا ہماری جانب پلٹا۔ میں نے پوچھا: تم نے وہاں کیا دیکھا ہے کہ اتنے پریشان ہو رہے ہو؟ وہ کہنے لگا، جب میں اس شخص کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ ایک بوڑھی اور اندھی عورت ہے، جب اس نے میری آہٹ محسوس کی تو کہنے لگی: تجھے اس کی قسم جس نے تجھے صحیح و سالم بھیجا ہے، میری آنکھوں کا نور تو ضائع ہو چکا تم جو بھی ہو میرے پاس آؤ (یہ سن کر میں وہاں سے واپس آ گیا ہوں)۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر مَیں بوسیدہ اور ٹوٹی پھوٹی سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس ویران عمارت میں پہنچا جہاں وہ بڑھیا موجود تھی۔ اس بڑھیا نے کہا: تم مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا، تُو کون ہے اور وہاں اس ویرانے میں تیرے ساتھ کون کون رہتا ہے؟ یہ سن کر بڑھیا بولی: میرا نام عمیرہ ہے اور مَیں اس بستی کے سردار ذویل کی بیٹی ہوں، میرا باپ ایسا سخی اور فیاض تھا کہ راہ گیروں کو بلا بلا کر مہمان نوازی کرتا اور لوگ ہماری اس بستی میں قیام کیا کرتے تھے اور یہاں چند سال پہلے مہمانوں کی خوب ضیافتیں ہوا کرتی تھیں، پھر اس بڑھیا نے یہ شعر پڑھا:

Marfat.com

وَمِنْ مَعْشَرٍ صَارُوْا رَمِيْمًا

اَبُوْهُمْ كَرِيْمٌ اَبُوالْجِحَافِ بِالْخَيْرِ ذُوَيْلُ

ترجمہ: اور وہ لشکر بوسیدہ و خراب بے یار و مدد گار ہو گئے جن کا باپ ذویل ایسا کریم تھا جو خیر کی طرف بہت رغبت کرتا تھا۔

میں نے اس بڑھیا سے کہا: تمہارے باپ اور تمہاری باقی قوم کا کیا ہوا؟ کہنے لگی، انہیں موت نے آلیا، وہ اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے، زمانے نے انہیں فنا کر دیا، ان کے بعد مَیں اس پرندے کے بچے کی طرح ہو گئی ہوں جو کمزور گھونسلے میں اکیلا بیٹھا ہو۔ میں نے اس سے کہا، کیا تمہیں یاد ہے کہ چند سال پہلے ایک مرتبہ ہم یہاں سے گزرے تھے، اس وقت یہ جگہ آباد تھی اور یہاں جشن کی تیاریاں ہو رہی تھیں، اس محل کے صحن میں چند لڑکیاں ایک حسین و جمیل دوشیزہ کے گرد جمع تھیں اور وہ دوشیزہ دف بجاتے ہوئے یہ شعر گنگنا رہی تھی:

مَعْشَرَ الْحُسَّادِ مُوْتُوْا كَمَدًا

ترجمہ: اے حاسدو! تم شدت غم سے مر جاؤ۔

یہ سن کر بوڑھی عورت نے روتے ہوئے کہا: اللہ عزوجل کی قسم! مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے، ان لڑکیوں میں میری بہن بھی تھی اور دف بجا کر شعر گنگنانے والی دوشیزہ مَیں ہی تھی۔

یہ سن کر میں نے کہا، اگر تم پسند کرو تو ہم تجھے اپنے ساتھ اپنے وطن لے جائیں اور تم ہمارے اہل خانہ کے ساتھ رہو؟ میری یہ بات سن کر اس نے کہا، یہ

Marfat.com

بات مجھ پر بہت گراں ہے کہ میں اپنی اس جگہ کو چھوڑ دوں، میں اسی جگہ رہنا پسند کروں گی یہاں تک کہ مجھے بھی اپنے باپ اور قوم کی طرح موت آجائے اور میں بھی اس دنیا ناپائیدار سے رخصت ہو جاؤں۔

پھر میں نے پوچھا، تمہارے کھانے پینے کا بندوبست کس طرح ہوتا ہے؟ اس نے کہا، یہاں سے قافلے گزرتے ہیں اور میرے لئے کھانا وغیرہ پھینک جاتے ہیں، مَیں اسے کھا کر گزارا کر لیتی ہوں اور یہاں ایک گھڑا موجود ہے جو پانی سے بھرا رہتا ہے، مَیں نہیں جانتی کہ اسے کون بھرتا ہے، بس اسی میں سے میں پانی پی لیتی ہوں، اس طرح میری زندگی کے دن گزر رہے ہیں۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا: اے مسافر! کیا تمہارے قافلے میں کوئی عورت ہے؟ میں نے کہا، نہیں۔ پھر پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی سفید چادر ہے؟ میں نے کہا، ہاں، چادر تو ہے۔ پھر میں نے اسے دو چادریں لا کر دیں جو بالکل نئی تھیں۔ چادریں لے کر وہ ایک طرف چلی گئی، کچھ دیر بعد انہیں پہن کر واپس آئی اور کہنے لگی: میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ مَیں دُلہن بنی ہوئی ہوں اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی جانب جا رہی ہوں، یہ خواب دیکھ کر مجھے گمان ہو رہا ہے کہ میں آج مر جاؤں گی، کاش! کوئی عورت ہوتی جو میرے غسل وغیرہ کا اِنتظام کر دیتی۔ ابھی وہ بوڑھی عورت مجھ سے یہ باتیں کر ہی رہی تھی کہ یکدم زمین پر گری اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ ہم نے اسے تیمم کرایا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی پھر اسے وہیں دفن کر دیا۔

Marfat.com

جب میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بار گاہ میں حاضر ہوا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو وہ رونے لگے اور فرمایا: اگر میں تمہاری جگہ وہاں ہوتا تو ضرور ایک کریم وفیاض باپ کی اس بیکس و بے بس بیٹی کو اپنے ساتھ لے آتا لیکن مقدّر کی بات ہے، اس کے نصیب میں یہی لکھا تھا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

ماں کو قتل کرنے والے کا عبرتناک انجام

حضرت سیدنا جعفر بن سلیمان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار نے فرمایا: ایک مرتبہ حج کے موسم میں، مَیں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کی اتنی کثرت تھی کہ انہیں دیکھ کر تعجب ہوتا تھا۔ میرے دل میں یہ خواہش اُبھری کہ کاش! کسی طرح مجھے معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں میں سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کون مقبول ہے تاکہ میں اس کو مبارکباد دوں اور جس کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ یہ مردود ہے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کا حج قبول نہیں تو اس کو نیکی کی دعوت دوں اور اس کے لئے دعا کروں۔

جب رات کو میں سویا تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا، اے مالک بن دینار! تُو حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کے بارے میں فکر مند ہے؟ تو سن! اس مرتبہ اللہ عزوجل نے ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، سفید و سیاہ رنگت والے، عربی و عجمی الغرض ہر حج اور عمرہ کرنے والے کو بخش دیا ہے لیکن ایک شخص کی

Marfat.com

مغفرت نہیں کی گئی، اللہ عزوجل کا اس شخص پر بہت زیادہ غضب ہے اور اللہ عزوجل اس سے ناراض ہے۔ اس کا حج قبول نہیں کیا گیا بلکہ اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس خواب کے بعد میری جو حالت ہوئی اسے اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے یہ گمان کر لیا کہ وہ مغضوب شخص شاید مَیں ہی ہوں اور اللہ عزوجل مجھ سے ناراض ہے۔ میں بہت پریشان رہا۔ سارا دن اسی غم اور فکر میں گزر گیا پھر دوسری رات تھوڑی دیر کے لئے میری آنکھ لگی تو پھر مجھے اسی طرح کا خواب نظر آیا اور

ایسی ہی غیبی آواز سنائی دی، پھر کہا گیا: اے مالک بن دینار! تُو وہ نہیں جس کا ذکر کیا جارہا ہے بلکہ وہ تو خراسان کا ایک شخص ہے جو بلخ شہر میں رہتا ہے، اس کا نام محمد بن ہرون بلخی ہے۔ اللہ عزوجل اس سے شدید ناراض ہے، اس کا حج مردود ہے اور اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں صبح خراسان سے آئے ہوئے حاجیوں کے قافلے میں گیا انہیں سلام کیا اور ان سے پوچھا: کیا تم میں بلخ شہر کے حجاج موجود ہیں؟ انہوں نے کہا، ہاں! ہم میں بلخ کے کئی حاجی موجود ہیں۔ میں نے پھر پوچھا: کیا تم میں کوئی محمد بن ہرون بلخی ہے؟ انہوں نے کہا: مرحبا! اس نیک شخص کو کون نہیں جانتا، اس سے بڑھ کر عابد و زاہد پورے خراسان میں کوئی نہیں۔

Marfat.com

(حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ) مجھے ان لوگوں کی زبانی اس کی تعریف سن کر بڑا تعجب ہوا کیونکہ خواب میں معاملہ اس کے برعکس تھا۔ بہرحال میں نے ان سے پوچھا، اس وقت وہ کہاں ہوگا؟ لوگوں نے کہا، وہ چالیس سال سے مسلسل روزے رکھ رہا ہے اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے، اگر تم اسے تلاش کرنا چاہتے ہو تو مکہ مکرمہ کے کسی ٹوٹے پھوٹے مکان میں تلاش کرو وہ ایسی ہی جگہوں میں قیام کرتا ہے۔

ان لوگوں سے یہ معلومات حاصل کرنے کے بعد میں مکہ شریف کے ویران علاقے کی طرف گیا اور اس ابن ہرون کو ڈھونڈنے لگا۔ بالآخر ایک دیوار کے پیچھے میں نے ایک شخص کو دیکھا۔ میں نے جان لیا کہ یہی ابن ہرون ہے۔ اس کی حالت یہ تھی کہ اس کا سیدھا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور اس ہاتھ کی ہڈی میں سوراخ کرکے زنجیر ڈال دی گئی تھی۔

ابن ہرون نے اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو زنجیر کی مدد سے گردن سے لٹکایا ہوا تھا۔ اسی طرح اس نے اپنے قدموں میں بھی بیڑیاں ڈال رکھی تھیں اور وہ مشغولِ عبادت تھا۔ جب اس نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ عزوجل کے بندے! تو کون ہے اور کہاں سے آیا ہے؟ میں نے کہا: میرا نام مالک بن دینار (علیہ رحمۃ اللہ الغفار) ہے اور میں بصرہ کا رہنے والا ہوں۔ وہ کہنے لگا، اچھا! تم وہی مالک بن دینار (علیہ رحمۃ اللہ الغفار) ہو جن کی علمیت اور زہد و تقوی کے ڈنکے پورے عراق میں بج رہے ہیں۔ میں نے کہا،

Marfat.com

عالم تو اللہ عزوجل کی ذات ہے اور زاہد و عابد حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ المجید ہیں، وہ اگر چاہیں تو خوب عیش و عشرت سے زندگی گزار سکتے ہیں لیکن بادشاہت کے باوجود انہوں نے زُہد و تقوی اختیار کیا اور دنیا سے بے رغبتی ان کے اندر بدرجہ اَتم پائی جاتی ہے، ہمیں تو دنیاوی نعمتیں میسر ہی نہیں اس لئے ان سے دور ہیں۔

اُس نے مجھ سے کہا: اے مالک بن دینار (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! تم میرے پاس کس لئے آئے ہو؟ اگر تم نے میرے بارے میں کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرو۔ میں نے کہا: مجھے تمہارے سامنے وہ خواب بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ تو وہ کہنے لگا، اے مالک بن دینار (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! تم نے جو خواب دیکھا ہے وہ بیان کرو اور مجھ سے شرم نہ کرو۔

(حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ) بالآخر مَیں نے اسے اپنا خواب سنایا۔ خواب سن کر وہ کافی دیر تک روتا رہا، پھر کہنے لگا، اے مالک بن دینار (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)! مسلسل چالیس سال سے میرے بارے میں حج کے موقع پر اسی طرح کا خواب کسی نیک و زاہد بندے کو دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ میں جہنمی ہوں۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں کہ یہ باتیں سن کر میں نے اس سے پوچھا، کیا تیرے اور اللہ عزوجل کے درمیان کوئی بہت بڑا گناہ حائل ہے؟ اس نے کہا، ہاں! میرا گناہ زمین و آسماں اور عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے۔ میں نے کہا: مجھے تم اپنا وہ گناہ بتاؤ تا کہ میں لوگوں کو اس کے اِرتکاب سے بچاؤں اور اِنہیں اس گناہ سے ڈراؤں جس کی سزا تم بھگت رہے

Marfat.com

ہو۔

تو وہ کہنے لگا، اے مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! مَیں شراب کا عادی تھا اور ہر وقت شراب کے نشے میں مدہوش رہتا۔ ایک مرتبہ میں اپنے ایک شرابی دوست کے پاس گیا۔ میں نے وہاں خوب شراب پی پھر جب مجھ پر نشہ طاری ہونے گا اور میری عقل پر پردہ پڑ گیا تو میں نشے کی حالت میں گرتا پڑتا اپنے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میری زوجہ نے دروازہ کھولا ۔ میں گھر میں داخل ہوا تو میری والدہ تنور میں آگ جلا کر لکڑیاں ڈال رہی تھی اور اس میں خوب آگ بھڑک رہی تھی۔

جب میری والدہ نے مجھے نشے کی حالت میں دیکھا تو میری طرف آئی۔ مَیں لڑکھڑا کر گرنے لگا تو اس نے مجھے تھام لیا اور کہنے لگی، آج شعبان المعظم کی آخری تاریخ ہے اور رمضان المبارک کی پہلی رات شروع ہونے والی ہے، لوگ صبح روزہ رکھیں گے اور تیری صبح اس حالت میں ہوگی کہ تُو شراب کے نشے میں ہوگا ، کیا تجھے اللہ عزوجل سے حیا نہیں آتی؟ یہ سن کر مجھے غصہ آگیا اور میں نے ایک گھونسا اپنی والدہ کے سینے پر مارا اور اسے اُٹھا کر جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا، مَیں اس وقت نشے میں تھا اور میرے ہوش و حواس بحال نہ تھے، جب میری زوجہ نے یہ دردناک منظر دیکھا تو اس نے مجھے دھکیل کر ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا اور باہر سے کنڈی لگا دی تا کہ پڑوسی میری آواز نہ سن سکیں اور انہیں معاملے کی خبر نہ ہو۔

میں اسی طرح نشے کی حالت میں پڑا رہا جب رات کافی گزر گئی تو مجھے ہوش

Marfat.com

آیااب میرا نشہ دور ہو چکا تھا۔ میں دروازے کی طرف بڑھا تو دروازہ بند تھا۔ میں نے اپنی زوجہ کو آواز دی کہ دروازہ کھولو۔ اس نے بڑے سخت لہجے میں جواب دیا: میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔ میں نے کہا، آخر تم مجھ سے اِتنی ناراض کیوں ہو؟ آخر مَیں نے ایسی کون سی خطا کی ہے؟ اس نے کہا: تُو نے اتنی بڑی خطا کی ہے کہ تُو اس لائق ہی نہیں کہ تجھ پر رحم کیا جائے۔ میں نے کہا، آخر بات کیا ہے؟ مجھے بھی تو معلوم ہو کہ میں نے کیا بُری حرکت کی ہے؟ میری زوجہ نے کہا، تُو نے اپنی ماں کو قتل کر دیا ہے اور اسے جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا ہے اور اب وہ جل کر کوئلہ بن چکی ہے۔

جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے دروازہ اُکھاڑ پھینکا اور تنور کی طرف لپکا، جب تنور میں دیکھا تو میری والدہ جل کر کوئلہ ہو چکی تھی۔ میں یہ حالت دیکھ کر بہت افسردہ ہوا اور اُلٹے قدموں ٹوٹے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اپنا ہاتھ چوکھٹ پر رکھا اور اس ہاتھ کو کاٹ ڈالا جس سے میں نے اپنی ماں کو گھونسا مارا تھا، پھر میں نے لوہا گرم کر کے اس ہاتھ کی ہڈی میں سوراخ کیا اور اس میں زنجیر ڈال کر گلے میں لٹکا لیا پھر اپنے دونوں پاؤں میں بھی بیڑی ڈال لی۔ اس وقت میری ملکیت میں آٹھ ہزار دینار تھے وہ سب کے سب میں نے غروبِ آفتاب سے قبل صدقہ کر دیئے۔ 26 لونڈیاں اور 23 غلام آزاد کئے اور اپنی تمام جائیداد اللہ عزوجل کے نام پر وقف کر دی۔

اب مسلسل چالیس سال سے میری یہ حالت ہے کہ دن میں روزہ رکھتا

Marfat.com

ہوں اور ساری ساری رات اپنے پروردگار عزوجل کی عبادت کرتا ہوں اور چالیس دن کے بعد کھانا کھاتا ہوں۔ صرف اِفطاری کے وقت تھوڑا سا پانی اور کوئی معمولی سی چیز کھالیتا ہوں۔ میں ہر سال حج کرنے آتا ہوں اور ہر سال کسی عالم وزاہد کو میرے متعلق ایسا ہی خواب دکھایا جاتا ہے جیسا آپ کو دکھایا گیا ہے، یہ ہے میری ساری داستانِ عبرت نشان۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار فرماتے ہیں: یہ سن کر میں نے اس کے چہرے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور کہا، اے منحوس انسان! قریب ہے کہ جو آگ تجھ پر نازل ہونے والی ہے وہ ساری زمین کو جلا ڈالے۔ پھر میں وہاں سے ایک طرف ہو گیا اور ایک جگہ چھپ گیا تا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔ جب اس نے محسوس کیا کہ میں جا چکا ہوں تو اس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اللہ عزوجل سے اس طرح مناجات کرنے لگا:

اے غموں اور مصیبتوں کو دور کرنے والے! اے مجبور اور پریشان حال لوگوں کی دعائیں قبول کرنے والے! اے میری اُمیدوں کی لاج رکھنے والے! اے گہرے سمندروں کو پیدا کرنے والے! اے میرے پاک پروردگار عزوجل! اے وہ ذات جس کے دستِ قدرت میں تمام بھلائیاں ہیں! میں تیری رضا چاہتا ہوں اور تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں، تُو اپنے عفو و کرم کے صدقے مجھے عذاب سے محفوظ رکھ اور مجھے اپنی ناراضگی سے بچا۔ اے میرے پاک پروردگار عزوجل! مَیں کماحقہ تیری تعریف نہیں کر سکتا، تُو ایسا ہی ہے جیسا تُو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی

Marfat.com

،اے میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل! تُو میری اُمیدوں کی لاج رکھ لے، بے شک میں تجھ سے تیری رحمت کا طالب ہوں۔ (مجھے یقین ہے) کہ تُو میری دعا کو رد نہیں کریگا۔ میں صرف تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ عزوجل! موت سے پہلے مجھے اپنی رضا کا مژدہ سنادے اور مجھے اپنے عفوو کرم کی ایک جھلک دکھادے۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی یہ رِقت انگیز مناجات سن کر مَیں اپنی منزل کی طرف لوٹ آیا۔ پھر جب رات کو نیند آئی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ مجھے خواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، اے مالک بن دینار! تُو لوگوں کو اللہ کی رحمت اور اس کے عفوو کرم سے مایوس مت کر۔ بے شک اللہ عزوجل محمد بن ہرون کے افعال سے باخبر ہے اور اللہ عزوجل نے اس کی دعا قبول فرما کر اس کی لغزشوں اور خطاؤں کو معاف فرمادیا ہے تُو صبح اس کے پاس جانا اور اس سے کہنا، بے شک اللہ عزوجل بروز قیامت میدانِ محشر میں تمام اولین وآخرین کو جمع فرمائے گا۔ اگر کسی سینگ والے جانور نے بغیر سینگ والے جانور کو مارا ہوگا تو اس کو بدلہ دلوائے گا اور ذرے ذرے کا حساب لے گا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! مَیں ذرے ذرے کا حساب لوں گا اور اگر کسی نے ذرہ بھر بھی ظلم کیا ہوگا تو مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلواؤں گا۔ اے ابن ہرون! کل بروزِ قیامت اللہ عزوجل تجھے اور تیری ماں کو اکٹھا

Marfat.com

کریگا اور تیرے بارے میں فیصلہ ہو گا۔ فرشتے تجھے مضبوط زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف دھکیل دیں گے پھر تُو دنیوی تین دن اور تین رات کے برابر جہنم کی آگ کا مزہ چکھے گا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، میں نے اپنے اُوپر یہ بات لازم کرلی ہے کہ میرا جو بندہ بھی ناحق کسی جان کو قتل کریگا یا شراب پیئے گا تو میں اسے جہنم کی آگ کا مزہ ضرور چکھاؤں گا اگرچہ وہ کیسا ہی برگزیدہ کیوں نہ ہو۔ اے ابن ہرون! پھر اللہ عزوجل تیری ماں کے دل میں تیرے لئے رحم ڈالے گا اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دے گا کہ وہ اللہ عزوجل سے سوال کرے کہ، اے اللہ عزوجل! تُو میرے بیٹے کو بخش دے۔ پھر اللہ عزوجل تجھے، تیری والدہ کے حوالے کردے گا، تیری والدہ تیرا ہاتھ پکڑ کر تجھے جنت میں لے جائے گی۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب صبح ہوئی تو میں فوراً ابن ہرون کے پاس گیا اور اسے بشارت دی کہ آج رات خواب میں مجھے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے تیرے بارے میں اس طرح بتایا ہے پھر میں نے اسے اپنا پورا خواب سنایا۔ خدا عزوجل کی قسم! میرا خواب سن کر وہ جھوم اُٹھا اور اس کی روح اس طرح آسانی سے اس کے تن سے جدا ہوئی جیسا کہ پتھر کو جب پانی میں ڈالا جائے تو وہ آسانی سے نیچے کی جانب چلا جاتا ہے۔ پھر اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا اور میں نے اس کے جنازہ میں شرکت کی۔

عُیُونُ الحِکَایَات

Marfat.com

زمین سونا بن گئی

حضرت سیدنا محمد بن داؤد علیہ رحمۃ اللہ الودود فرماتے ہیں، میں نے حضرت سیدنا ابو سلیمان مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو یہ فرماتے سنا: میں رزقِ حلال حاصل کرنے کے لئے پہاڑ سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور انہیں بیچ کر اپنی ضرورت کی چیزیں خریدتا، اس طرح میرا گزر بسر ہوتا تھا۔ مَیں حد درجہ اِحتیاط کرتا کہ کہیں میرے رزقِ حلال میں شبہ والی یا ناجائز چیز شامل نہ ہو جائے۔ الغرض! میں خوب احتیاط سے کام لیتا اور شکوک و شبہات والی چیزوں کو ترک کر دیتا۔

ایک رات مجھے خواب میں بصرہ کے مشہور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی، ان میں حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی، حضرت سیدنا فرقد علیہ رحمۃ اللہ الاحد اور حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار بھی شامل تھے۔

مَیں نے انہیں اپنے حالات سے آگاہ کیا اور عرض کی، آپ لوگ مسلمانوں کے امام و مقتدا ہیں، مجھے رزقِ حلال کے حصول کا کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ جس میں نہ خالق عزوجل کی نافرمانی ہو، نہ مخلوق میں سے کسی کا اِحسان ہو۔ میری یہ بات سن کر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقام طرطوس سے دور ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں حلال پرندوں کی کثرت تھی۔ ان بزرگوں نے مجھے یہاں چھوڑ دیا اور فرمایا، تم یہاں رہو اور اللہ عزوجل کی نعمتیں کھاؤ۔ یہی وہ طریقہ ہے جس میں نہ خالق عزوجل کی نافرمانی ہے، نہ مخلوق میں سے کسی کا احسان۔

حضرت سیدنا ابو سلیمان مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں تقریباً

Marfat.com

چھ ماہ اس جگہ ٹھہرا رہا، وہاں سے حلال پرندے شکار کرتا، کبھی ان کو بھون کر اور کبھی کچا ہی کھالیتا اور پھر شام کو ایک مسافر خانہ میں جا کر قیام کرتا۔ میری اس حالت سے لوگ باخبر ہو گئے اور جب مَیں مشہور ہو گیا تو لوگ میری عزت کرنے لگے۔ مَیں نے اپنے دل میں سوچا کہ اب یہاں رہنا مناسب نہیں۔

اگر مزید یہاں رہا تو ریاکاری یا غرور و تکبر جیسے فتنوں میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ میں نے اس مسافر خانہ میں جانا چھوڑ دیا اور تین ماہ کسی اور جگہ رہائش رکھی۔ اب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے میں اپنے دل کو پاک و صاف اور مطمئن پاتا اور میری حالت ایسی ہو چکی تھی کہ مجھے لوگوں کی باتوں سے بالکل اُنس بھی نہ رہا۔

ایک مرتبہ میں مقام مدیف کی طرف گیا اور راستے میں بیٹھ گیا۔ اچانک میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو لامیس ،، سے طرطوس کی جانب جا رہا تھا۔ میرے پاس کچھ رقم تھی جو میں نے اس وقت سے بچا کر رکھی تھی جب میں لکڑیاں بیچا کرتا تھا۔ میں نے سوچا، مَیں تو حلال پرندوں کا گوشت کھا کر گزارہ کر لیتا ہوں، کیا ہی اچھا ہو اگر میں یہ رقم اس مسافر کو دے دوں تا کہ جب یہ طرطوس شہر میں داخل ہو تو وہاں سے کوئی چیز خرید کر کھالے۔ اس خیال کے آتے ہی میں اس نوجوان کی طرف بڑھا اور رقم کی تھیلی نکالنے کے لئے جیسے ہی میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس مسافر نوجوان کے ہونٹوں نے حرکت کی اور میرے آس پاس کی ساری زمین سونا بن گئی۔ قریب تھا کہ اس کی چمک سے میری آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جاتی، مجھ پر

Marfat.com

یکدم ایسی وحشت طاری ہوئی کہ میں آگے بڑھ کر اسے سلام بھی نہ کر سکا اور وہ وہاں سے آگے گزر گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اس عظیم نوجوان سے دوبارہ میری ملاقات ہوئی، وہ طرطوس کے علاقے میں ایک بُرج کے نیچے بیٹھا تھا اور اس کے سامنے ایک برتن میں پانی رکھا ہوا تھا۔ میں اس کے پاس گیا، سلام کیا اور درخواست کی، حضور! مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ میری اس بات پر نوجوان نے اپنا پاؤں پھیلایا اور اس برتن کو الٹا دیا جس میں پانی تھا، سارا پانی بہہ گیا اور اسے زمین نے فوراً جذب کر لیا۔ پھر اس نوجوان نے کہا: فضول گوئی نیکیوں کو اس طرح چوس لیتی ہے جس طرح خشک زمین پانی کو چُوس لیتی ہے، پس اب تم جاؤ تمہارے لئے اتنی ہی نصیحت کافی ہے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

معرفتِ الٰہی عزوجل رکھنے والی بوڑھی عورت

حضرت سیدنا عثمان رجائی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں کسی ضروری کام کے سلسلے میں بیت المقدس سے ایک گاؤں کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں ایک بوڑھی عورت ملی جس نے اُون کا جبہ پہنا ہوا تھا اور اُون ہی کی چادر اُوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے سلام کیا اس نے جواب دیا اور پوچھا، بیٹا! تم کہاں سے آرہے ہو اور کہاں کا اِرادہ ہے؟ میں نے بتایا: میں بیت المقدس سے آرہا ہوں اور فلاں گاؤں کسی کام کے سلسلے میں جارہا ہوں۔ اس بوڑھی عورت نے پھر پوچھا: جہاں سے تم آئے ہو اور جہاں جانے کا تمہارا ارادہ ہے ان دونوں علاقوں کے

Marfat.com

درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا: تقریباً! 18 میل کا فاصلہ ہو گا۔ وہ کہنے لگی: بیٹے! پھر تو تمہارا کام بہت ضروری ہو گا جس کے لئے تم نے اتنی مشقت برداشت کی ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں! مجھے واقعی بہت ضروری کام ہے۔ اس نے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے کہا، عثمان۔ وہ کہنے لگی: اے عثمان! تم جس گاؤں میں اپنے کام سے جا رہے ہو اس کے مالک سے عرض کیوں نہیں کرتے کہ وہ تمہیں تھکائے بغیر تمہاری حاجت پوری کر دے اور تمہیں سفر کی صعوبتیں برداشت نہ کرنی پڑیں۔

مَیں اس کلام سے اس ضعیف عورت کی مُراد نہ سمجھ سکا اور کہا، میرے اور اس بستی کے مالک کے درمیان کوئی خاص تعلق نہیں کہ وہ میری حاجت کو اس طرح پورا کر دے۔ اس عورت نے پھر پوچھا، اے عثمان! وہ کون سی شے ہے جس نے تجھے اس گاؤں کے مالکِ حقیقی کی معرفت سے نابلد رکھا ہے اور تمہارا اس مالک سے تعلق منقطع ہو گیا ہے۔

اب مَیں اس بوڑھی عورت کی مراد سمجھ گیا کہ یہ مجھے کیا سمجھانا چاہتی ہے یعنی یہ میری توجہ اس بات کی طرف دلا رہی ہے کہ خالق حقیقی عزوجل سے اپنا تعلق مضبوط کیوں نہیں رکھا اور تُو اس کی معرفت میں ابھی تک کامل کیوں نہیں ہوا؟ جب مجھے اس کی بات سمجھ آئی تو میں رونے لگا۔ اس بڑھیا نے پوچھا، اے عثمان! تجھے کس چیز نے رُلایا؟ کیا کوئی ایسا کام ہے کہ تُو نے وہ سرانجام دیا اور اب تُو اسے بھول گیا یا پھر کوئی ایسی بات ہے کہ پہلے تو اسے بھولا ہوا تھا اب وہ تجھے یاد

Marfat.com

آ گئی ہے؟ میں نے کہا، واقعی اب تک میں غفلت میں تھا اور اب خوابِ غفلت سے بیدار ہو چکا ہوں۔ یہ سن کر اس عورت نے کہا، شکر ہے اس پاک پروردگار عزوجل کا جس نے تجھے غفلت سے بیدار کیا اور اپنی طرف راہ دی۔

اے عثمان! کیا تم اللہ عزوجل سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! میں اس پاک پروردگار عزوجل سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے پھر پوچھا: کیا تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو؟ میں نے کہا، اللہ عزوجل کی قسم! میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔

بڑھیا نے کہا، اے عثمان! جس پاک ذات سے تم نے محبت کی ہے کیا تم جانتے ہو کہ اس نے تمہیں کس کس حکمت سے نوازا اور کونسی کونسی بھلائیاں عطا فرمائیں؟ میں اس بات کا جواب نہ دے سکا اور خاموش رہا۔ اس نے کہا: اے عثمان! شاید تُو ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی محبت کو پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں اور لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ اس پر بھی میں اسے کوئی جواب نہ دے سکا اور میں نے رونا شروع کر دیا مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا جواب دوں۔ میری اس حالت کو دیکھ کر اس عظیم بوڑھی عورت نے کہا، اے عثمان! اللہ ربُّ العزّت اپنی حکمت کے چشمے، اپنی معرفت کی دولت اور اپنی پوشیدہ محبت نالائقوں کو عطا نہیں فرماتا، وہ نالائقوں اور نااہلوں سے یہ تمام نعمتیں دور رکھتا ہے

میں نے اس عظیم عورت سے عرض کی، آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ عزوجل مجھے اپنی سچی محبت عطا فرمائے۔ کچھ دیر کے بعد میں نے پھر اس عورت

Marfat.com

سے دعا کے لئے عرض کی تو اس نے کہا، اے عثمان! وہ پاک پروردگار عزوجل تو دلوں کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے، وہ اپنے چاہنے والوں کے دلوں سے باخبر ہے کہ کون اس سے کتنی محبت کرتا ہے اور کون اس کی محبت کا طالب ہے؟ اے عثمان! تم اپنے مطلوبہ کام کے لئے جاؤ، خدا عزوجل کی قسم! اگر مجھے اپنی معرفت کے سَلب ہو جانے کا خوف نہ ہوتا تو ایسے ایسے عجائبات ظاہر کرتی کہ تُو حیران رہ جاتا۔ پھر اس نے ایک آہِ سرد دلِ پر درد سے کھینچی اور کہنے لگی، اے عثمان! جب تک تم خود اللہ عزوجل کی محبت کے لئے نہیں تڑپو گے اس وقت تک تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا اور تمہیں غم سے اس وقت تک تسکین حاصل نہیں ہو گی جب تک تم خود نہیں چاہو گے۔ بندہ ہمیشہ اپنی سچی طلب اور شوقِ کامل سے اپنی منزل کو پاتا ہے۔ اِتنا کہنے کے بعد وہ عظیم عورت وہاں سے رخصت ہو گئی۔ حضرت سیدنا عثمان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں: جب بھی مجھے اس بوڑھی عورت کی وہ باتیں اور ملاقات یاد آتی ہے تو مَیں بے اختیار رونے لگتا ہوں اور مجھ پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

جگمگا تا خیمہ

حضرت سیدنا مسمع بن عاصم علیہ رحمۃ اللہ المُنعم سے مروی ہے کہ حضرت سیدتنا رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا بہت زیادہ عبادت کیا کرتیں۔ ساری ساری رات قیام فرماتیں، دن کو روزہ رکھتیں اور تلاوت قرآن پاک کیا کرتیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا ہر ہر لمحہ یادِ الٰہی عزوجل میں گزرتا۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں بہت زیادہ بیمار ہو گئی جس کی وجہ سے میں تہجد کی دولت سے محروم رہی اور دن کو بھی اپنے پاک پروردگار عزوجل کی عبادت نہ کر سکی، بیماری کی وجہ سے بہت زیادہ کمزوری آ گئی، اسی طرح کئی دن گزر گئے مجھے اپنی عبادت چھوٹ جانے کا بہت افسوس ہوا لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ! بیماری کی حالت میں بھی جتنا مجھ سے ہو سکتا میں عبادت کی کوشش کرتی، کبھی دن میں نوافل کی کثرت کرتی، کبھی رات کو نوافل پڑھتی۔ اسی طرح کئی دن گزر گئے۔

پھر اللہ عزوجل نے کرم فرمایا اور مجھے صحت عطا فرمائی میں نے دوبارہ نئے جذبے کے ساتھ عبادت شروع کر دی۔ سارا سارا دن عبادت الٰہی عزوجل میں گزر جاتا اور اسی طرح رات کو بھی عبادت کرتی۔

ایک رات مجھے نیند نے آلیا اور میں غافل ہو کر سو گئی۔ میں نے خواب دیکھا کہ میں فضاؤں میں اُڑ رہی ہوں، پھر میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں پہنچ گئی ۔ وہ باغ اتنا حسین تھا کہ میں نے کبھی ایسا باغ نہ دیکھا۔ اس باغ میں بہت خوبصورت محل تھے، ہر طرف بلند و بالا، سرسبز درخت تھے، جگہ جگہ پھولوں کی کیاریاں تھیں، درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے، میں اس باغ کے حسن و جمال کے نظاروں میں گم تھی کہ یکا یک مجھے ایک سبز پرندہ نظر آیا، وہ پرندہ اتنا خوبصورت تھا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی ایسا پرندہ نہ دیکھا تھا، ایک لڑکی اسے پکڑنے کے لئے بھاگ رہی تھی، میں اس خوبصورت لڑکی اور خوبصورت پرندے کو بغور دیکھنے لگی اتنی دیر میں وہ

Marfat.com

حسین و جمیل لڑکی میری طرف متوجہ ہوئی۔ میں نے اس سے کہا: یہ پرندہ بہت خوبصورت ہے، تم اسے آزادی کے ساتھ گھومنے دو اور اسے مت پکڑو۔

میری بات سن کر اس لڑکی نے کہا، کیا تمہیں اس سے بھی زیادہ خوبصورت چیز نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور دکھاؤ۔ یہ سن کر اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر مختلف باغات سے ہوتی ہوئی ایک عظیم الشان محل کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی۔ دروازہ فوراً کھول دیا گیا، اندر کا منظر بہت سہانا تھا، دروازہ کھلتے ہی ایک خوبصورت باغ نظر آیا، وہ لڑکی مجھے لے کر باغ میں آئی اور پھر ایک خیمے کی جانب چل دی۔ میں بھی ساتھ ساتھ تھی۔ اس نے حکم دیا کہ خیمے کے پردے ہٹا دیئے جائیں۔ جیسے ہی خادموں نے پردے ہٹائے تو اندر ایسی نورانی کرنیں تھیں جنہوں نے آس پاس کی تمام چیزوں کو منور کر رکھا تھا۔ پورا خیمہ نور سے جگمگا رہا تھا۔ وہ لڑکی اس خیمے میں داخل ہوئی اور پھر مجھے بھی اندر بلالیا وہاں بہت ساری نوجوان کنیزیں موجود تھیں جن کے ہاتھوں میں عود (یعنی خوشبو) سے بھرے ہوئے برتن تھے اور وہ کنیزیں عود کی دھونی دے رہی تھیں۔

یہ دیکھ کر اس لڑکی نے کہا: تم سب یہاں کیوں جمع ہو؟ یہ اتنا اِہتمام کیوں کیا جا رہا ہے؟ اور تم کس لئے خوشبو کی دھونی دے رہی ہو؟ تو ان کنیزوں نے جواب دیا، آج ایک مجاہد راہِ خدا عزوجل میں شہید ہو گیا ہے، ہم اس کے اِستقبال کے لئے یہاں جمع ہیں اور یہ سارا اِہتمام اسی مرد مجاہد کی خاطر کیا جا رہا ہے۔

اس لڑکی نے میری جانب اشارہ کیا اور پوچھا، کیا ان کے لئے بھی کوئی

Marfat.com

اہتمام کیا گیاہے؟ تو ان کنیزوں نے کہا: ہاں، اس کے لئے بھی اس طرح کی نعمتوں میں حصہ ہے۔ پھر اس لڑکی نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا اور کہا، اے رابعہ عدویہ! جب لوگ نیند کے مزے لے رہے ہوں اس وقت تیرا نماز کے لئے کھڑا ہونا تیرے لئے نور ہے اور نماز سے غافل کر دینے والی نیند سراسر غفلت اور نقصان کا باعث ہے، تیری زندگی کے لمحات تیرے لئے سواری کی مانند ہیں اور جو شخص دنیاوی زندگی میں مگن رہے اور اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو فضول کاموں میں گزار دے تو وہ بہت بڑے خسارے میں ہے۔

یہ نصیحت آموز کلمات کہنے کے بعد وہ لڑکی میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں: جب بھی مجھے یہ خواب یاد آتا ہے تو میں بہت زیادہ حیران ہوتی ہوں۔

عُیُوْنُ الحِکَایَات

بے ادبوں سے دوری میں عافیت

حضرت سیدنا عبداللہ الصنعانی قدس سرّہ الربانی حضرت سیدنا حوثرہ بن محمد المقری علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے اِنتقال کے بعد چار راتیں گزر گئیں پھر میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمانے لگے کہ میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل نے میری نیکیاں قبول فرمالیں اور میرے گناہ معاف فرمادیئے

Marfat.com

اور مجھے بہت سارے خُدّام عطا فرمائے۔ میں نے پوچھا: پھر اس کے بعد کیا ہو ا؟فرمایا، کریم کرم ہی کرتا ہے، میرا مولیٰ عزوجل بہت کریم ہے، اس نے میرے سارے گناہ معاف فرمادیئے اور مجھے جنت میں داخل فرمادیا۔ میں نے پوچھا،آپ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کو یہ مقام و مرتبہ کن اَعمال کی بدولت حاصل ہوا؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ان پانچ چیزوں کے سبب حاصل ہوا:(۱)۔۔۔۔۔اجتماعِ ذکر میں شرکت (۲)۔۔۔۔۔ گفتگو میں سچائی (۳)۔۔۔۔۔ حدیث بیان کرنے میں امانت وصدق سے کام لینا(۴)۔۔۔۔۔نماز میں طویل قیام کرنا(۵)۔۔۔۔۔ تنگدستی اور فقروفاقہ کی حالت میں صبر و شکر کرنا۔

میں نے پوچھا، منکر نکیر کا معاملہ کیسا رہا؟ فرمایا، اُس اللہ عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عبادت کے لائق ہے! منکر نکیر میری قبر میں آئے اور مجھے کھڑا کر کے سوالات کرنے شروع کر دیئے، (۱) تیرا رب عزوجل کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ (۳) تیرا نبی (علیہ السلام) کون ہے؟ ان کے یہ سوالات سن کر میں نے اپنی سفید داڑھی سے مٹی جھاڑتے ہوئے کہا: اے فرشتو! کیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو؟ میں یزید بن ہارون واسطی ہوں، میں دنیا میں (اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر) ساٹھ سال تک لوگوں کو علمِ دین سکھاتا رہا ہوں۔ میری یہ بات سن کر ان میں سے ایک فرشتے نے کہا، اس نے سچ کہا ہے، یہ واقعی یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔ پھر مجھ سے کہا، اب تو دُلہن کی طرح سکون کی نیند سو جا، آج کے بعد تجھے کسی قسم کا غم و خوف نہ ہو گا۔

Marfat.com

پھر دوسرے فرشتے نے مجھ سے پوچھا، کیا تُو نے جریر بن عثمان سے بھی کوئی حدیث سیکھی ہے؟ میں نے کہا، ہاں! وہ تو حدیث میں ثقہ (یعنی پختہ) راوی ہے۔ اس فرشتے نے کہا، یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ ثقہ راوی ہے لیکن وہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم سے بغض رکھتا ہے اس لئے وہ اللہ عزوجل کے ہاں ناپسندیدہ شخص ہے۔

حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھنے والا واقعہ اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص حضرت سیدنا احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، حضور! میں نے حضرت سیدنا یزید بن ہارون واسطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے جواب دیا، میرے پاک پروردگار عزوجل نے میرے گناہوں کو بخش دیا، مجھ پر خوب کرم فرمایا لیکن مجھ پر عتاب بھی ہوا۔ مَیں ان کی یہ بات سن کر متعجب ہوا اور پوچھا، آپ کی مغفرت بھی ہو گئی، آپ پر رحم بھی کیا گیا پھر عتاب بھی ہوا؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: ہاں! مجھ سے پوچھا گیا کہ اے یزید بن ہارون واسطی! کیا تُو نے جریر بن عثمان سے کوئی حدیث نقل کی ہے؟ میں نے کہا، ہاں! اللہ ربُّ العزّت عزوجل کی قسم! میں نے اس میں ہمیشہ بھلائی ہی پائی۔ پھر مجھ سے کہا گیا، مگر وہ ابوالحسن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم سے بغض رکھتا تھا۔

عُیُونُ الْحِکَایَات

Marfat.com

دل کی دنیا بدل گئی

حضرت سیدنا حسن بن حضر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرماتے ہیں، مجھے بغداد کے ایک شخص نے بتایا کہ حضرت سیدنا ابوہاشم علیہ رحمۃ اللہ الدائم نے بیان فرمایا، ایک مرتبہ میں نے بصرہ جانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ میں ساحل پر آیا تا کہ کسی کشتی میں سوار ہو کر جانب منزل روانہ ہو جاؤں، جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک کشتی موجود ہے اور اس میں ایک لونڈی اور اس کا مالک سوار ہے۔ میں نے بھی کشتی میں سوار ہونا چاہا تو لونڈی کے مالک نے کہا، اس کشتی میں ہمارے علاوہ کسی اور کے لئے جگہ نہیں، ہم نے یہ ساری کشتی کرایہ پر لے لی ہے لہٰذا تم کسی اور کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ لونڈی نے جب یہ بات سنی تو اس نے اپنے آقا سے کہا، اس مسکین کو بٹھا لیجئے۔ چنانچہ اس لونڈی کے مالک نے مجھے بیٹھنے کی اجازت دے دی اور کشتی جھومتی جھومتی بصرہ کی جانب سطح سمندر پر چلنے لگی، موسم بڑا خوشگوار تھا۔ میں ان دونوں سے الگ تھلگ ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دونوں خوش گپیوں میں مشغول خوشگوار موسم سے خوب لُطف اَندوز ہو رہے تھے۔

پھر اس لونڈی کے مالک نے کھانا منگوایا اور دستر خوان بچھا دیا گیا۔ جب وہ دونوں کھانے کے لئے بیٹھے تو انہوں نے مجھے آواز دی، اے مسکین! تم بھی آجاؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔ مجھے بہت زیادہ بھوک لگی تھی اور میرے پاس کھانے کو کچھ بھی نہ تھا چنانچہ میں ان کی دعوت پر ان کے ساتھ کھانے لگا۔

جب ہم کھانا کھا چکے تو اس شخص نے اپنی لونڈی سے کہا، اب ہمیں شراب

Marfat.com

پلاؤ۔ لونڈی نے فوراً شراب کا جام پیش کیا اور وہ شخص شراب پینے لگا پھر اس نے حکم دیا کہ اس شخص کو بھی شراب پلاؤ۔ میں نے کہا، اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے، میں تمہارا مہمان ہوں اور تمہارے ساتھ کھانا کھا چکا ہوں، اب میں شراب ہرگز نہیں پیوں گا۔ اس نے کہا، ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ پھر جب وہ شراب کے نشے میں مست ہو گیا تو لونڈی سے کہا، سارنگی (یعنی باجا) لاؤ اور ہمیں گانا سناؤ۔ لونڈی سارنگی لے کر آئی اور اپنی پُرکشش آواز میں گانے لگی، اس کا مالک گانے سنتا رہا اور جھومتا رہا، لونڈی بھی سارنگی بجاتی رہی اور پُرکشش آواز سے اپنے مالک کا دل خوش کرتی رہی۔

یہ سلسلہ کافی دیر تک چلتا رہا وہ دونوں اپنی ان رنگینیوں میں بدمست تھے اور مَیں اپنے رب عزوجل کے ذکر میں مشغول رہا۔ جب کافی دیر گزر گئی اور اس کا نشہ کچھ کم ہوا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا، کیا تُو نے پہلے کبھی اس سے اچھا گانا سنا ہے؟ دیکھو! کتنے پیارے انداز میں اس حسینہ نے گانا گایا ہے، کیا تم بھی ایسا گا سکتے ہو؟ میں نے کہا، میں ایک ایسا کلام آپ کو سنا سکتا ہوں جس کے مقابلے میں یہ گانا کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ اس نے حیران ہو کر کہا، کیا گانوں سے بہتر بھی کوئی کلام ہے؟ میں نے کہا، ہاں! اس سے بہت بہتر کلام بھی ہے۔ اس نے کہا، اگر تمہارا دعویٰ درست ہے تو سناؤ ذرا ہم بھی تو سنیں کہ گانوں سے بہتر کیا چیز ہے؟ تو مَیں نے سُوْرَۃُ التَّکْوِیْر کی تلاوت شروع کر دی:

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ

Marfat.com

سُیِّرَتْ

ترجمہ کنزالایمان: جب دھوپ لپیٹی جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ چلائے جائیں۔ (پ،30التکویر:1 تا3)

میں تلاوت کرتا جارہا تھااور اس کی حالت تبدیل ہوتی جارہی تھی۔اس کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا۔ بڑی توجہ وعاجزی کے ساتھ وہ کلام الٰہی عزوجل کو سنتا رہا۔ ایسا لگتا تھا کہ کلام ِ الٰہی عزوجل کی تجلیاں اس کے سیاہ دل کو منور کر چکی ہیں اور یہ کلام تاثیر کا تیر بن اس کے دل میں اُتر چکا ہے،اب اسے عشقِ حقیقی کی لذت سے آشنائی ہوتی جارہی تھی۔ تلاوت کرتے ہوئے جب میں اس آیت مبارکہ پر پہنچا،وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتْ ترجمہ کنزالایمان:اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔(پ۳۰،التکریر:۱۰) تو اس نے اپنی لونڈی سے کہا، جا!میں نے تجھے اللہ عزوجل کی خاطر آزاد کیا۔ پھر اس نے اپنے سامنے رکھے ہوئے شراب کے سارے برتن سمندر میں انڈیل دیئے۔ سارنگی،باجااور آلات لہو ولعب سب توڑ ڈالے پھر وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں میرے قریب آیااور مجھے سینے سے لگا کر ہچکیاں لے لے کر رونے لگااور پوچھنے لگا،اے میرے بھائی! مَیں بہت گناہگار ہوں، مَیں نے ساری زندگی گناہوں میں گزار دی اگر میں اب توبہ کروں تو کیااللہ عزوجل میری توبہ قبول فرمالے گا؟

مَیں نے اسے بڑی محبت دی اور کہا،بے شک اللہ عزوجل توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے،وہ تو توبہ کرنے

Marfat.com

والوں سے بہت خوش ہوتا ہے، اللہ عزوجل کی بارگاہ سے کوئی مایوس نہیں لوٹتا، تم اس سے توبہ کرو وہ ضرور قبول فرمائے گا۔ چنانچہ اس شخص نے میرے سامنے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور خوب رو رو کر معافی مانگتا رہا۔ پھر ہم بصرہ پہنچے اور دونوں نے اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی کرلی۔ چالیس سال تک ہم بھائیوں کی طرح رہے چالیس سال بعد اس مردِ صالح کا اِنتقال ہو گیا۔ مجھے اس کا بہت غم ہوا، پھر ایک رات میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا، اے میرے بھائی! دنیا سے جانے کے بعد تمہارا کیا ہوا تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اس نے بڑی دِلربا اور شیریں آواز میں جواب دیا: دنیا سے جانے کے بعد مجھے میرے رب عزوجل نے جنت میں بھیج دیا۔ میں نے پوچھا، اے میرے بھائی! تمہیں جنت کس عمل کی وجہ سے ملی؟ اس نے جواب دیا، جب تم نے مجھے یہ آیت سنائی تھی:

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ترجمہ کنزالایمان: اور جب نامہ اعمال کھولے جائیں گے۔ (پ30، التکویر:10)

تو اسی آیت کی برکت سے میری زندگی میں انقلاب آ گیا تھا۔ اسی وجہ سے میری مغفرت ہو گئی اور مجھے جنت عطا کر دی گئی۔

عُیُونُ الحِکَایَات

ٹوٹی ہوئی صراحی

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات ہو رہی تھی، بڑے دردمندانہ انداز میں رو رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک صراحی ٹوٹی ہوئی تھی۔ میں نے جا کر سلام عرض کیا اور بیٹھ گیا۔ مجھے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے رونا بند کر دیا۔ میں نے عرض کی، حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز نے رُلایا ہے؟ آخر آپ کو ایسا کون سا غم لاحق ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آپ اتنی گریہ وزاری کر رہے ہیں؟

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا، آج میں روزے سے تھا، میری بیٹی یہ صراحی لے کر آئی، اس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا: اے میرے والد گرامی! آج گرمی بہت زیادہ ہے، مَیں یہ صراحی لے کر آئی ہوں تا کہ اس میں پانی ٹھنڈا ہو جائے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ٹھنڈے پانی سے روزہ افطار کریں۔

یہ کہنے کے بعد میری بیٹی نے وہ صراحی ٹھنڈی جگہ رکھ دی، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں ایک حسین و جمیل عورت دیکھی، اس نے چاندی کی قمیص پہنی ہوئی تھی، اس کے پاؤں میں ایسی خوبصورت جوتیاں تھیں کہ میں نے آج تک ایسی جوتیاں کہیں نہیں دیکھیں اور نہ ہی ایسے خوبصورت پاؤں کبھی دیکھے۔ وہ میرے پاس اسی دروازے سے اس کمرے میں آئی۔

میں نے اس سے کہا، تُو کس کے لئے ہے؟ اُس نے جواب دیا: مَیں اس کے لئے

Marfat.com

ہوں جو ٹھنڈے پانی کی خواہش نہ کرے اور صراحی کا ٹھنڈا پانی نہ پیئے۔ اِتنا کہنے کے بعد اس نے صراحی کو اپنی ہتھیلیوں سے گھمانا شروع کیا۔ میں نے وہ صراحی اس سے لی اور زمین پر دے ماری پھر میری آنکھ کھل گئی۔ یہ جو تم سامنے ٹوٹی ہوئی صراحی دیکھ رہے ہو یہ وہی صراحی ہے۔

حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں، اس کے بعد حضرت سیدنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کبھی بھی ٹھنڈا پانی نہ پیا۔ مَیں جب بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر جاتا تو دیکھتا کہ وہ صراحی اسی طرح ٹوٹی ہوئی پڑی ہے اور اس پر گرد و غبار کی تہہ جم چکی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس خواب کے بعد صراحی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

خون کے آنسو

حضرت سیدنا اسماعیل بن ہشام علیہ رحمۃ اللہ السلام فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ایک مرید نے بتایا، ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا فتح موصلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے ہوئے تھے، آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا، ہتھیلیاں آنسوؤں سے تر بتر تھیں۔ مَیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہوا اور غور سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف دیکھا تو میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش تھی جس کی وجہ سے

Marfat.com

آنسو سرخی مائل ہو گئے تھے۔

مَیں یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا اور عرض کی، حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ عزوجل کی قسم! سچ سچ بتائیں؟ کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں میں خون کی آمیزش ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اگر تُو نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں ہر گز نہ بتاتا لیکن اب مجبور اَبتا رہا ہوں کہ واقعی میری آنکھوں سے آنسوؤں کے ساتھ خون بھی بہتا ہے اسی وجہ سے آنسوؤں کی رنگت تبدیل ہو گئی ہے۔

میں نے عرض کی: حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کس چیز نے رونے پر مجبور کیا ہے اور آخر ایسا کون سا غم آپ کو لاحق ہے کہ آپ خون کے آنسو روتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں روتا تو اس لئے ہوں کہ میں اللہ عزوجل کے اَحکام پر عمل نہ کر سکا، اس کی عبادت میں کوتاہی کرتا رہا، مَیں اپنے مالک حقیقی عزوجل کی کَمَا حَقَّہٗ فرمانبرداری نہ کر سکا اور آنسوؤں میں خون اس لئے آتا ہے کہ مجھے یہ خوف ہمیشہ دامن گیر رہتا ہے کہ میرا یہ رونا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول بھی ہے یا نہیں۔ میرے اعمال میرے مولیٰ عزوجل کی بارگاہ میں قبول بھی ہوئے ہیں یا نہیں؟ بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ رونے لگے۔ پوری زندگی آپ کی یہی کیفیت رہی اور اسی حالت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا۔

وصال کے بعد میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کی: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ آپ نے

Marfat.com

جواب دیا، میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل نے مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے پوچھا: آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آنسوؤں کا آپ کو کیا صلہ دیا گیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میرے پاک پروردگار عزوجل نے مجھے اپنا قُرب خاص عطا فرمایا اور پوچھا: اے فتح موصلی! تم دنیا میں آنسو کیوں بہایا کرتے تھے؟ میں نے عرض کی: میرے رحیم و کریم پروردگار عزوجل! مَیں اس خوف سے آنسو بہاتا تھا کہ میں نے تیری عبادت کا حق ادا نہ کیا، تیری اطاعت نہ کر سکا، تیرے اَحکامات پر عمل پیرا نہ ہو سکا۔ پھر اللہ عزوجل نے مجھ سے پوچھا، تمہارے آنسوؤں میں خون کیوں آتا تھا؟ میں نے عرض کی، اے میرے پاک پروردگار عزوجل! مجھے ہر وقت یہ خوف دامن گیر رہتا کہ نہ جانے میرے اَعمال تیری بارگاہ میں مقبول بھی ہیں یا نہیں؟ ایسا نہ ہو کہ میرے اعمال اکارت ہو گئے ہوں، بس یہی خوف مجھے خون کے آنسو رلاتا تھا۔

یہ سن کر میرے پاک پروردگار عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے فتح موصلی! یہ تیرا گمان تھا کہ تیرے اعمال مقبول ہیں یا نہیں، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! چالیس سال سے تمہارے نامہ اعمال میں تم پر نگہبان فرشتوں (یعنی کراماً کاتبین) نے ایک گناہ بھی نہیں لکھا۔ عُیُوْنُ الْحِکَایَات

مصر کا بادشاہ

حضرت سیدنا محمد بن علی مرُادانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں (بادشاہِ مصر) احمد بن طولون کی قبر کے پاس سے گزرا تو دیکھا کہ ایک شخص

Marfat.com

اس کی قبر کے قریب قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے۔

پھر ایسا ہوا کہ اس شخص نے یکدم احمد بن طولون کی قبر پر آنا چھوڑ دیا ۔ کافی عرصہ بعد میری اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے پوچھا: کیا تو وہی شخص نہیں جو احمد بن طولون کی قبر کے پاس قرآن پاک پڑھا کرتا تھا؟ تو وہ کہنے لگا: آپ نے بجا فرمایا، میں ہی ابن طولون کی قبر کے پاس قرآن پڑھا کرتا تھا کیونکہ وہ ہمارا حاکم تھا اور عدل وانصاف کے معاملے میں مشہور تھا لہٰذا میں نے اس بات کو پسند کیا کہ اس کے لئے ایصال ثواب کروں۔ چنانچہ میں نے اس کی قبر کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرنا شروع کر دی۔

حضرت سیدنا محمد بن علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اس شخص سے پوچھا: پھر اب تم وہاں تلاوت کیوں نہیں کرتے؟ وہ شخص کہنے لگا، ایک رات میں نے خواب میں احمد بن طولون کو دیکھا، اس نے مجھ سے کہا، تم میری قبر پر قرآن کی تلاوت نہ کیا کرو۔ میں نے کہا، آپ مجھے تلاوتِ قران سے کیوں منع کر رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا، جب بھی تم قرآن مجید کی کوئی آیت تلاوت کرتے ہو تو مجھے سر پر زوردار ضرب لگائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے، کیا تم نے دنیا میں یہ آیت نہ سنی تھی؟ لہٰذا اس خواب کے بعد میں نے احمد بن طولون کی قبر پر تلاوت کرنا چھوڑ دی۔

(اللہ عزوجل ہمیں قرآن کریم کے احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قبر وحشر کے عذاب سے محفوظ رکھے، دین ودنیا میں عافیت

Marfat.com

اور کرم والا معاملہ فرمائے ۔قرآنِ حکیم کو ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے اور اس کی برکت سے ہمیں اپنی دائمی رضا عطا فرمائے ۔آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم)

عُیُونُ الحِکَایَات

کٹے ہوئے سر سے تلاوتِ قرآن کی آواز آتی

حضرت سیدنا ابراہیم بن اسماعیل بن خلف علیہ رحمۃ الرب فرماتے ہیں، حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی جلیل القدر عالم تھے ، نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچاتے ۔ واثق باللہ نے انہیں اس لئے اپنے ہاتھوں سے شہید کیا کہ وہ قرآن کو مخلوق نہ مانتے ۔ خلیفہ واثق باللہ نے انہیں شہید کر دیا اور حکم دیا کہ ان کے سر کو بغداد کی گلیوں میں پھرایا جائے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کے بعد کچھ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک سر کو بغداد کی مشرقی جانب اور کچھ عرصہ مغربی جانب لٹکایا گیا اور بقیہ جسم کو سُرَ مَن رَای میں سولی پر لٹکائے رکھا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شہید تو ہو گئے لیکن حق بات سے رو گردانی نہ کی ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہادت کے بعد مجھے خبر ملی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سرِ اقدس سے قرآن کی تلاوت سنائی دیتی ہے ۔ یہ خبر ملتے ہی میں وہاں پہنچا جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سرِ اقدس لٹکایا گیا تھا وہاں بہت سے شہسوار اور پہرے دار نگرانی پر مامور تھے ۔ رات کے آخری پہر جب سب سو گئے تو میں نے ان کے سر سے قرآن کریم کی یہ آیت سنی:

Marfat.com

الٓمّٓ ﴿1﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ

ترجمہ کنزالایمان: کیالوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (پ، 20العنکبوت:

یہ سن کر میرا جسم کانپنے لگا۔ چند دن بعد میں نے خواب دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم پر ریشم کا بہترین لباس اور سر پر تاج تھا۔ میں نے پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ (یعنی اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا)؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے بخش دیا اور جنت میں داخل فرمایا لیکن میں تین دن تک غمزدہ اور پریشان رہا۔ میں نے پوچھا، آپ پریشان کیوں ہوئے؟ فرمایا، میں نے دیکھا کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم میرے قریب سے گزرے تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے اپنا رخِ زیبا مجھ سے پھیر لیا۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! کیا مجھے حق کی خاطر قتل نہ کیا گیا؟ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، بے شک تو حق کی خاطر شہید ہوا لیکن تجھے ایک ایسے شخص نے شہید کیا جو میرے اہل بیت سے ہے، میں نے حیاء کی وجہ سے تجھ سے منہ پھیر لیا۔

احمد بن علی بن ثابت فرماتے ہیں، حضرت سیدنا احمد بن نصر حنبلی علیہ الرحمۃ اللہ القوی کا سر اقدس بغداد میں اور بقیہ جسم سُرَّ مَن رَاٰی میں چھ سال تک لٹکا رہا۔ چھ سال بعد جسمِ مبارک اور سرِ اقدس کو ایک ساتھ دفن کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کا مزار اقدس بغداد شریف کی مغربی جانب واقع ہے۔ عُیُونُ الحِکَایَات

بیٹے کی موت کی تمنا

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خَلَف وَکِیع علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم حَربی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا گیارہ سالہ اِکلوتا بیٹا حافظِ قرآن، دینی مسائل سے واقف، بہت ہی فرمانبردار اور ذہین تھا۔ اچانک اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے تعزیت کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں تو خود اس کی موت کا مُتَمَنّی (یعنی تمنا کرنے والا) تھا۔ میں نے کہا، آپ صاحب علم ہو کر اپنے فرمانبردار اور ذہین بیٹے کے بارے میں ایسی باتیں کر رہے ہیں! حالانکہ وہ تو قرآن و حدیث اور فقہ کا جاننے والا تھا۔

فرمایا، میں نے خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہو گئی۔ اور میدانِ محشر میں گرمی اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ چھوٹے چھوٹے بچے اپنے ہاتھوں میں پیالے لئے، بڑھ بڑھ کر لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ میں نے ایک بچے سے کہا، بیٹا! مجھے بھی پانی پلاؤ۔ بچے نے میری طرف دیکھ کر کہا، تم میرے والد نہیں ہو، (میں تمہیں پانی نہیں پلا سکتا)۔ میں نے پوچھا، تم کون ہو؟ کہا: ہمارا انتقال چھوٹی عمر میں ہو گیا تھا اور ہم اپنے والدین کو دنیا میں چھوڑ کر یہاں آ گئے۔ اب ان کے انتظار میں ہیں کہ وہ کب ہمارے پاس آتے ہیں؟ جب وہ آتے ہیں تو ہر بچہ اپنے والدین کو پانی پلاتا ہے۔ خواب بیان کرنے کے بعد حضرت سیِّدُنا ابراہیم حَربی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا، میں اسی لئے اپنے بیٹے کی موت کا متمنی تھا۔

Marfat.com

عُیُونُ الحِکَایَات

پُر اَسرار شخص

حضرتِ سیّدُ نا احمد بن محمد طُوسی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میں نے اُمّتِ محمدیہ علٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مشہور ولی حضرت سیّدُ نا ابراہیم آجُرِی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو یہ فرماتے ہوئے سنا، میرے اُستاذ حضرت سیّدُ نا ابراہیم آجُرِی کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر نے فرمایا: سردیوں کے دن تھے، میں مسجد کے دروازے کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ میرے قریب سے ایک شخص گزرا جس نے دو گدڑیاں اوڑھ رکھیں تھیں۔ میرے دل میں یہ بات آئی کہ شاید یہ ان میں سے ہے جو بھیک مانگتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا۔ جب میں سویا تو خواب دیکھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے، مجھے بازو سے پکڑا اور اسی مسجد میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ قریب ہی ایک شخص دو گدڑیاں اوڑھے سو رہا ہے۔ جب اس کے چہرے سے گدڑی ہٹائی گئی تو میں حیران رہ گیا کہ یہ وہی شخص ہے جو میرے قریب سے گزرا تھا۔ فرشتوں نے مجھ سے کہا، اس کا گوشت کھاؤ۔ میں نے کہا، میں نے تو اس کی غیبت نہیں کی۔ کہا، کیوں نہیں! تیرے نفس نے اس کی غیبت کی اور تو نے اس کو حقیر جانا اور اس سے ناخوش ہوا۔

حضرت سیّدُ نا ابراہیم آجُرِی کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں، پھر میری آنکھ کھل گئی خوف کی وجہ سے مجھ پر [illegible]رہ طاری ہو گیا۔ میں مسلسل تیس 30 دن اسی مسجد کے دروازے پر بیٹھا رہا، صرف فرض نماز کے لئے وہاں سے اٹھتا۔ میں دعا

Marfat.com

کرتا کہ دوبارہ وہ شخص مجھے نظر آجائے تا کہ اس سے معافی مانگوں۔ ایک ماہ بعد وہ پُر اَسرار شخص اس حال میں نظر آیا کہ اس کے جسم پر پہلے کی طرح دو گدڑیاں تھیں۔ میں فوراً اس کی طرف لپکا، مجھے دیکھ کر وہ تیز تیز چلنے لگا، میں بھی اس کے پیچھے ہولیا۔ جب مجھے محسوس ہوا کہ شاید میں اس کے قریب نہ پہنچ سکوں گا اور یہ مجھ سے دور چلا جائے گا تو میں نے کہا، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے بندے! میں تجھ سے کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو دل کے ذریعے مومنین کی غیبت کرتے ہیں؟

حضرت سیِّدُنا ابراہیم کبیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر فرماتے ہیں، اس کی بات سن کر میں بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ جب افاقہ ہوا تو وہ شخص میرے سرہانے کھڑا تھا۔ اس نے کہا، کیا دوبارہ ایسا کرو گے؟ میں نے کہا، نہیں، اب کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا۔ پھر وہ پُر اَسرار شخص میری نظروں سے اوجھل ہو گیا اور دوبارہ کبھی نظر نہ آیا۔

عُیُونُ الْحِکَایَات

ایمان افروز خواب

حضرتِ سیِّدُنا شَقِیق بن ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم فرماتے ہیں، ایک مرتبہ رات کے پچھلے پہر مکۂ مکرمہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَکْرِیْمًا میں مولِدِ رَسُول (یعنی حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کی جگہ) کے قریب میری ملاقات حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم سے ہوئی۔ وہ ایک جگہ بیٹھے رو رہے تھے، میں ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور کہا: اے ابواِسحاق علیہ رحمۃ اللہ الرزّاق! خیریت تو ہے،

Marfat.com

آپ کیوں رو رہے ہیں؟ میں نے دو تین مرتبہ پوچھا تو فرمایا: اے شقیق علیہ رحمۃ اللہ الرفیق! اگر میں بتادوں تو میرے معاملے کو چھپائے رکھو گے یا لوگوں سے بیان کردو گے؟ میں نے کہا، آپ بے فکر ہو کر بتائیں۔ فرمایا، میرا نفس تیس سال سے مسلسل سِکبَاج (یعنی گوشت اور سرکہ ملا کر پکایا ہوا سالن) کھانے کی خواہش کر رہا تھا۔ میں نے اسے تیس سال تک روکے رکھا، آج رات بیٹھے بیٹھے مجھے اُونگھ آئی تو دیکھا کہ ایک نوجوان ہاتھوں میں سبز پیالہ لئے کھڑا ہے جس سے گرم گرم سِکبَاج کی خوشبو آرہی ہے، نوجوان نے وہ پیالہ میرے قریب کرتے ہوئے کہا: اے ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم! یہ سکباج کھالو۔ میں نے کہا: جس چیز کو میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے لئے ترک کر چکا ہوں اسے ہرگز نہیں کھاؤں گا۔

وہ کہنے لگا، اگر یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا سے نہیں ملا تو بے شک نہ کھاؤ، ارے! یہ بھی تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا عطا کردہ ہے پھر تم کیوں نہیں کھا رہے۔ اب میرے پاس رونے کے سوا کوئی جواب نہ تھا۔ میں زار و قطار رونے لگا تو اس نے کہا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ تم پر رحم کرے، یہ کھالو۔ میں نے کہا، ہمیں یہ تاکید کی گئی ہے کہ جب تک معلوم نہ ہو کہ کھانا کن ذرائع سے حاصل کیا گیا ہے تب تک اس کی طرف ہاتھ نہ بڑھاؤ۔ کہا: اے ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ الرحیم! مجھے یہ کھانا دے کر کہا گیا: اے خضر علیہ السلام! یہ کھانا ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم کے پاس لے جا کر اسے کھلاؤ۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کی جان پر رحم کیا کیونکہ انہوں نے عرصۂ دراز تک اپنے نفس کو سکباج نہ کھلایا اور صبر سے کام لیا۔ اے ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ الرحیم! میں

Marfat.com

نے ملائکہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، ایسا کون ہو گا کہ رزق دیا جائے اور وہ قبول نہ کرے اور ایسا کون ہے جو طلب کرے اور اسے عطا نہ کیا جائے؟ میں نے نوجوان سے کہا، اگر واقعی یہ کھانا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے آیا ہے اور معاملہ اسی طرح ہے جس طرح آپ نے بتایا تو پھر میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمت سے انکار نہیں کر سکتا۔ پھر میں کھانے کی طرف متوجہ ہوا تو اچانک ایک اور نوجوان نمودار ہوا۔ اس نے پہلے نوجوان (حضرت سیِّدُنا خضر علیہ السلام) سے کہا، اے خضر علیہ السلام! آپ اپنے مُبارَک ہاتھوں سے انہیں یہ کھانا کھلائیں۔

چنانچہ، حضرت سیِّدُنا خضر علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام نے اپنے مُبارَک ہاتھوں سے مجھے کھلانا شروع کیا یہاں تک کہ میں خوب سیر ہو گیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی لیکن اس کھانے کی مٹھاس اب تک میں اپنے منہ میں محسوس کر رہا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا قیق بن ابراہیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم فرماتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا یہ ایمان افروز خواب سن کر میں نے ان کی ہتھیلی چوم لی اور بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں اس ولیِّ کامل کو وسیلہ بناتے ہوئے اس طرح عرض گزار ہوا: اے بھوکوں کو ان کی پسندیدہ اشیاء کھلانے والے! اے مُحِبّین کو اپنی محبت کے جام بھر بھر کر پلانے والے! کیا تیرے ہاں شَقِیق کا کوئی مرتبہ ہے؟ اے میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! تجھے اپنے اس ولی اور اس کے ہاتھ کا واسطہ! اور تجھے تیرے اس کرم کا واسطہ جو تو نے اپنے اس ولی پر فرمایا اپنے اس بندے پر بھی ایک نگاہِ کرم فرمادے جو تیرے فضل اور احسان کا محتاج ہے، اگرچہ وہ اس قابل

Marfat.com

نہیں کہ اس کو یہ نعمتیں عطا کی جائیں تُو محض اپنی رحمت سے فضل فرمادے۔ جب میں دعا سے فارغ ہوا تو حضرتِ سیّدُ نا ابراہیم بن اَدْہم علیہ رحمۃ اللہ الاعظم اُٹھ کر مسجد حرام کی طرف چل دیئے اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

مغفرت کا سبب

حضرتِ ابوبکر صَیْدَ لَانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَانی سے منقول ہے، میں نے سُلَیم بن مَنْصُور بن عَمَّار علیہم رحمۃ اللہ الغفار کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے اپنے والد منصور علیہ رحمۃ اللہ الغفور کو بعدِ وصال خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہ میں بلایا اور فرمایا، اے بد عمل بُڈھے! تو جانتا ہے ہم نے تجھے کیوں بخشا؟ میں نے کہا، اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! میں نہیں جانتا۔ فرمایا، ایک دن تو نے اجتماع میں بیان کیا اور اہل اجتماع کو رُلادیا، اس اجتماع میں ہمارا ایک ایسا بندہ بھی موجود تھا جو ہمارے خوف سے کبھی نہ رویا تھا، تمہارا بیان سن کر وہ بھی میرے خوف سے رونے لگا۔ پس میں نے اس کی، تمہاری اور تمام شرکاءِ اجتماع کی مغفرت فرمادی۔

ایک روایت میں اس طرح منقول ہے کہ کسی نے انتقال کے بعد حضرت سیّدُ نا منصور بن عمّار علیہما رحمۃ اللہ الغفار کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا، میرے پروردگار

Marfat.com

عَزَّ وَجَلَّ نے مجھ سے ان تین سو ساٹھ ((360 اجتماعات کے متعلق پوچھا جن میں، میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی پاکی بیان کی تھی، پھر ارشاد فرمایا، اے منصور! ہم نے تمہاری تمام خطائیں اور گناہ معاف کر دیئے۔ کھڑے ہو جاؤ! جس طرح زمین میں تم ہماری پاکی بیان کرتے تھے اسی طرح آسمان والوں کے سامنے ہماری پاکی بیان کرو۔

عُیُونُ الْحِکَایَات

جا! ہم نے تجھے بخش دیا

حضرت محمد بن سلم خوّاص علیہ رحمۃ اللہ الرزاق سے منقول ہے کہ میں نے قاضی یحیی بن اَکثم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا: اے بد عمل بڈھے! اگر تیرے بال سفید نہ ہوتے تو میں تجھے ضرور آگ میں جلاتا۔ یہ فرمان سن کر میری کیفیت وہ ہو گئی جو ایک مجرم کی اپنے آقا کے سامنے ہوتی ہے، میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب افاقہ ہوا تو دوبارہ ارشاد ہوا، اے بد عمل بڈھے! تو سفید ریش نہ ہوتا تو میں ضرور تجھے آگ میں جلاتا۔ مجھ پر پھر ہیبت طاری ہو گئی اور میں بری طرح کانپنے لگا۔ جب حالت کچھ سنبھلی تو تیسری مرتبہ پھر اسی طرح فرمایا۔ میں نے بارگاہ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں عرض کی، اے میرے خالق و مالک! اے رحیم و کریم! اے عفو و درگزر فرمانے والے! میں نے عبد الرزاق بن ہمام سے، انہوں نے مَعْمَر بن راشد سے، انہوں نے ابن شِہَاب زُہری سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے تیرے نبیِّ مکرّم

Marfat.com

،نورِ مجسّم ، رسولِ محتشم ،شافع اُمم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے اور انہوں نے جبرائیل امین علیہ السلام سے تیرا یہ فرمان سنا، میرا وہ بندہ جسے اسلام میں پڑھاپا آئے ،اسے جہنم کا عذاب دینے سے مجھے حیا آتی ہے۔ تو میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نے فرمایا: عبدالرزاق، مَعْمَر ،زُہری اور اَنس سب نے سچ کہا، میرے نبی نے سچ کہا، جبریل نے سچ کہا اور میرا قول سچا ہے ،اے فرشتو! اسے جنت میں لے جاؤ۔

(اللآلیُ المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، کتاب المبتداء، ج ۱، ص ۱۲۵)

غلامیٔ سادات کی برکات

حضرت سیّدُنا احمد بن خَصِیب علیہ رحمۃ اللہ الحسیب وزیر بننے سے قبل کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، میں خلیفہ مُتَوَکِّل کی والدہ کا کاتب تھا، ایک دن میں کچہری میں بیٹھا ہوا تھا کہ خادم ایک تھیلا لئے ہوئے میرے پاس آیا اور کہا، اے احمد! خلیفہ کی والدہ آپ کو سلام کہتی ہے ،اس نے یہ ہزار دینار بھجوائے ہیں اور کہا ہے کہ یہ دینار میرے حلال و طیب مال میں سے ہیں، انہیں مستحقین میں تقسیم کر کے ان کے نام و نسب اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں بھجوا دو تا کہ جب کبھی ان علاقوں سے کوئی ہمارے پاس آئے تو ہم ان کی طرف ہدیہ بھجوا دیں۔

میں نے وہ دینار لئے اور اپنے گھر چلا آیا۔ اب میں اس فکر میں تھا کہ ایسا کون ہے جو مجھے ان لوگوں کے نام بتائے جو تنگدستی و غربت کے باوجود سفید پوش ہیں اور کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہیں کرتے ،کیونکہ ایسے لوگ ہی مالی امداد کے زیادہ مستحق ہیں۔ بالآخر شام تک میرے پاس غریب و تنگدست اور

Marfat.com

سفید پوش و خوددار لوگوں کی ایک فہرست تیار ہو گئی۔ میں نے تین سو (300 دینار) ان میں تقسیم کر دیئے، اب کوئی اور ایسا نہ تھا جسے رقم دی جاتی، رات نے آہستہ آہستہ اپنے پر پھیلا دیئے۔ میرے پاس سات سو (700 دینار موجود تھے لیکن اب کوئی بھی ایسا شخص معلوم نہ تھا جس کی مدد کی جاتی۔ رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا۔ میرے سامنے کچھ سرکاری غلام موجود تھے، باہر پہرے دار پھر رہے تھے، برآمدے کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے۔ میں بقیہ دیناروں کے بارے میں فکرمند تھا کہ دروازے پر کسی نے دستک دی۔ پھر چوکیدار کی آواز سنائی دی وہ آنے والے سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ میں نے خادم بھیجا تو اس نے بتایا کہ دروازے پر ایک سید زادہ ہے جو آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ میں نے کہا، اسے اندر بلاؤ پھر اپنے پاس موجود تمام لوگوں سے کہا، اس وقت یہ ضرور کسی حاجت کے پیشِ نظر آرہا ہو گا، ہو سکتا ہے تمہارے سامنے حاجت بیان کرنے میں اسے جھجک محسوس ہو تم ایک طرف ہو جاؤ۔ جب وہ سب چلے گئے تو سید زادہ میرے پاس آیا اور سلام کرے بیٹھ گیا، پھر کہنے لگا، اس وقت آپ کے سامنے ایسا شخص موجود ہے جسے حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم سے خاص قربت ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جس سے ہمارا گزارہ ہو سکے اور نہ ہی ہمارے پاس دیگر لوگوں کی طرح درہم و دینار ہیں کہ ہم اپنے لئے کھانے کی کوئی چیز خرید سکیں۔ ہمارے پڑوس میں آپ کے علاوہ ایسا کوئی شخص نہیں جو اس کڑے وقت میں ہماری مدد کر سکے۔

Marfat.com

میں نے اس کی گفتگو سن کر ایک دینار اسے دے دیا اس نے میرا شکریہ ادا کیا اور دعائیں دیتا ہوا رخصت ہو گیا۔ پھر میری زوجہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی، اے بندۂ خدا عَزَّ وَجَلَّ! تجھے کیا ہو گیا؟ خلیفہ کی والدہ نے تجھے یہ دینار مستحقین میں تقسیم کرنے کو دیئے تھے، ایک سید زادے نے تجھ سے عیال داری اور تنگدستی کی شکایت کی تو تُو نے صرف اسے ایک دینار دیا، افسوس ہے تجھ پر! آلِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ اس طرح کا برتاؤ ہر گز مناسب نہیں۔ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی محبت سے سرشار نیک سیرت بیوی کی گفتگو نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا۔ میں نے بے قرار ہو کر پوچھا: اب کیا ہو سکتا ہے اس غلطی کا اِزالہ کس طرح کیا جائے۔ اس نے کہا، یہ سارے دینار اس سید زادے کی خدمت میں پیش کر دے۔ میں نے غلام سے کہا، جاؤ اور فوراً اس سید زادے کو بلا لاؤ، وہ گیا اور اسے لے آیا۔ میں نے اس سے معذرت کی اور سات سو دیناروں سے بھرا تھیلا اس کے حضور پیش کر دیا۔ وہ دعائیں دیتا اور شکریہ ادا کرتا ہوا رخصت ہو گیا۔ پھر مجھے شیطانی وسوسہ آیا کہ خلیفہ مُتَوَکِّل سادات کرام سے زیادہ خوش نہیں، اس کی والدہ شجاع نے غریبوں، مسکینوں میں تقسیم کرنے کے لئے جو رقم دی تھی اس کا بڑا حصہ تو ایک سید زادے کی خدمت میں پیش کر دیا گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیفہ مجھ پر غضب ناک ہو اور مجھے سزا کا سامنا کرنا پڑے۔ میں نے اس پریشانی کا اظہار اپنی بیوی پر کیا تو اس مُتَوَکِّلہ وصابرہ خاتون نے کہا، آپ ان ساداتِ کرام کے نانا جان پر بھروسہ رکھیں اور سارا معاملہ

Marfat.com

ان پر چھوڑ دیں۔

میں نے کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بندی! تو اچھی طرح جانتی ہے کہ خلیفہ متوکل سادات کرام سے کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ جب وہ مجھ سے اس رقم کے متعلق پوچھے گا تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس نے کہا، میرے سرتاج! آپ سارا معاملہ حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے سپرد کر دیں۔ جس سید زادے کی آپ نے مدد کی اس کے نانا جان ہی آپ کا بدلہ چکائیں گے، آپ ان پر بھروسہ رکھیں۔ وہ اس طرح میری ڈھارس بندھاتی رہی پھر میں اپنے بستر پر جا لیٹا۔ ابھی میں سونے کی کوشش کر رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی، میں نے خادم سے کہا، جاؤ! دیکھو! اس وقت کون آیا ہے؟ وہ گیا اور واپس آ کر کہا، خلیفہ کی والدہ شجاع نے پیغام بھجوایا ہے کہ فوراً میرے پاس پہنچو۔ میں صحن میں آیا تو دیکھا کہ آسمان پر ستارے جگمگا رہے تھے۔ رات کافی بیت (یعنی گزر) چکی تھی ابھی میں صحن میں ہی تھا کہ دوسرا قاصد آیا پھر تیسرا۔ میں نے تینوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: کیا اتنی رات گئے جانا ضروری ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! آپ فوراً! خلیفہ کی والدہ کے پاس چلیں۔

چنانچہ، میں سواری پر سوار ہو کر محل کی طرف چل دیا ابھی تھوڑی ہی دور چلا تھا کہ بہت سارے قاصد ملے جو مجھے بلانے آ رہے تھے۔ میں محل میں پہنچا تو خادم مجھے ایک سمت لے کر گیا۔ ایک جگہ جا کر وہ ٹھہر گیا، پھر خادم خاص آیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر بولا: اے احمد! خلیفہ کی والدہ آپ سے گفتگو کرنا چاہتی ہے جہاں

Marfat.com

آپ کو ٹھہرایا جائے وہیں ٹھہرنا اور جب تک سوال نہ کیا جائے اس وقت تک کچھ نہ بولنا۔ پھر وہ مجھے ایک خوبصورت کمرے میں لے گیا جس میں بہترین پردے لٹک رہے تھے اور کمرے کے وسط میں شمع دان رکھا ہوا تھا، مجھے ایک دروازے کے پاس کھڑا کر دیا گیا۔ میں چپ چاپ وہاں کھڑا رہا، پھر کسی نے بلند آواز سے پکارا: اے احمد! میں نے آواز پہچان کر کہا، اے خلیفہ کی والدہ! میں حاضر ہوں۔ پھر آواز آئی: ہزار دیناروں کا حساب، بلکہ سات سو دیناروں کا حساب دو، اتنا کہہ کر خلیفہ کی والدہ کے رونے کی آواز آنے لگی، میں نے اپنے دل میں کہا، اس سید زادے نے کسی دکان سے کھانے کا سامان اور غلہ وغیرہ خریدا ہو گا اور کسی مخبر نے خلیفہ کو خبر دی ہو گی کہ مَیں نے اس سید زادے کی مدد کی ہے، تو خلیفہ نے مجھے قتل کرنے کا حکم دیا ہو گا، جس کی وجہ سے اس کی والدہ مجھ پر ترس کھاتے ہوئے رو رہی ہے، میں انہیں سوچوں میں گم تھا کہ دوبارہ آواز آئی: اے احمد! ہزار دیناروں کا حساب دو، بلکہ سات سو دیناروں کے متعلق مجھے بتاؤ۔

اتنا کہہ کر وہ پھر زار و قطار رونے لگی۔ اس طرح اس نے کئی مرتبہ کیا اور دیناروں کے متعلق بار بار پوچھا۔ میں نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ جب سید زادے کا ذکر آیا تو وہ رونے لگی اور کہا، اے احمد! اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھے اور جو تیرے گھر میں نیک خاتون ہے اسے بہترین جزاء عطا فرمائے، کیا تو جانتا ہے کہ آج رات میرے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو کہا: آج رات جب میں سوئی تو میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اٹھی میں نے خواب میں حضور نبیِّ پاک، صاحب

Marfat.com

نَولاک، سیاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت کی، لب ہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: اللہ عَزَّوَجَلَّ احمد بن خَصِیب اور اس کے گھر میں موجود نیک خاتون کو بہترین جزاء عطا فرمائے، آج رات تم لوگوں نے میری اولاد میں سے تین ایسے شخصوں کی تنگدستی دور کی جن کے پاس کچھ بھی نہ تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

خواب سنانے کے بعد کہا، اے احمد بن خَصِیب! یہ زیورات، کپڑے اور دیناروں کی تھیلیاں اس سید زادے کو دے دینا جس کی برکت سے مجھے نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا دیدار نصیب ہوا۔ اس سے کہہ دینا کہ جب کبھی ہمارے پاس مال آئے گا ہم تمہارے لئے بھجوادیا کریں گے۔ پھر خلیفہ کی والدہ شجاع نے کچھ اور سامان دیتے ہوئے کہا، یہ زیورات، کپڑے اور دینار اپنی زوجہ کو دینا اور کہنا: اے نیک ومُبارَک خاتون! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اچھی جزاء عطا فرمائے۔ تمہارے ہی مشورے پر اس سید زادے کو رقم دی گئی اور اس طرح مجھے دیدارِ نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوا، یہ نذرانہ قبول کرلیجئے۔ اور اے احمد! یہ کپڑے اور رقم تم اپنے پاس رکھو یہ تمہارے لئے ہیں۔ میں تمام سامان لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا راستے میں ہی اس سید زادے کا گھر تھا میں نے دل میں کہا، جس کی برکت سے مجھے اتنا انعام ملا اسی سے خیر کی ابتداء کرنی چاہے۔

چنانچہ، میں اس کے گھر گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے پوچھا گیا: کون؟

Marfat.com

میں نے اپنا نام بتایا تو وہی سید زادہ باہر آیا اور کہا: اے احمد! ہمارے لئے جو مال لے کر آئے ہو وہ ہمیں دے دو۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں تمہارے لئے ہدیہ لایا ہوں؟ کہا: بات دراصل یہ ہے کہ جب میں تمہارے پاس سے رقم لایا اس وقت ہمارے پاس کچھ نہ تھا میں نے تمہاری دی ہوئی رقم اپنی زوجہ کو دی تو وہ بہت خوش ہوئی اور کہا، آؤ! ہم اس شخص کے لئے دعا کریں جس نے ہماری مدد کی، تم نماز پڑھو اور دعا کرو میں آمین کہوں گی۔ پس میں نے نماز پڑھ کر دعا کی اور اس نے آمین کہی۔ پھر مجھ پر غنودگی طاری ہو گئی میری آنکھیں تو کیا بند ہوئیں دل کی آنکھیں کھل گئیں میں خواب میں اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت سے مشرف ہوا آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا، جنہوں نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہم نے ان کا شکریہ ادا کر دیا ہے اب وہ دوبارہ تمہیں کچھ چیزیں بطورِ خیر خواہی دیں گے تم قبول کر لینا۔

حضرت سیّدُنا احمد بن خَصِیب علیہ رحمۃ اللہ الحسیب فرماتے ہیں: اس وقت میرے پاس جو کچھ بھی مال واسباب تھا سب اس سید زادے کے حضور پیش کر کے خوشی خوشی گھر چلا آیا۔ میں نے اپنی زوجہ کو مشغولِ دعا و مناجات پایا وہ کافی بے چین و مضطرب نظر آ رہی تھی۔ جب اسے میرے گھر آنے کا علم ہوا تو میرے پاس آئی اور خیریت معلوم کی میں نے جانے سے لے کر واپسی تک کا تمام واقعہ کہہ سنایا۔ اس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکریہ ادا کیا اور کہا، میں نہ کہتی تھی کہ آپ ان کے نانا جان رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان، سرکارِ کون ومکان صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر

Marfat.com

بھروسہ رکھیں اور معاملہ ان کے سپرد کردیں، دیکھیں! انہوں نے کیسا لطف و کرم فرمایا اور کیسے ہماری دستگیری فرمائی، پھر میں نے اپنی زوجہ سے کہا: اچھا! حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے صدقے مجھے جو انعام ملا ہے اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حالانکہ میں نے اس کا حصہ اس کے حوالے کردیا جو اس نے بخوشی قبول کرلیا۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

حضرتِ عیسیٰ بن زَاذَان علیہ رحمۃ الرحمن کی بخشش

حضرت سیِّدُنا عَمَّار بن رَاہب علیہ رحمۃ اللہ الغالب سے منقول ہے کہ حضرت سیِّدَتُنا مسکینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اجتماعِ ذکر میں پابندی سے شرکت کیا کرتی تھیں۔ ان کے انتقال کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو کہا: اے مسکینہ! مرحبا۔ مسکینہ نے کہا، اے عمار! تمہارا بھلا ہو، میں مسکین نہیں اب تو بہت زیادہ غِنٰی مل چکا ہے، محتاجی ختم ہو گئی اور کشادگی آچکی ہے۔ میں نے کہا: اچھا! ان باتوں کو چھوڑو اپنا حال بیان کرو، تمہیں کیا کیا نعمتیں عطا کی گئیں؟ مسکینہ نے کہا: تم اُس سے سوال کر رہے ہو جسے جنت اپنی کثیر نعمتوں کے ساتھ عطا کردی گئی ہے۔ اب وہ جہاں چاہے جنت کے درختوں کے سائے میں رہے۔ حضرت سیِّدُنا عَمَّار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کا بیان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نیک بندی ہمارے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن زَاذَان علیہ رحمہ اللہ المنّان کی محفلِ ذکر میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ میں نے پوچھا، اے مسکینہ! حضرت سیِّدُنا عیسیٰ بن زَاذَانعلیہ رحمۃ اللہ المنّان کے ساتھ کیا

Marfat.com

معاملہ کیا گیا؟ یہ سن کر وہ ہنسنے لگی اور دو عربی اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ ہے:

انہیں خوبصورت و بیش بہا جنتی لباس پہنایا گیا۔ جنّتی خدّام ہاتھوں میں آبخورے لئے ہر وقت ان کے ارد گرد موجود رہتے ہیں۔ پھر انہیں جنتی زیور سے آراستہ کیا گیا اور کہا گیا، اے قاری! تلاوت کر، بخدا تجھے تیرے روزوں نے چیٹکارا دلا دیا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عیسیٰ بن زاذان علیہ رحمۃ اللہ المنّان آخری عمر تک اس کثرت سے روزے رکھتے رہے کہ آپ کی کمر بالکل جھک گئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آواز بند ہو گئی۔ ان کی یہ عبادت و ریاضت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایسی مقبول ہوئی کہ مغفرت و بخشش کا سبب بن گئی۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

رحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی برسات

حضرتِ سیّدُنا اُبی بن کعب حارثی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ایک مرتبہ میں اپنے گمشدہ اونٹوں کو تلاش کرنے کے لئے نکلا تو اپنے برتنوں کو دودھ سے بھر لیا پھر میں نے دل میں کہا، یہ میں نے اچھا نہیں کیا، سارے برتن دودھ سے بھر لئے لیکن وضو کے لئے پانی وغیرہ بھرا ہی نہیں، میرا یہ عمل غیر منصفانہ ہے (یعنی اس میں انصاف نہیں) اس خیال کے آتے ہی میں نے برتنوں کو دودھ سے خالی کیا اور پانی بھر لیا۔ پھر اونٹوں کی تلاش میں چل دیا۔ میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے ایسا کرم فرمایا کہ جو برتن وضو کے لئے بھرے تھے ان میں تو پانی ہی رہا لیکن جو

Marfat.com

پینے کے لئے بھرے تھے وہ بھی سب دودھ سے بھر گئے۔ میں تین دن اونٹوں کی تلاش میں رہا اور تینوں دن مجھ پر اسی طرح رحمتِ خداوندی کی برسات ہوتی رہی۔ پھر میں دریا کی طرف گیا تو ایک آواز سنائی دی:

اے ابو کَعب! بھنا ہوا گوشت چاہے یا دودھ ہی بہتر ہے؟ بے شک وہی پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ بھوک و پیاس سے نجات دینے والا ہے۔ پھر میں اپنی قوم کی طرف آیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو قبیلہ بنوقَنان کے سردار علی بن حَارِث نے کہا: میرا خیال ہے کہ جو کچھ تو کہہ رہا ہے یہ بس کہنے کی حد تک ہے۔ میں نے کہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ حقیقتِ حال کو بہتر جانتا ہے۔ پھر میں اپنے گھر آیا اور سو گیا۔ نمازِ فجر کے وقت کسی نے میرے دروازے پر دستک دی میں باہر آیا تو سامنے قبیلہ بنو قنان کے سردار علی بن حَارِث کو پایا۔ میں نے کہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، مجھے حکم فرمایا ہوتا تو میں خود حاضر ہو جاتا، آپ نے کیوں تکلیف کی؟ کہا، میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ تمہارے پاس چل کر آؤں، سنو! آج رات جب میں سویا تو کسی نے میرے خواب میں آ کر کہا: تو وہی ہے نا جس نے اس شخص کی تکذیب کی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں اور عطاؤں کا تذکرہ کرتا ہے۔ میری توبہ! میں آئندہ کبھی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں اور نعمتوں کا ذکر کرنے والے کی باتوں میں شک نہیں کروں گا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

Marfat.com

مدینے والے صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان

حضرتِ سیّدُ نا ابو عبدالرحمن سُلَمی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے، حضرتِ سیّدُ نا منصور بن عبداللہ اَصبَہانی قُدِّسَ سِرُّہ، الرَّبّانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ ابوالخیر اَقطع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ایک مرتبہ جب میں مدینۂ منورہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعظِیماً گیا تو مسلسل پانچ دن کا فاقہ تھا، پانچ دِن سے ایک لقمہ بھی نہ کھایا تھا اب جان لَبوں پر آچکی تھی۔ چنانچہ، میں حضور سیّدُ المُبلِغِین، جنابِ رَحمَۃٌ لِلعٰلَمِین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا۔ آپ کے روضۂ مبارکہ کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کیا، پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا صدیق اکبر اور امیر المؤمنین حضرت سیّدُ نا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سلام عرض کیا پھر پیارے آقا، مدینے والے مصطفی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں فریاد کی: میرے آقا! میرے سردار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! آج رات میں آپ کا مہمان ہوں۔

اتنا کہہ کر میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے منبر شریف کے پیچھے جا کر سو گیا۔ سر کی آنکھیں تو کیا بند ہوئیں، دل کی آنکھیں کھل گئیں، میرا سویا ہوا نصیب جاگ اُٹھا، میرے مشکل کُشا آقا اپنے غلام کی حالتِ زار دیکھ کر مشکل کُشائی کے لئے تشریف لے آئے۔ خواب میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ کے دائیں جانب امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا ابو بکر صدیق، بائیں طرف امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور آپ

Marfat.com

کے سامنے امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرّ مَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکَرِیم حاضر تھے۔

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُ نا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کرّ مَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الکَرِیم نے مجھے بیدار کیا اور فرمایا، اٹھو! دیکھو! حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے ہیں۔ اتنا سنتے ہی میں اپنے رحیم و کریم آقا صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی طرف دوڑ پڑا اور آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی مُبارَک پیشانی کا بوسہ لیا۔ پیارے آقا، مدینے والے مصطفی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے ایک روٹی عطا فرمائی اور تشریف لے گئے۔ میں نے ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ آنکھ کھل گئی، حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی عطا کردہ بقیہ آدھی روٹی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔

عُیُونُ الحِکَایَات

بابرکت اجتماع کے صدقے مغفرت

حضرت سیّدُ نا رَجاء بن مَنْصُور مُجَاشِعی علیہ رحمۃ اللہ الولی سے منقول ہے: ایک دن ہم حضرت سیّدُ نا صالح مُرّی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی محفل میں موجود تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعظ و نصیحت سے ہمارے دِلوں کو منور فرما رہے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نوجوان سے فرمایا، اے بندۂ خدا! قرآنِ پاک کی کچھ آیات تلاوت کرو۔ نوجوان نے پڑھنا شروع کیا:

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

Marfat.com

مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ﴿۱۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔ (پ،24المؤمن:18)

جیسے ہی نوجوان نے یہ آیت مکمل کی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، بھلا ظالم کا شفیع و دوست کون ہو گا، کیسے کوئی اس کی شفاعت کریگا جبکہ خود ربُّ العلمین اسے سزا دینا چاہے۔ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! بروزِ قیامت ظالموں اور گناہ گاروں کا بہت برا حال ہو گا۔ تُو دیکھے گا کہ انہیں بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف کھینچا جائے گا، وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن ہونگے، ان کے چہرے کالے سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی، وہ پکارتے ہوں گے، ہائے ہماری بربادی! ہائے ہماری مصیبت! نہ جانے ہمارے ساتھ کیا ہو گا؟ ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے؟ ہائے بربادی! ہائے ہلاکت! فرشتے انہیں آگ کے گرزوں سے مارتے ہوئے ہانکیں گے، ان کے آنسو ان کے چہروں پر بہیں گے اور اتنے بہیں گے کہ ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے اور ان کی حالت اُن خوفزدہ پرندوں کی طرح ہو گی جنہیں بہت بڑے خوف نے دہشت میں مبتلا کر دیا ہو۔ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! اگر تو ان کی اس حالت کو دیکھ لے تو اس ہولناک منظر سے تیری آنکھیں سلامت نہ رہیں تیرا دل پھٹ جائے، اس منظر کی ہولناکی سے تیرے قدم ایسے لرزیں گے کہ انہیں قرار نہ آئے گا۔ اتنا کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پھوٹ پھوٹ کر رونے

Marfat.com

لگے پھر ایک زوردار چیخ ماری اور کہا، ہائے! کتنا برا ہے وہ منظر ہائے! کتنا برا ہے ان کا ٹھکانا! پھر روتے روتے آپ کی ہچکیاں بندھ گئیں اور وہاں موجود تمام لوگ بھی زار و قطار رونے لگے۔

پھر ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہا، اے صالح مُرّی علیہ رحمۃ اللہ القوی! کیا یہ تمام معاملات قیامت کے دن ہوں گے؟ فرمایا، ہاں، میرے بھتیجے! واقعی یہ تمام واقعات بروزِ قیامت ہوں گے بلکہ وہاں کے حالات کی جو خبر مجھے پہنچی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو میں نے بیان کی۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جہنمی نارِ جہنم میں چیختے رہیں گے یہاں تک کہ ان کی آواز ختم ہو جائے گی پھر ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ ہو گا جو اس مریض کی طرح آہیں اور سسکیاں نہ بھرے جسے برسوں سے شدید بیماری لاحق ہو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبانی جہنم کی ہولناک کہانی سن کر وہ نوجوان اس طرح گڑگڑانے لگا، ہائے افسوس! ہائے میری غفلت! میں نے اپنی زندگی کے قیمتی لمحات ضائع کر دیئے۔ اے میرے مالک! میں تیری اطاعت سے غافل رہا مجھے ان کوتاہیوں پر افسوس ہے۔ ہائے! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی۔ پھر اس نے اپنا منہ جانبِ قبلہ کیا اور روتے ہوئے بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں اس طرح مناجات کرنے لگا:

اے میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! آج کے دن میں تیری بارگاہ میں سچی توبہ کرتا ہوں، میری یہ توبہ اخلاص پر مبنی ہے، میں تیرے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ نہیں۔ اے میرے مولیٰ عَزَّ وَجَلَّ! مجھ سے آج تک جو عبادت ہو سکی

Marfat.com

اسے قبول فرمالے، میری سابقہ خطاؤں کو معاف فرمادے، مجھ سے گناہوں کی گندگی دور فرمادے۔ میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! مجھ پر رحم فرما۔ میرے مالک و مولیٰ عَزَّ وَجَلَّ! اب میں تیری فرمانبرداری اور اطاعت کا پٹا اپنی گردن میں ڈالتا ہوں، میرے جسم کا رُواں رُواں تیری بارگاہ میں معافی کا طلب گار ہے۔ میرے مالک عَزَّ وَجَلَّ! اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا تو میں برباد ہو جاؤں گا۔ اتنا کہہ کر وہ نوجوان منہ کے بل زمین پر گر پڑا، لوگوں نے اسے اٹھایا تو بے ہوش ہو چکا تھا، پھر وہ ایسا بیمار ہوا کہ سنبھل نہ سکا۔ حضرت سیِّدُنا صالح مُرّی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور آپ کے دیگر رفقاء اس نوجوان کی عیادت کو جاتے رہے۔ بالآخر وہ نوجوان اس دنیائے فانی سے رخصت ہو کر دارِ بقا کی طرف کُوچ کر گیا۔ اس کے جنازہ میں کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ حضرتِ سیِّدُنا صالح مُرّی علیہ رحمۃ اللہ القوی اکثر اپنی محفل میں اس کا ذکر کیا کرتے اور فرماتے: قرآن کی آیات اور فکرِ آخرت سے معمور بیان سن کر وہ نوجوان موت کی آغوش میں پہنچ گیا۔

مرنے کے کچھ دن بعد کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہا، حضرتِ سیِّدُنا صالح مُرّی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے بابرکت اجتماع کے صدقے میری مغفرت ہو گئی اور میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُس رحمت کے سائے میں پہنچ گیا جو ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

Marfat.com

شیخین کریمین کے گستاخ کا عبرتناک انجام

حضرتِ سیدُنا ابو محمد خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہ، النّورانی کا بیان ہے کہ ایک خُراسانی تاجر کا غلام بہت نیک و پارسا تھا۔ موسمِ حج میں جب حاجیوں کے قافلے سوئے حرمین جانے لگے تو اس نیک غلام کے دل میں بھی حاضری کی خواہش جوش مارنے لگی۔ اس نے مالک کے پاس جا کر حالِ دل سنایا اور حاضری کی اجازت طلب کی۔ بد بخت و گستاخ تاجر نے انکار کر دیا۔ غلام نے کہا: میں اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی فرمانبرداری کی اجازت مانگ رہا ہوں، تم اجازت کیوں نہیں دیتے۔ تاجر نے کہا: اگر تم میرا ایک کام کرو تو میں اجازت دے دوں گا ورنہ ہرگز اجازت نہ دوں گا، پکا وعدہ کرو کہ تم وہ کام کرو گے۔ غلام نے کہا: بتاؤ! کیا کام ہے؟ بد بخت تاجر بولا، میں تمہارے ساتھ بہترین سواریاں، خدام، اچھے رفقاء اور دیگر بہت سی اشیاء بھیجوں گا۔ جب روضۂ رسول علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جاؤ تو وہاں جا کر یہ کہنا، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میرے آقا نے یہ پیغام بھجوایا ہے کہ میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے دونوں دوستوں ابوبکر صدیق و عمر فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بیزار ہوں۔ اگر میرا یہ پیغام پہنچانے کی حامی بھر لو تو مَیں تمہیں بخوشی اجازت دیتا ہوں۔ غلام کا بیان ہے کہ اپنے بد بخت مالک کی یہ گستاخانہ باتیں سن کر میرا دل بہت جلا، میں بہت غمگین ہو گیا۔ بظاہر تو میں نے کہہ دیا کہ میں فرمانبردار و طاعت گزار ہوں لیکن جو میرے دل میں تھا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے بہتر جانتا ہے۔ بہر حال میں قافلے کے ہمراہ مدینۂ منورہ زَادَہَا

Marfat.com

اللہ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچا، دھڑکتے دل، لرزتے قدموں، پر نم آنکھوں کے ساتھ روضہ رسول علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب بڑھنے لگا:

ہوئیں اُمیدیں بار آور مدینہ آنے والا ہے
جھکا لو اب ادب سے سر مدینہ آنے والا ہے

قبرِ انور پر پہنچ کر جانِ عالم، سر کارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعث ِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا۔ مجھے اپنے بد بخت و گستاخ مالک کا قبیح الفاظ پر مشتمل پیغامِ بد، حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں پہنچانے سے بہت شرم آرہی تھی لہٰذا میں باز رہا۔ اور مسجد نبوی میں حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے قدمین شریفین میں سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ قبرِ انور کی دیوار شق ہوئی اور حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نور بار چہرہ چمکاتے ہوئے باہر تشریف لے آئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے سبز لباس زیبِ تن کیا ہوا تھا اور جسمِ اطہر سے مشک کی خوشبو آرہی تھی۔ سارا ماحول مشکبار ہو گیا۔ مسجد نبوی کا ذرہ ذرہ گواہی دے رہا تھا کہ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تشریف لا چکے ہیں۔

عنبر زمیں، عبیر ہوا،
مشک تر غبار

Marfat.com

ادنیٰ سی یہ شناخت
تری راہ گزر کی ہے

حضور نبی کریم، رء ُوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی دائیں جانب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر اور بائیں جانب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی اتباع میں انہوں نے بھی سبز لباس پہنا ہوا تھا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے عقل مند شخص! تو نے اپنے مالک کا پیغام ہم تک کیوں نہیں پہنچایا؟ حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی ہیبت اور رُعب و دبدبہ اتنا تھا کہ میں نے سر جھکائے دست بستہ عرض کی، میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! مجھے شرم آتی تھی کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو آپ کے پہلو میں آرام فرما دوستوں کے متعلق اپنے بد بخت مالک کا گستاخانہ پیغام سناؤں۔

سرکار عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے خوش بخت! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو حج کرنے کے بعد بخیر و عافیت خُراسان واپس جائے گا۔ جب تو اپنے مالک کے پاس پہنچے تو کہنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اُس سے بیزار ہیں جو صدیق و فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بیزار ہے۔ کیا تو سمجھ گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

Marfat.com

!میں سمجھ گیا۔ پھر فرمایا، جان لے! جب تو وہاں پہنچے گا تو چوتھے دن وہ مر جائے گا، کیا تو سمجھ گیا؟ میں نے عرض کی، جی ہاں، میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میں سمجھ گیا۔ فرمایا: توجہ سے سن! مرنے سے پہلے اس کے منہ سے پیپ و خون نکلے گا، کیا تو سمجھ گیا؟ میں نے عرض کی، میرے آقا! میں خوب سمجھ گیا۔

پھر آقائے نامدار، ہم غریبوں کے مالک و مختار، باذن پروردگار غیبوں پر خبردار، مکی مدنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم واپس تشریف لے گئے اور میں بیدار ہو گیا۔ حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر و فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زیارت ہونے پر میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوب شکر ادا کیا۔ پھر میں نے حج کیا اور مخبرِ صادق صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے فرمان کے مطابق اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بخیر و عافیت واپس خُراسان آ گیا۔ میں اپنے ساتھ بہت سے موسمی پھل وغیرہ بھی لایا۔ میرے بد بخت مالک نے دو دن تک مجھ سے کوئی بات نہ کی، تیسرے دن پوچھنے لگا: میرا پیغام پہنچایا یا نہیں؟ میں نے کہا، میں نے تمہارا کام پورا کر دیا۔ کہا، وہاں سے کیا جواب ملا؟ میں نے کہا، اگر وہاں سے ملا ہوا پیغام نہ سنو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہنے لگا: نہیں، مجھے بتاؤ! تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟ میں نے واقعہ سنانا شروع کیا۔ جب میں نے یہ بتایا کہ رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، اپنے مالک سے کہہ دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اس سے بیزار ہیں جو میرے دونوں دوستوں صدیق و فاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے بیزار ہے۔ میرا

Marfat.com

یہ قول سن کر وہ بد بخت و نامراد قہقہے مار کر ہنسنے لگا۔ پھر اس طرح بکواس کی، ہم ان سے بیزار ہیں اور وہ ہم سے بیزار ہو گئے، اب ہم سکون سے رہیں گے۔ اس بد بخت کی یہ بات سن کر میں نے دل میں کہا، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دشمن! جلد ہی تو اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانِ عبرت نشان کے عین مطابق چوتھے دن اس بد بخت کے چہرے پر گندے پھوڑے نکل آئے اور اس کے منہ سے پیپ اور خون بہنے لگا۔ بالآخر ظہر کی نماز سے قبل وہ گستاخ و نامراد بڑی ذلت آمیز اور عبرتناک موت مر گیا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

دُعا کی تاثیر

جب صَفوَان بن مُحرِز کے بھتیجے کو زمانے کے ظالم و جابر حاکم ابن زیاد نے قید کر لیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے امراء اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی۔ ابن زیاد نے سب کی سفارشوں کو رد کر دیا۔ صَفوَان بن مُحرِز نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری۔ رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اونگھ آ گئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا، اے صَفوَان بن مُحرِز! اٹھ اور اپنی حاجت طلب کر۔

یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی۔ ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر لرزہ طاری کر دیا تھا۔ انہوں نے وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں دعا کرنے لگے۔ یہ اپنے گھر میں

Marfat.com

مصروف دعا تھے اور وہاں ابن زیاد بے چینی اور کرب میں مبتلا تھا۔ اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے صَفوَان بن مُخرِز کے بھتیجے کے پاس لے چلو۔ سپاہی فوراً مشعلیں لے کر ابن زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: صَفوَان بن مُخرِز کے بھتیجے کو فوراً رہا کر دو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے۔ حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً صَفوَان بن مُخرِز کے بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابن زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا۔ ابن زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا، جاؤ! خوشی خوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جرمانہ وغیرہ نہیں۔ اتنا کہہ کر ابن زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ وہ سیدھا اپنے چچا صَفوَان بن مُخرِز کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے آواز آئی: کون؟ کہا: آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے۔ پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے رات والا سارا واقعہ سنا دیا۔ صَفوَان بن مُخرِز نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

بخل کا بھیانک انجام

مُنیفہ بنت رومی کا بیان ہے، مَیں مکۂ معظمہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعظِیمًا میں مقیم تھی۔ ایک دن میں نے ایک بارونق مقام پر لوگوں کا ہجوم دیکھا۔ قریب جانے پر معلوم ہوا کہ ایک عورت کا سیدھا ہاتھ مفلوج ہو چکا ہے اور لوگ اس سے

Marfat.com

مختلف قسم کے سوالات پوچھ رہے ہیں ۔ جب اس عورت سے پوچھا: تمہارا ہاتھ کیسے مفلوج ہوا؟ تو اس عورت نے اپنی داستانِ عبرت نشان کچھ اس طرح سنائی، آج سے کچھ عرصہ قبل میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی تھی۔ میرے والد بہت نیک و پار سا تھے ۔ کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے اور غرباء کی حتی الوَسع امداد کیا کرتے ۔ جبکہ میری والدہ انتہائی کنجوس تھی۔ پوری زندگی میں صرف ایک پرانا سا کپڑا اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں دیا اور ایک مرتبہ جب میرے والد نے گائے ذبح کی تو اس کی کچھ چربی کسی غریب کو دی اس کے علاوہ کبھی بھی کوئی چیز راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں خرچ نہ کی۔

اپنے والدین کے انتقال کے کچھ دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا والد ایک حوض (یعنی تالاب) کے کنارے کھڑا ہے اور لوگوں کو پیالے بھر بھر کر پانی پلا رہا ہے۔ میں وہاں کھڑی سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ اچانک میری نظر اپنی والدہ پر پڑی جو زمین پر پڑی ہوئی تھی اس کے ہاتھوں میں وہی چربی تھی جو اس نے صدقہ کی تھی اور اسی پرانے کپڑے سے اس کا ستر ڈھانپا ہوا تھا جو اس نے صدقہ کیا تھا۔ وہ شدتِ پیاس سے ہائے پیاس! ہائے پیاس! کی صدائیں بلند کر رہی تھی۔ یہ دردناک منظر دیکھ کر میں تڑپ اٹھی۔ میں نے کہا: ہائے! یہ تو میری والدہ ہے اور جو دیگر لوگوں کو پانی پلا رہا ہے وہ میرا والد ہے۔ میں حوض سے ایک پیالہ بھر کر اپنی والدہ کو پلاؤں گی۔ پھر جیسے ہی پیالہ بھر کر اپنی والدہ کے پاس آئی تو آسمان سے منادی کی یہ ندا سنائی دی: خبردار! جو اس کنجوس عورت کو پانی پلائے گا اس کا ہاتھ مفلوج

Marfat.com

ہو جائے گا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت سے میرا ہاتھ ایسا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ الامان والحفیظ۔

عُیُونُ الحِکَایَات

جب بلایا آقا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خود ہی انتظام ہو گئے

حضرتِ سیّدُنا قاسم بن محمد علیہ رحمۃ اللہ الصمد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیّدُنا سُفیَان ثَورِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: آؤ! ابو ہمّام نامی شخص کے پاس چلیں جو حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر کے متعلق ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ ہم دونوں اس کے پاس پہنچے تو میں نے حضرت سیّدُنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر کے متعلق دریافت کیا۔ اس نے کہا: مجھے فلاں پرہیز گار شخص کہ جس کی سچائی لوگوں میں مشہور ہے، نے کچھ اس طرح بتایا: میں مسلسل تین سال سے حج کی دعا کر رہا تھا لیکن میری یہ حسرت دل ہی میں رہی۔

رہ رہے ہیں جانے والے، حج کی اب تیّاریاں
رہ نہ جاؤں میں کہیں، کر دو کرم پھر یا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم!
مجھ پہ کیا گزرے گی آقا! اس برس گر رہ گیا
میرا حال دل تو ہے، سب تم پہ ظاہر یا نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم!

چوتھے سال حج کا موسم قریب تھا۔ میرے دل میں زیارتِ حرمین

Marfat.com

شریفین کی خواہش مچل رہی تھی۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا کرم ہوا میری دعا کی قبولیت کچھ اس انداز میں ہوئی کہ ایک رات جب میں سویا تو میری دل کی آنکھیں کھل گئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، مجھے رحمتِ عالم، نورِ مجسّم، رسولِ محتشم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: تم اس سال حج کے لئے چلے جانا۔

میری آنکھ کھلی تو دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔ بارگاہِ نبوت سے حج کی اجازت مل چکی تھی۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی میٹھی میٹھی آواز اب تک کانوں میں رَس گھول رہی تھی، میں بہت شاداں وفرحاں تھا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ تو ہے نہیں، میں تو بالکل بے سرو سامان ہوں۔ بس اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری رات پھر خواب میں حضور نبیِّ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا دیدار ہوا لیکن میں اپنی بے سرو سامانی کا ذکر نہ کر سکا۔ اسی طرح تیسری رات بھی بارگاہِ نبوت سے حکم ہوا کہ تم اس سال حج کو چلے جانا۔ میں نے سوچا اگر دوبارہ خواب میں میرے آقا و مولیٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم تشریف لائے تو میں اپنی بے سرو سامانی کے متعلق عرض کروں گا۔ بقولِ شاعر:

پاس مال وزَر نہیں، اُڑنے کو بھی پَر نہیں
کر دو کوئی انتظام، تم پر کروڑوں سلام

چوتھی رات پھر مدینے کے تاجوَر، سلطانِ بحر وبر، محبوبِ ربِّ اکبر

Marfat.com

عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے میرے گھر میں جلوہ گری فرمائی، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم مجھ سے یہی ارشاد فرما رہے تھے: تم اس سال حج کو چلے جانا۔ میں نے دست بستہ عرض کی: میرے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میرے پاس تو زادِ راہ بھی نہیں۔ ارشاد فرمایا، کیوں نہیں! تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرہ موجود ہوگی۔ اتنا فرما کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم تشریف لے گئے۔ صبح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت خوش تھا۔ نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ موجود تھی۔ وہ ایسی نئی تھی گویا اسے کسی نے استعمال ہی نہ کیا ہو۔ میں نے اسے چار ہزار دینار میں بیچا اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ! حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی نظرِ عنایت سے اسبابِ حج کا خود ہی انتظام ہو گیا

میں زادِ راہ خرید کر حجاج کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اب ہمارا قافلہ سوئے حرم رواں دواں تھا۔ حرم شریف پہنچ کر مناسکِ حج ادا کئے۔ اب واپسی کا ارادہ تھا میں وہاں کے مناظر پر الوداعی نظر ڈال رہا تھا۔ جدائی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا۔ میں نوافل ادا کرنے اَبْطَح کی جانب گیا۔ وہاں کچھ دیر آرام کے لئے بیٹھا تو اونگھ آ گئی، سر کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور دل کی آنکھیں کھل رہی تھیں۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم اپنا نورانی چہرہ چمکاتے مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے

Marfat.com

خوش بخت! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تیری سعی کو قبول فرمالیا ہے۔ تو عمر بن عبد العزیز کے پاس جا اور اسے کہنا: ہمارے ہاں تمہارے تین نام ہیں: عمر بن عبد العزیز، امیر المؤمنین، أَبُو الْيَتَامٰى (یعنی یتیموں کا والی)، اے عمر بن عبد العزیز! قوم کے سرداروں اور ٹیکس وصول کرنے والوں پر اپنا ہاتھ سخت رکھنا۔ اتنا فرما کر سیدنا المُبَلِّغِین، رَحمَۃ لِلعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم واپس تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا اور اپنے فقاء کے پاس پہنچ کر کہا: جاؤ! اللہ تبارک و تعالیٰ کی برکت کے ساتھ اپنے وطن لوٹ جاؤ! میں کسی وجہ سے تمہارے ساتھ نہیں جاسکتا۔

پھر میں شام جانے والے قافلے میں شامل ہو گیا۔ دمشق پہنچ کر امیر المؤمنین کا گھر معلوم کیا اور زوال سے کچھ دیر قبل وہاں پہنچ گیا۔ باہری دروازے کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا میں نے اس سے کہا: امیر المؤمنین سے میرے لئے حاضری کی اجازت طلب کرو۔ وہ بولا، امیر المؤمنین کے پاس جانے سے تمہیں کوئی نہیں روکے گا. لیکن ابھی وہ لوگوں کے مسائل حل فرمارہے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ تم کچھ دیر انتظار کرلو جیسے ہی وہ فارغ ہوں گے میں تمہیں بتادوں گا اور اگر ابھی حاضر ہونا چاہو تو تمہاری مرضی۔ میں انتظار کرنے لگا، کچھ دیر بعد بتایا گیا: امیر المؤمنین لوگوں کے مسائل سے فارغ ہوچکے ہیں۔ چنانچہ، میں نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا، تم کون ہو؟ میں نے عرض کی، میں رسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا قاصد ہوں اور آپ کی طرف پیغام لے کر آیا ہوں۔ یہ سنتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری طرف دیکھا اس وقت

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی پی رہے تھے۔ فوراً پیالہ ایک طرف رکھا، مجھے سلامتی کی دعا دی پھر اپنے پاس بٹھایا اور پوچھا، تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا، بصرہ کا رہنے والا ہوں۔ پوچھا، کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو۔ میں نے کہا: فلاں قبیلے سے۔ فرمایا، وہاں اس سال گندم کیسی ہوئی ہے؟ تمہارے جَو کی فصلیں کیسی ہوئی ہیں؟ وہاں کے انگور کیسے ہیں؟ وہاں کی کھجوریں کیسی ہیں؟ گھی کیسا ہے؟ وہاں کے ہتھیار اور بیج کی کیا حالت ہے؟ الغرض! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خرید و فروخت سے متعلقہ تمام چیزوں کے بارے میں سوال کیا۔ جب ان تمام چیزوں کے متعلق پوچھ چکے تو پہلی بات کی طرف آئے اور کہا: تیرا بھلا ہو تُو تو بہت عظیم معاملہ لے کر آیا ہے۔ میں نے عرض کی، حضور! مجھے خواب میں جو پیغام ملا میں وہی لے کر حاضر ہوا ہوں۔ پھر میں نے حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت سے یہاں پہنچنے تک تمام واقعات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ سنائے، مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے انہیں مجھ پر اعتماد ہو گیا ہے اور ان کے نزدیک میری تمام باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ فرمایا، تم ہمارے پاس ٹھہرو، ہم تمہاری خیر خواہی کریں گے۔ میں نے کہا، حضور! میں پیغام لے کر حاضر ہوا تھا، اب میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکا ہوں، مجھے اجازت عطا فرمائیے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے وہیں چھوڑ کر اندر تشریف لے گئے۔ واپسی پر چالیس دیناروں سے بھری ایک تھیلی میری طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا، اس وقت میرے پاس ان دیناروں کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں تم بطورِ تحفہ یہ قبول کر لو۔

Marfat.com

میں نے کہا، خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں کبھی بھی حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا پیغام پہنچانے کے عوض کوئی چیز نہیں لوں گا۔ بے حد اصرار کے باوجود میں نے ان دیناروں کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ میں نے واپسی کی اجازت چاہی اور جب میں الوداع کہہ کر اٹھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے سینے سے لگالیا اور دروازے تک چھوڑنے آئے اور اَشک بار آنکھوں سے مجھے رخصت کیا۔ میں اس ولیٔ کامل سے ملاقات کے بعد اپنے شہر کی جانب آرہا تھا اور دل میں ان کی محبت و تعظیم مزید بڑھ گئی تھی۔ بصرہ پہنچنے کے کچھ ہی دن بعد مجھے یہ جان لیوا خبر ملی: ولیٔ کامل، امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر ہزاروں آنکھوں کو سوگوار چھوڑ کر اس دنیا سے پردہ فرما گئے اور دارِ عقبیٰ کی طرف روانہ ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُون۔ آپ کی جدائی پر ہر آنکھ اشک بار تھی

پھر میں مجاہدین کے ہمراہ جہاد کے لئے روم چلا گیا۔ وہاں مجھے وہی شخص ملا جو حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز علیہ رحمۃ اللہ القدیر کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا اور جس کے ذریعے میں نے اجازت طلب کی تھی۔ میں اسے پہچان نہ سکا لیکن اس نے مجھے پہچان لیا میرے قریب آکر سلام کیا اور کہا، اے بندۂ خدا! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کا خواب سچا کر دیا ہے۔ امیر المؤمنین کے بیٹے عبد المَلِک بیمار ہوگئے تھے۔ میں رات کے وقت ان کی خدمت پر مامور تھا۔ جب میں ان کے پاس ہوتا تو امیر المؤمنین چلے جاتے اور نماز پڑھتے رہتے۔ جب وہ اپنے بیٹے کے پاس آجاتے تو میں جا کر سو جاتا۔ میرے جاتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دروازہ بند کر لیتے اور نماز

Marfat.com

میں مشغول ہو جاتے۔ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ایک رات میں نے اچانک امیر المؤمنین کے رونے کی آواز سنی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے درد بھرے انداز میں بلند آواز سے رو رہے تھے۔ میں گھبرا کر دروازے کی طرف لپکا دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے کہا، اے امیر المؤمنین! کیا عبد المَلِک کو کوئی حادثہ پیش آ گیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل روتے رہے اور میری بات کی طرف بالکل توجہ نہ دی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ افاقہ ہوا تو دروازہ کھول کر فرمایا، اے بندۂ خدا! جان لے! بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اس بصری کا خواب سچا کر دکھایا۔ ابھی ابھی مجھے خواب میں حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھ سے وہی ارشاد فرمایا جو اس بصری نے پیغام دیا تھا۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

سب سے خوبصورت حور

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ: ایک دن میں حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ اتنے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے جو ابوبکر کے نام سے مشہور تھے جہاد سے واپس آئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے جہاد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جہاد میں پیش آنے والے بہت سے واقعات بتائے اور کہا، ابا جان! کیا میں آپ کو اپنے ایک مجاہد ساتھی کی عجیب و غریب و ایمان افروز حالت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ حضرتِ سیِّدُنا اَنس

Marfat.com

بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا، ضرور بتاؤ۔ کہا، ہمارے لشکر میں ایک خوبرو نوجوان بھی تھا۔ جب ہم دشمن کے بالکل سامنے پہنچ گئے تو حملے کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔ اتنے میں اس نوجوان کے یہ الفاظ فضاء میں گونجے، واہ! میری زوجہ عَیْنَاء کیسی خوبصورت ہے، واہ میری زوجہ عَیْنَاء کیسی خوبصورت ہے۔ یہ آواز سن کر ہم فوراً اس کی طرف دوڑے، ہم سمجھے کہ شاید اسے کوئی عارضہ لاحق ہو گیا ہے۔ ہم نے پوچھا، اے نوجوان! کیا ہوا؟ کہا، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے شہسوارو! سنو! میں ہمیشہ اپنے آپ سے یہ کہتا تھا کہ میں ہرگز شادی نہ کروں گا یہاں تک کہ میں کسی غزوہ میں شہید ہو جاؤں گا اور اللہ ربُّ العزّت جنت کی سب سے خوبصورت حور سے میری شادی کر دے گا۔ میں ہر مرتبہ شہادت کی آرزو لئے جہاد میں شریک ہوتا، کئی جہادوں میں شرکت کے باوجود مجھے شہادت کی دولت نہ مل سکی۔ اب اس لشکر کے ساتھ جہاد میں آ گیا۔ راستے میں میرے نفس نے مجھے اس ارادے پر ابھارا، اگر اس مرتبہ بھی مجھے شہادت نہ ملی تو واپسی پر میں شادی کر لوں گا۔

ابھی کچھ دیر قبل مجھے اونگھ آئی میرے خواب میں کوئی آنے والا آیا اور کہا، تم ہی ہو جو یہ کہہ رہے ہو کہ اگر اس مرتبہ میں شہید نہ ہوا تو واپسی پر شادی کر لوں گا؟ سنو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حورِ عیناء کے ساتھ تمہاری شادی کر دی ہے۔ اٹھو! میرے ساتھ چلو۔ وہ مجھے لے کر ایک انتہائی سرسبز و شاداب وسیع باغ میں پہنچا، وہاں کا منظر بڑا ہی دِلرُبا تھا اس میں دس (۱۰) ایسی حسین و جمیل لڑکیاں موجود تھیں کہ اس سے قبل میری آنکھوں نے ایسا حسن نہ دیکھا تھا۔ میں نے کہا، شاید ان میں

Marfat.com

سے کوئی ایک حورِ عَیْنَاء ہوگی۔ یہ سن کر ان دوشیزاؤں نے کہا، ہم تو اس کی کنیز یں ہیں حورِ عَیْنَاء تمہارے سامنے کی جانب ہے۔

میں آگے بڑھا تو ایک بہت ہی خوبصورت اور سرسبز باغ نظر آیا یہ پہلے باغ کی نسبت زیادہ خوبصورت و وسیع تھا۔ اس میں بیس (20) حسین و جمیل دوشیزائیں تھیں ان کے حسن و جمال کے سامنے پہلی دس لڑکیوں کے حسن کی کوئی اہمیت نہ تھی ۔ میں نے کہا: ان میں سے کوئی ایک حورِ عَیْنَاء ہے۔ جواب ملا، آگے چلے جاؤ حورِ عَیْنَاء تمہارے سامنے ہے۔ ہم تو اس کی کنیزیں ہیں۔ میں آگے بڑھا تو سامنے ایک ایسا وسیع و عریض اور خوبصورت باغ تھا جو پہلے دو باغوں کی نسبت بہت زیادہ پُر بہار تھا۔ اس میں چالیس (40) ایسی خوبصورت لڑکیاں تھیں کہ ان کے سامنے پہلی دوشیزاؤں کی خوبصورتی کچھ بھی نہ تھی۔ میں نے کہا، ان میں کوئی ایک ضرور حورِ عَیْنَاء ہوگی۔

یہ سن کر انہوں نے اپنی پُرتَرَنُّم آواز میں کہا، ہم تو اس کی کنیزیں ہیں حورِ عَیْنَاء تمہارے سامنے ہے، آگے چلے جاؤ۔ میں آگے بڑھا تو اپنے آپ کو یاقوت کے بنے ہوئے ایک خوبصورت کمرے میں پایا جس میں ایک تخت پر سابقہ تمام لڑکیوں سے زیادہ حسین و جمیل نوجوان لڑکی موجود تھی اس کا حسن آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ وہ بڑی شان و شوکت سے تخت پر بیٹھی میری جانب دیکھ رہی تھی۔ میں نے بے تاب ہو کر پوچھا، کیا تم ہی حورِ عَیْنَاء ہو؟ اس نے اپنی مسحور کُن آواز میں کہا، خوش آمدید! میں ہی حورِ عَیْنَاء ہوں۔ یہ سن کر میں نے اسے چھونے کے لئے ہاتھ

Marfat.com

بڑھایا تو اس کی مترنم آواز گونجی: ٹھہر جائیے! ابھی آپ کے اندر روح موجود ہے۔ کچھ دیر انتظار کیجئے! اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ آج آپ افطاری ہمارے ساتھ کریں گے۔ میں ابھی اس ہوشرُبا منظر میں ہی گم تھا کہ میری آنکھ کھل گی۔ بس اب میں بہت جلد وہاں پہنچنے والا ہوں۔

نوجوان نے اپنی بات ختم ہی کی تھی کہ منادی نے پکار کر کہا، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے شہسوارو! دشمن پر حملہ کرنے کا وقت آ گیا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لے کر اسلام کے دشمنوں پر ٹوٹ پڑو!۔ یہ سن کر ہم دشمن کے مقابلے میں صفیں بنا کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہو گئے۔ وہ نوجوان بڑی بے جگری سے دشمنوں سے نبرد آزما تھا۔ مجھے اس کی بات یاد تھی، میں کبھی سورج کی طرف دیکھتا کبھی اس کی طرف۔ جیسے ہی سورج غروب ہوا اس کی گردن تن سے جدا کر دی گئی۔ وہ راہِ خدا میں اپنا سر قربان کرا چکا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ سورج پہلے غروب ہوا یا وہ نوجوان پہلے شہید ہوا۔ یقیناً اس نے افطاری حورِ عَیْنَاء کے ساتھ کی ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اپنے بیٹے کی زبانی اس نوجوان کی ایمان افروز کہانی سنی تو بے ساختہ دعا گو ہوئے: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اس مجاہد پر رحمت ہو۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

خوشیوں کا گھر

اپنے زمانے کے بہت ہی متقی و صالح بزرگ حضرتِ سیِّدُنا سَالِم بن زَرْعَہ بن حَمَّاد ابو مرضی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے منقول ہے کہ ہم جس علاقے میں رہتے تھے

Marfat.com

وہاں کا پانی تقریباً ساٹھ سال سے نمکین تھا۔ وہاں سے گزرنے والی نہر کا پانی بھی انتہائی کڑوا تھا۔ نہر کے قریب ہی ایک عبادت گزار نوجوان رہتا تھا۔ اس کے گھر میں نہ تو کوئی پانی کی ٹینکی وغیرہ تھی اور نہ ہی کوئی ایسا بڑا برتن جس میں پانی رکھا جا سکے۔ ایک مرتبہ سخت گرمی کے دن رمضان کے مہینے میں افطار کے وقت میں نے اس نوجوان کو نہر کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں بھی اس نوجوان کے ساتھ ہولیا۔ اس نے نماز کے لئے وضو کیا پھر اس طرح التجا کی: اے میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! کیا تُو میرے اعمال سے خوش ہے کہ میں تجھ سے سوال کروں؟ اے میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! گرم اور کھولتا ہوا پانی اس کے لئے ہو گا جس نے تیری نافرمانی کی ہو گی۔ اگر مجھے تیرے غضب کا خوف نہ ہوتا تو میں کبھی بھی افطار نہ کرتا، بے شک پیاس کی شدت نے مجھے مشقت میں ڈال دیا ہے۔

یہ دعا کرنے کے بعد اس نوجوان نے اپنا ہاتھ بڑھا کر نہر سے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ میں حیران تھا کہ یہ اس کڑوے پانی پر کس طرح صبر کر رہا ہے؟ جب وہ وہاں سے چلا گیا تو میں نے بھی اسی جگہ سے پانی پیا، میری حیرت کی انتہاء نہ رہی کیونکہ وہاں کا پانی انتہائی لذیذ اور شکر کی طرح میٹھا تھا۔ میں نے خوب پیا یہاں تک کہ سیر ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو مرضی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس نوجوان نے مجھ سے کہا، آج رات میں نے ایک خواب دیکھا، کوئی کہہ رہا تھا، ہم تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہو چکے ہیں وہ گھر ایسا خوبصورت ہے کہ اسے دیکھ کر تیری آنکھیں ٹھنڈی

Marfat.com

ہو جائیں گی۔اب ہم نے اس کی آرائش کا حکم دے دیا ہے،ایک ہفتے بعد مکمل تیار ہو جائے گا،اس کا نام سرور ہے،تجھے اچھائی و بھلائی کی خوشخبری ہو۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ حضرتِ سیدُنا ابو مرضی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس نوجوان کا یہ خواب سن کر میں واپس آ گیا۔ ساتویں دن جمعہ تھا،نوجوان نمازِ فجر کے لئے وضو کرنے نہر پر گیا۔اس کا پاؤں پھسلا تو نہر میں ڈوب گیا۔ ہم نے اسے نکالا تو اس کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ فجر کی نماز کے بعد ہم نے اسے دفنا دیا۔ تین دن بعد میں نے اسے خواب میں ایک پل کی جانب آتے ہوئے دیکھا۔اس نے بہترین سبز لباس زیبِ تن کر رکھا تھا۔اور بلند آواز سے اللہ اکبر،اللہ اکبر کہہ رہا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا،اے ابو مرضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ !میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے دَارُالسُّرُوْر میں میری مہمان نوازی فرمائی اور مجھے وہ بہترین گھر عطا فرما دیا ہے۔ تم جانتے ہو اس میں میرے لئے کیا کیا نعمتیں تیار کی گئی ہیں؟ میں نے کہا،وہاں کی نعمتوں کی صفات بیان کرو۔

کہا، تمہارا بھلا ہو! تعریف کرنے والوں کی زبانیں اس سے عاجز ہیں، کہ وہاں کی نعمتوں کی صفات بیان کریں۔ اگر تجھے وہاں کی نعمتیں چاہیں تو تُو بھی میری طرح عبادت و ریاضت کر۔ اے کاش! میرے گھر والے جانتے کہ ان کے لئے میرے ساتھ کیا کیا نعمتیں تیار کی گئی ہیں؟ یہاں پر ایسے خوبصورت و مُزَیَّن گھر ہیں کہ ان کے دل جن چیزوں کی خواہش کریں گے وہ تمام اشیاء وہاں موجود ہوں گی اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم بھی ان کے ساتھ ہو گے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔

Marfat.com

عُیُونُ الحِکَایَات

پُراسرار قتل

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن علی سَمَّان علیہ رحمۃ اللہ المنّان فرماتے ہیں: میں نے رضوان سَمَّان علیہ رحمۃ الرحمن کو یہ کہتے ہوئے سنا: میرا ایک پڑوسی تھا۔ ہم اکٹھا کاروبار کرتے اور دیگر معاملات مِل جُل کر حل کیا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد پتا چلا کہ میرا وہ بد بخت پڑوسی امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا صدیق اکبر اور امیر المؤمنین حضرت سیِّدُ نا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں بکتا ہے۔ یہ سنتے ہی میرے دل میں اس کے خلاف شدید نفرت پیدا ہو گئی۔ اب وہ مجھے ایک آنکھ نہ بھاتا اور ہمارے درمیان اکثر جھگڑا رہتا۔ ایک دن میری موجودگی میں جب اس بد زبان نے شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دی تو میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ میں نے اسے پکڑ کر مارنا چاہا تو اس نے بھی جوابی کاروائی کی۔ ہم ایک دوسرے سے گُتھم گُتھا ہو گئے لیکن لوگوں نے بیچ میں آ کر ہمیں چھڑا دیا۔ اسی غیظ و غضب کی حالت میں، میں گھر آ گیا۔ جب مجھ پر غنودگی طاری ہوئی تو خواب میں اللہ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ، عَنِ النُّعُیوب عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی زیارت ہوئی۔ میں اپنے پیارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے نورانی اور مبارک جلووں میں گم ہو گیا:

کرے چارہ سازی زیارت کسی کی	بھرے زخم دل کے ملاحت کسی کی
چمک کر یہ کہتی ہے طلعت کسی کی	کہ دیدارِ حق ہے زیارت کسی کی

Marfat.com

نہ رہتی جو پردوں میں صورت کسی کی	نہ ہوتی کسی کو زیارت کسی کی
عجب پیاری پیاری ہے صورت کسی کی	ہمیں کیا خدا کو ہے الفت کسی کی

پھر بارگاہِ رسالت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم میں اس طرح عرض گزار ہوا، یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! میرا فلاں پڑوسی آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے اصحاب کو گالیاں دیتا ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے پوچھا، وہ میرے کس صحابی کو گالی دیتا ہے؟ میں نے عرض کی، امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا صدیق اکبر اور حضرتِ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو۔ آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے مجھے ایک چُھری دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جاؤ! اور اس چُھری سے اسے ذَبح کر ڈالو۔ میں نے چُھری لی اور اپنے اس بد بخت پڑوسی کو زمین پر لٹا کر گردن تن سے جدا کر دی۔ اس کا ناپاک خون میرے ہاتھ سے لگ گیا میں نے چُھری وہیں پھینکی اور اپنا ہاتھ زمین پر رگڑنے لگا، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے باہر چیخ وپکار کی آواز سنی تو گھر والوں سے کہا، جاؤ! دیکھو! یہ چیخ وپکار کیسی ہے؟ وہ باہر گئے اور واپسی پر بتایا کہ میرے بد بخت پڑوسی کو کسی نے اچانک ذبح کر ڈالا ہے۔ قاتل کا بالکل بھی پتا نہ چل سکا کہ کون تھا اور کب قتل کیا۔ صبح جب میں وہاں گیا اور اس کو دیکھا تو وہ اسی انداز میں ذبح کیا گیا تھا جس طرح میں نے خواب میں اسے ذبح کیا تھا اور اس کی حالت بعینہٖ وہی تھی جو خواب میں میں نے دیکھی۔ اس طرح وہ بد بخت اپنے انجامِ بد کو پہنچا اور لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے۔ عُیُونُ الحِکَایَات

Marfat.com

چاندی کالباس

حضرتِ سیّدُ ناجنید بغدادی، ابو العبّاس بن مَسْرُوق، ابوا حمد مَغَازِلی اور حَرِیرِی علیہم رحمۃ اللہ الجلی فرماتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیّدُ ناحسن مُوحی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا، میں اکثر مسجد کے قریب ایک دیوار کے سائے تلے آرام کیا کرتا۔ دوپہر تک نوافل وغیرہ پڑھتا اور گرمی سے بچاؤ کے لئے اسی دیوار کو آڑ بنالیتا، یہی دیوار موسمِ سرما میں مجھے سرد ہواؤں سے بچاتی۔

ایک دن میں گرمی کی شدت سے بے تاب ہو رہا تھا، مسجد کی صفائی اور نوافل وغیرہ سے فارغ ہو کر میں دیوار کے سائے کی جانب بڑھا گرمی نے میرا برا حال کر رکھا تھا لیکن میں نے نہ تو اپنے نوافل ترک کئے اور نہ ہی مسجد کی صفائی کرنے میں کوتاہی کی۔ جیسے ہی میں سائے میں پہنچا مجھے نیند نے آلیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسجد کی چھت شق ہوئی اور اس میں سے ایک حسین و جمیل دوشیزہ ظاہر ہوئی۔ اس کے خوبصورت جسم پر باریک و نرم چاندی کی قمیص تھی۔ اس کے خوبصورت لمبے سیاہ بال دو حصوں میں تقسیم ہو کر سینے پر لٹک رہے تھے وہ میرے پاؤں کے قریب آ کر بیٹھ گئی۔ میں نے جلدی سے اپنے پاؤں سمیٹ لئے۔ اس نے اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے میرے پاؤں دبانا شروع کر دیئے۔ میں نے اس سے کہا، اے لڑکی! تو کس کے لئے ہے؟ اس نے اپنی مسحور کُن آواز میں جواب دیا، اس کے لئے جو آپ کی طرح نیکیوں پر ہمیشگی اختیار کرے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

Marfat.com

غیبی کنوئیں کا قیدی

حضرتِ سیّدُ ناشَیبَان بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے: میرے والدِ محترم اور عبدُ الوَاحِد بن زَید جہاد کے ارادے سے ایک لشکر کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک ایسے کنوئیں کے قریب قیام کیا جو بہت چوڑا اور گہرا تھا۔ لوگو ں نے پانی نکالنے کے لئے کنوئیں میں ڈول ڈالا تو رسی کھل گئی اور ڈول کنوئیں میں ہی رہ گیا۔ لوگوں نے رسیاں باندھ کر ایک آدمی کو ڈول نکالنے کے لئے کنوئیں میں اُتارا۔ جب وہ کنوئیں میں اُترا تو کسی کی درد بھری آوازیں آنے لگیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے کوئی شدید مرض کی حالت میں کراہ رہا ہے۔ آواز سن کر وہ شخص واپس آ گیا اور لوگوں سے کہا، کیا تم نے بھی وہ آواز سنی ہے جو میں نے سنی؟ لوگوں نے کہا، ہاں! ہم نے بھی وہ آواز سنی ہے۔ پھر وہ لوہے کی ایک سلاخ لے کر واپس کنوئیں کی طرف گیا تا کہ اس کی مدد سے اندر پھنسے ہوئے مصیبت زدہ کو نکال سکے۔ جب پانی کی سطح کے قریب پہنچا تو ایک شخص تختے پر بیٹھا تھا، اس نے پکار کر کہا، تو جن ہے یا انسان؟ تختے پر بیٹھے ہوئے شخص نے کہا، میں انسان ہوں۔ پوچھا، کہا ں کا رہنے والا ہے۔ کہا، میں اَنطَاکِیَہ کا رہائشی تھا۔ قرض ادا نہ کرنے کے جرم میں انتقال کے بعد مجھے اس کنوئیں میں قید کر دیا گیا۔ اَنطَاکِیَہ میں میری اولاد ہے جو نہ تو مجھے یاد کرتی اور نہ ہی میرا قرض ادا کرتی ہے۔ بس اب میں اس کنوئیں میں قید ہو کر اپنے جرم کی سزا پا رہا ہوں۔

یہ سن کر وہ شخص باہر نکل آیا اور اپنے دوستوں سے کہا، ایک بہت اہم

Marfat.com

مسئلہ در پیش ہے۔ پہلے اسے حل کرتے ہیں پھر جہاد کے لئے چلیں گے۔ چنانچہ، لشکر کے کچھ افراد اُنطاَ کیہ گئے اور کنوئیں میں قید شخص کا نام لے کر اس کے بیٹوں کا پتہ معلوم کر کے ان کے پاس پہنچے اور صورتحال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا، بخدا! وہ واقعی ہمارا والد ہے۔ آؤ! ہم اپنی زمین بیچ کر ابھی اپنے والد کا قرض ادا کر دیتے ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے زمین بیچی اور سارا قرض ادا کر دیا۔ لشکر سے گئے ہوئے افراد جب اُنطاَ کیہ سے واپس اسی مقام پر پہنچے جہاں لشکر نے کنوئیں کے قریب قیام کیا تھا تو یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں دور دور تک کسی کنوئیں کا نام و نشان نہ تھا۔ وہ بڑے حیران ہوئے اور سفر پر روانہ ہونے لگے لیکن سورج غروب ہونے کو تھا لہٰذا انہوں نے وہ رات وہیں گزاری رات کو ان کے خواب میں وہی شخص آیا اور بہت شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

اے راہِ خدا کے مسافرو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ تمہیں اچھی جزا عطا فرمائے۔ تمہاری کوشش اور خیر خواہی کی وجہ سے جب میرے بیٹوں نے میرا قرض ادا کیا تو میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے کنوئیں کی قید سے نجات عطا فرما کر جنت کے اعلیٰ درجات میں جگہ عطا فرما دی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ لوگوں کو اچھا ٹھکانہ عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

عُیُونُ الحِکَایَات

سونے کا محل

.. حافظ مُطَہَّر سَعدِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی بہت متقی و پرہیز گار شخص تھے۔

Marfat.com

مسلسل ساٹھ (60سال تک اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ملاقات کے شوق میں آنسو بہاتے رہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،ایک رات میں نے اپنے آپ کو خواب میں ایک ایسی نہر کے کنارے پایا جس میں عمدہ مشک بہہ رہا تھا۔اس کے دونوں کناروں پر انتہائی قیمتی موتی بکھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے سونے کی اینٹوں سے بنا ہوا محل دیکھا۔ جس میں خوبصورت لڑکیاں بہترین لباس وزیورات سے آراستہ بلند آواز میں اس طرح اللہ ربُّ العزّت کی پاکی بیان کررہی تھیں، پاک ہے وہ پروردگار جس کی ہر زبان میں پاکی بیان کی جاتی ہے،وہ پاک ہے۔ پاکی ہے اس کے لئے جس کے جلوے ہر جگہ ہیں،وہ پاک ہے،اس کے لئے پاکی ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔پاک ہے وہ پروردگار عَزَّ وَجَلَّ۔

میں نے جب ان کی تسبیح سنی تو پوچھا، تم کون ہو؟ انہوں نے اپنی دِلرُبا مسحور کُن آواز میں کہا، ہم رحمن عَزَّ وَجَلَّ کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہیں۔ میں نے کہا، تم یہاں کیا کرتی ہو؟ انہوں نے بیک زبان کہا، حضرت سیّدُنا محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے رب،لوگوں کے معبود، خدا عَزَّ وَجَلَّ نے ہمیں ان لوگوں کے لئے پیدا فرمایا ہے جو رات کو قیام کرتے ہیں اور اپنے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ سے مناجات کرتے ہیں جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔ میں نے کہا،آفرین ہے ان لوگوں پر!وہ خوش نصیب لوگ کون ہیں؟ جن کی آنکھیں اللہ تبارک وتعالیٰ تم سے ٹھنڈی کریگا۔انہوں نے کہا، کیا تم ان لوگوں کو نہیں جانتے؟ میں نے کہا: نہیں، میں انہیں نہیں جانتا۔ کہا: کیوں نہیں! بے شک یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن کی تلاوت

Marfat.com

کرتے، تہجد پڑھتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب عبادت گزاروں کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔

جب حافظ مُطَہّر سَعدِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے اپنا یہ خواب لوگوں کو سنایا تو کسی کہنے والے نے کہا، تعجب ہے ان لوگوں پر جن کی آنکھیں اس مختصر نیند کے جھونکے سے لذت پاتی ہیں کہ جس کے بعد موت تیار کھڑی ہے۔ بے شک رات کو طویل قیام پر صبر کرنا جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جانے سے بدرجہا بہتر و آسان ہے۔ عُیُونُ الحِکَایَات

حضرت ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اور محبتِ الٰہی

حضرت سیِّدُنا ابراہیم بن اَدْہَم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: ایک روز مجھے اتنا اطمینان و سکون نصیب ہوا کہ کیف و سرور کی اس کیفیت نے مجھے شاداں و فرحاں کر دیا۔ اللہ ربُّ العزّت کی اس عظم عطا پر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ میں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تو نے اپنے محبّین میں سے کسی کو بھی کوئی ایسی شئے عطا فرمائی ہے جو تیری ملاقات سے قبل اسے آرام و سکون پہنچائے تو مجھے بھی اس خوشی میں سے کچھ عطا فرمادے۔ میرا دل اس کا بہت مشتاق ہے۔ اس خوشی نے مجھے بے تاب کر دیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جیسے ہی میں دعا سے فارغ ہوا، مجھے نیند آ گئی۔ میں خواب میں

Marfat.com

اپنے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ کے جلووں سے مشرف ہوا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے اپنے دربار میں بلا کر فرمایا، اے ابراہیم! کیا تجھے مجھ سے حیاء نہیں آتی کہ میری ملاقات سے قبل ہی کسی ایسی شئے کا طالب ہے جو تیرے دل کو اطمینان و سکون دے؟ اے ابراہیم! کیا کسی عاشق کا دل اپنے محبوب کے علاوہ بھی کسی چیز کو چاہتا ہے؟ کیا کوئی مُحِبّ اپنے محبوب کے علاوہ کسی اور شئے سے چین و سکون پاتا ہے؟ میں نے عرض کی اے میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! میں صرف تیرا ہی مشتاق ہوں اور تیری ہی محبت میں مستغرق ہوں لیکن مانگنے کا انداز نہیں جانتا، میرے مالک عَزَّ وَجَلَّ! میری اس خطا کو معاف فرما کر مانگنے کا سلیقہ سکھادے۔

ارشاد ہوا، اے ابراہیم! اس طرح کہہ! اے میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! مجھے اپنے فیصلے پر راضی رکھ۔ تیری طرف سے جو آزمائشیں آئیں ان پر صبر کی توفیق عطا فرما، نعمتوں پر شکر کرنے والا بنا۔ اے میرے مالک عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھ سے تیری دائمی نعمت اور ابدی عافیت کا طلب گار ہوں۔ میرے کریم پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! مجھے اپنی محبت پر ثابت قدمی عطا فرما اور اس محبت کو ہمیشہ باقی رکھ۔

عُیُونُ الحِکَایَات

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا پیغام بشر حافی علیہ رحمۃ کے نام

حضرتِ سیِّدُنا بشر بن حَارِث حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کے بھانجے حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے، مجھے میری والدہ نے بتایا، ایک مرتبہ

Marfat.com

کسی نے ہمارا دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرتِ سیّدُنا بشرِ حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی نے پُوچھا، کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں بشر علیہ الرحمۃ سے ملنا چاہتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے پاس گئے اور کہا، اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ کیا تمہیں کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا: کیا آپ ہی بشر ہیں؟ فرمایا، ہاں! میں ہی بشر ہوں، بتاؤ! کیا کام ہے؟ کہا، آج رات میں نے خواب میں اللہ ربُّ العزّت کا دیدار کیا، میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نے مجھ سے فرمایا: بشر کے پاس جاؤ اور اس سے کہو، اگر تم انگاروں پر بھی سجدہ کرو تب بھی جو عزت و شہرت اور مقام و مرتبہ لوگوں کے درمیان تمہیں عطا کیا گیا اور جو نعمتیں تمہارے لئے تیار کی گئی ہیں ان کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کیا واقعی تم نے یہ خواب دیکھا ہے؟ کہا، جی ہاں! میں مسلسل دو راتوں سے یہی خواب دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا، اے شخص! کسی اور کو اس خواب کے متعلق ہر گز کچھ نہ بتانا۔ یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے رخصت کر دیا اور واپس آ کر اپنا منہ قبلہ کی جانب کرتے ہوئے زور زور سے رونا شروع کر دیا اور بڑی بے چینی کے عالم میں یہ دعا کرنے لگے:

اے میرے رحیم و کریم پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! تو نے دنیا میں مجھے جو عزّت عطا فرمائی ہے، میرا نام لوگوں میں بلند کیا ہے، اور میرے مرتبے کو رفعت عطا فرمائی ہے اگر یہ دنیوی آسائشیں اس لئے ہیں کہ بروزِ قیامت تو مجھے رسوا کریگا، تو میرے مالک عَزَّ وَجَلَّ! مجھے اگلی سزا دے دے اور مجھ سے میرے اعضاء کی

Marfat.com

قدرت و طاقت چھین لے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکل کُشائی فرمائی

حضرتِ سیّدُنا ابو سَہل رَازِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کا بیان ہے: مجھے حضرتِ سیّدُنا ابو حَسَّان زِیَادِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے بتایا: ایک مرتبہ مجھے شدید فقر و فاقہ اور مفلسی نے آلیا اور میری تنگدستی انتہاء کو پہنچ گئی۔ قصاب، سبزی فروش اور دیگر دکان دار بار بار اپنے قرض کا مطالبہ کرتے لیکن میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ ایک دن میں اسی پریشانی کے عالم میں اپنے گھر بیٹھا ہوا تھا کہ غلام نے کہا، ایک حاجی صاحب دروازے پر موجود ہیں اور ملاقات کی اجازت چاہتے ہیں۔ میں نے اسے بلوایا تو وہ خُرَاسَانِ، شخص تھا، اس نے سلام کیا اور کہا: کیا آپ ہی ابو حَسَّان ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں ہی ابو حَسَّان ہوں۔ آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟ کہا، میں حج کے ارادے سے آیا ہوں میرے پاس دس ہزار درہم ہیں آپ یہ رقم بطورِ امانت اپنے پاس رکھ لیں میں حج سے واپسی پر لے لوں گا۔

میں نے کہا، لاؤ، اپنی رقم میرے سامنے رکھو۔ اس نے رقم کی تھیلیاں میرے سامنے رکھیں ان کا وزن کیا اور مہر لگا کر میرے حوالے کر دیں پھر سلام کر کے واپس چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ میں بہت تنگدست اور مجبور ہوں، قرض خواہوں کے تقاضوں نے میرا سکون برباد کر دیا ہے، اگر اس مجبوری کی حالت میں اس خُرَاسَانِ حاجی کی رقم میں اپنے استعمال میں لاؤں تو میرا سارا معاملہ درست

Marfat.com

ہو جائے گا۔ پھر اس حاجی کے آنے تک اللہ ربُ العزّت نے کشادگی فرمادی تو میں ب آسانی اس مال کا ضمان ادا کردوں گا۔ پس میں نے تھیلیاں کھولیں، قرض خواہوں کا سارا قرض ادا کیا، پھر کچھ اشیائے خورد و نوش اور دیگر ضروری سامان خرید لیا۔ آج ہمارے ہاں کافی دنوں بعد خوشی آئی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ وہ خُرَاسَانِ حاجی جانب حرم اپنی منزل پر روانہ ہو گیا ہو گا۔ اور اس کے آنے تک میں رقم کا انتظام کر کے پوری رقم واپس کردوں گا۔ ہمارا وہ دن بڑی فرحت و مسرت میں گزرا۔

دوسرے دن صبح صبح غلام نے کہا: وہی خُرَاسَانِ حاجی دروازے پر موجود ہے اور اندر آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ میں نے کہا، اسے اندر بلالاؤ۔ وہ آیا اور کہا، میں حج کے ارادے سے آیا تھا لیکن یہاں سے جانے کے بعد مجھے اپنے بیٹے کی وفات کی خبر ملی ہے۔ اب میں اپنے شہر جانا چاہتا ہوں، جو رقم بطورِ امانت آپ کے پاس رکھوائی تھی وہ واپس کر دیجئے۔ خُرَاسَانی کی اس بات نے مجھے ایسی پریشانی میں مبتلا کیا کہ اس سے قبل مجھے کبھی ایسی پریشانی کا سامنا نہ ہوا تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اسے کیا جواب دوں؟ بالآخر میں نے کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو عافیت عطا فرمائے۔ میرا گھر غیر محفوظ تھا میں نے آپ کی رقم کسی کو دے دی ہے۔ آپ کل آ کر اپنی رقم لے لینا۔ یہ سن کر خُرَاسَانِ تو چلا گیا، لیکن میں پریشانی میں مبتلا ہو گیا، مجھے کچھ سُجھائی نہ دیتا تھا کہ میں کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟ اگر انکار کرتا ہوں تو یہ میرے لئے دنیا و آخرت کی ذلت ہے، اگر کہتا ہوں کہ تمہاری رقم خرچ ہو گئی تو وہ شور مچائے گا اور سختی کریگا۔ اور یہ بات میرے لئے انتہائی اذیت ناک ہے۔ اسی سوچ و فکر اور

Marfat.com

پریشانی میں شام ہو گئی۔ رات نے آہستہ آہستہ اپنے پَر پھیلانے شروع کر دیئے۔ مجھے یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ کل صبح میں اسے کیا جواب دوں گا؟ نیند کوسوں دور تھی، میرے لئے آنکھیں بند کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ میں نے غلام کو سواری تیار کرنے کا حکم دیا تو اس نے حیران ہو کر کہا، حضور! رات بہت ہو چکی ہے اس وقت آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ مناسب یہی ہے کہ آپ ابھی باہر نہ جائیں۔

چنانچہ، میں واپس بستر پر آ گیا۔ لیکن نیند تھی کہ آنے کا نام ہی نہ لے رہی تھی میں بے چینی کے عالم میں کروٹیں بدلتا رہا۔ بارہا باہر جانے کی کوشش کی لیکن ہر مرتبہ غلام باہر جانے سے روک دیتا۔ اسی بے چینی کے عالم میں پوری رات گزر گئی، طلوعِ فجر کے فوراً بعد میں اپنے خچر پر سوار ہوا اور نامعلوم منزل کی جانب چل دیا۔ میں کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا تھا کہ کس طرف جاؤں؟ بالآخر میں نے سواری کی لگام چھوڑ دی۔ کچھ ہی دیر بعد میں نہر کے پُل پر آ پہنچا۔ خچر پل کی جانب بڑھنے لگا تو میں نے اسے نہ روکا یہاں تک کہ پل پار کر لیا۔ اب میں سوچنے لگا کہ کہاں جاؤں؟ اگر گھر جاتا ہوں تو خُراسانی میرے دروازے پر موجود ہو گا۔ میں اسے کیا جواب دوں گا؟ اسی پریشانی کے عالم میں، مَیں نے خچر کو اس کے حال پر چھوڑ دیا کہ اب جہاں چاہے یہ مجھے لے جائے۔ میرا خچر خلیفہ مامون کے محل کی جانب بڑھنے لگا۔ محل کے دروازے کے قریب پہنچ کر میں سواری سے نیچے اُتر آیا۔ اتنے میں ایک شہسوار میرے قریب سے گزرا مجھے بغور دیکھا اور آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد دوبارہ وہی شہسوار آیا اور کہنے لگا، کیا تم ابو حَسَّان زیادی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! میں ہی ابو حَسَّان

Marfat.com

زیادِی ہوں۔ کہا، آؤ، تمہیں امیر حسن بن سَہل بلا رہے ہیں۔ میں نے دل میں کہا، امیر حسن بن سَہل کو مجھ سے کیا کام۔ بہر حال میں اس کے ساتھ حسن بن سَہل کے پاس پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا، اے ابو حَسَّان! تمہیں کیا ہوا کہ ہم سے ملنے نہیں آتے؟ میں نے مصروفیات کی وجہ سے نہ آنے کا کہا تو اس نے کہا، تم اصل بات چھپا رہے ہو، سچ سچ بتاؤ! کیا معاملہ ہے؟ یا تو تم کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنس گئے ہو یا تمہیں کوئی اور پریشانی لاحق ہے، جلدی بتاؤ! اصل معاملہ کیا ہے؟ کس چیز نے تمہیں پریشان کر رکھا ہے، میں نے آج رات تمہیں خواب میں بہت پریشان دیکھا ہے۔ امیر کی یہ بات سن کر میں نے شروع سے آخر تک سب قصہ کہہ سُنایا۔ میری غم ناک آپ بیتی سُن کر اس نے کہا: اے ابو حَسَّان! اللہ عَزَّ وَجَلَّ تجھے غم میں مبتلا نہ کرے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تیری مصیبت دور کر دی ہے۔ یہ لو یہ دس ہزار درہم اس خُرَاسَانِ کو دے دینا۔ اور یہ مزید دس ہزار درہم اپنے خرچ میں لانا۔ جب ختم ہو جائیں تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔ یہ کہہ کر اس نے مجھے بڑی عزت و احترام کے ساتھ واپس کر دیا۔ میں اپنے گھر آیا تو خُرَاسَانی میرے دروازے پر موجود تھا میں نے دس ہزار درہم اس کے حوالے کر دیئے۔ اس طرح اللہ ربُّ العزّت نے مجھے غم و حزن سے نجات دے کر وسعت و فراخی عطا فرما دی بے شک وہی تمام تعریفوں کے لائق ہے۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

Marfat.com

اَدُھورا کفن

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یوسف فِرِیَابِی علیہ رحمۃ اللہ الہادی سے منقول ہے، قَیساریَہ میں ایک عورت فوت ہو گئی اور اس کی بیٹی نے اسے خواب میں یوں کہتے سنا: تم لوگوں نے مجھے بہت تنگ کفن پہنایا تھا جس کی وجہ سے میں اپنے ہمسایوں میں شرم محسوس کرتی ہوں۔ سنو! فلاں عورت فلاں دن ہمارے پاس آنے والی ہے۔ میں نے فلاں مقام پر چالیس دینار چھپا رکھے ہیں تم کفن خرید کر اسے دے دو، وہ ہم تک پہنچا دے گی۔ اس کی بیٹی کہتی ہے کہ جس جگہ کے متعلق میری والدہ نے خواب میں بتایا تھا وہاں واقعی چالیس (40 دینار موجود تھے۔ لیکن جس عورت کے بارے میں بتایا تھا وہ بالکل تندرست تھی۔ پھر چند دن بعد وہ بیمار ہو گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کی بیٹی کچھ لوگوں کے ساتھ میرے پاس آئی اور اپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہا، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ان کی باتیں سن کر مجھے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی یہ حدیثِ پاک یاد آ گئی: بے شک مُردے اپنے کفنوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، ما قالوا فی تحسین الکفن ۔۔۔۔۔۔ الخ، الحدیث ۳، ج ۳، ص ۱۵۳، باختلاف الراوی)

میں نے ان سے کہا، تم بزازین جاؤ، وہاں دو مشہور محدِّث ابن نَیشَاپُوری اور ابو توبہ کے نام سے مشہور ہیں وہ تمہارا مسئلہ حل کر دیں گے۔ لوگوں نے اس عورت کی لڑکی کو وہاں بھیجا تو ان محدِّثوں نے اسے ایک کفن خرید کر دے دیا

Marfat.com

۔ پھر جس عورت کے متعلق اس کی والدہ نے بتایا تھا وہ اس کے پاس پہنچی اور کہا، محترمہ! میں آپ کو ایک چیز دوں گی اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو وہ چیز میری والدہ کو دے دینا۔ اس نے کہا، ٹھیک ہے! میں تمہاری امانت پہنچا دوں گی۔ پھر جو وقت اور دن مرحومہ نے خواب میں بتایا تھا ٹھیک اسی وقت اس عورت کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے لڑکی کا خریدا ہوا کفن عورت کے کفن میں رکھ دیا۔ چند دن بعد اس نے اپنی والدہ کو خواب میں یہ کہتے سنا، اے میری بیٹی! فلاں عورت ہمارے پاس پہنچ گئی ہے اور کفن بھی مجھے مل چکا ہے جو بہت اچھا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تجھے اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

میں صدقے یارسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم!

حضرتِ سیّدُنا محمد بن حَرب ہلالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں روضۂ رسول پر حاضر ہو کر نذرانۂ درود و سلام پیش کر رہا تھا کہ ایک اَعرابی نے مزار پُر انوار پر حاضر ہو کر صلوۃ و سلام پیش کیا اور حضور انور، شافع محشر، محبوب ربّ اکبر عَزَّ وَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اس طرح عرض گزار ہوا: یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! جو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

Marfat.com

الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (پ5، النسآء:64)

میرے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہوئے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا شفیع بناتا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ عاشق رسول رونے لگا اور اس کی زبان پر یہ اشعار جاری تھے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُه،	فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمْ
رُوْحِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُه،	فِيْهِ الْعِفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمْ

ترجمہ: (۱)۔۔۔۔۔اے وہ بہترین ذات جس کی مُبارَک ہڈیاں زمین میں دفن کی گئیں! تو ان کی عمدگی اور پاکیزگی سے میدان اور ٹیلے پاکیزہ ہو گئے۔

(۲)۔۔۔۔۔میری جان فدا ہو اس قبرِ انور پر جس میں آپ (صلَّی اللہ علیہ وسلم) آرام فرما ہیں! جس میں پاک دامنی، سخاوت اور عفو و کرم کا بیش بہا خزانہ ہے۔

وہ عاشق رسول ان اشعار کا تکرار کرتا رہا۔ پھر استغفار کیا، گناہوں کی معافی

Marfat.com

مانگی اور روتا ہوا واپس چلا گیا۔ محمد بن حرب ہلالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، اس کے جاتے ہی میری آنکھ لگ گئی، میں نے خواب میں سرکارِ دوعالم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کی زیارت کی، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اُس اَعرابی سے مِلو اور اسے خوشخبری سناؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری شفارش کی وجہ سے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔

عُیُونُ الحِکَایَات

مجاہدین کے لئے عظیم انعام

ولیٔ کامل حضرتِ سیِّدُنا صَلتبن زِیاد حَلَبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: رمضانُ المُبارَک کی ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں عَبّادان کے چند نیک لوگوں کے ہمراہ ہوں اور ہمارا قافلہ ایک جانب بڑھا چلا جارہا ہے، چلتے چلتے ہم ایک عظیم الشان محل کے دروازے کے قریب پہنچے۔ محل میں ایک ایسا خوبصورت باغ تھا کہ اتنا حسین و جمیل باغ میری آنکھوں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ دروازے کے قریب لوگوں کا ہجوم تھا۔ ہم بھی محل کے قریب چلے گئے اتنے میں کسی کہنے والے نے کہا، اس میں وہی داخل ہوگا جس نے اس میں رہنا ہے، بقیہ سب لوگ دور ہٹ جائیں۔ پھر وہاں رہنے والے ایک شخص سے کہا گیا، جاؤ! دارِ فضال، سِنبطَین اور فلاں فلاں علاقے کے لوگوں کو بُلا لاؤ، ان میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہ رہنے پائے۔

وہ شخص لوگوں کو بلا لایا جب سب جمع ہوگئے تو انہیں اس عظیم الشان محل

Marfat.com

میں داخلے کی اجازت مل گئی۔ میں بھی ان کے ساتھ محل میں داخل ہو گیا اس کی خوبصورتی اور اس میں موجود اشیاء کو دیکھ کر میری آنکھیں چندھیانے لگیں، ایسا لگتا تھا کہ میری عقل زائل ہو جائے گی۔ میں نے وہاں عمدہ درخت دیکھے جن پر سونے چاندی کے برتن تھے۔ اُن میں طرح طرح کے شربت بھرے ہوئے تھے۔ پھر میں نے چند نوجوان لڑکیاں دیکھیں جنہوں نے چاندی کا باریک و خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔ ان کا حسن دیکھ کر مجھے اپنی بینائی ضائع ہونے کا خوف ہونے لگا۔ جن لوگوں کو اس محل میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا، انہوں نے کہا: ہمارا کیا قصور ہے جو ہمیں ان نعمتوں سے روک دیا گیا ہے؟ ہمیں ان چیزوں کے دیکھنے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ وہ اسی طرح آوازیں بلند کر رہے تھے کہ یکا یک ایک بہت بڑا تخت نمودار ہوا۔ تمام دوشیزائیں اس پر بیٹھ گئیں، ان کے جسم خوشبوؤں سے مہک رہے تھے، ان کے ہاتھوں میں خوشبو کی انگیٹھیاں تھیں۔ جب وہ تخت فضا میں بلند ہوا تو باہر کھڑے لوگوں کی چیخ و پکار مزید بلند ہو گئی۔ ان دوشیزاؤں میں ایک ایسی حسین و جمیل لڑکی بھی تھی جس کا حُسن باقی سب پر غالب تھا۔ اچانک اس کے ہونٹوں کو حرکت ہوئی اور اس کی مسحور کُن آواز گونجنے لگی:

اے لوگو! یہ تمام نعمتیں ان کے لئے ہیں جنہوں نے راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں جہاد کی وجہ سے اپنی بیویوں سے دوری اختیار کی، اپنا وطن چھوڑا، اپنے پہلوؤں کو بستروں سے دور رکھا، راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں اپنا خون بہا کر سخاوت کی، مسلسل سفر کی وجہ سے یہ لوگ نہ تو اپنی اولاد سے پیار کر سکے اور نہ ہی اپنی بیویوں سے لُطف

Marfat.com

اندوز ہوسکے۔انہوں نے فانی زندگی پر باقی کو ترجیح دی۔ اے نمازیو!اے مجاہدو! تمہیں مُبارَک ہو۔ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ تمہیں ایسی جگہ بٹھائے گا جہاں تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، تمہارا خوف جاتا رہے گا،وہاں امن ہی امن ہو گا۔ پھر اس نے دوسری کو کہا، اے قرۃُ العین !اب تُو بول۔ اچانک ایک مسحور کُن اور دلکش آواز فضا میں بلند ہوئی:

وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿ ۙ ﴾22كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿ ۚ ﴾23جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿ ﴾24لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿ ۙ ﴾25اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿ ﴾26وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿ ؕ ﴾27فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ

ترجمۂ کنزالایمان:اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی۔ صلہ ان کے اعمال کا اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہو گا سلام سلام اور داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف والے بے کانٹوں کی بیریوں میں۔ (پ،27الواقعۃ:22تا(28

پھر ایک منادی نے کہا، خوش آمدید!عرشِ عظیم کے مالک خدائے بزرگ وبرتر کی طرف سے ملنے والی نعمتیں تمہیں مُبارَک ہوں۔اب ان نعمتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہو۔وہ جوادو عظیم اور بزرگ وبرتر ہے ،اس کی پاکی بیان کرو اور تکبیر کہو۔ وہاں موجود سب لوگوں نے تکبیر کہی، میں نے بھی ب آوازِ بلند تکبیر کہی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میری زبان پر ابھی تک اللہُ اَکبَر ،اللہُ

Marfat.com

اَکبَر کی صدائیں جاری تھیں، کافی اُجالا ہو چکا تھا۔ میں نے جلدی سے وضو کر کے نمازِ فجر ادا کی، کچھ لوگ مسجد میں بیٹھے بالکل اسی طرح باتیں کر رہے تھے جیسا میں نے خواب میں دیکھا تھا، وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: میں نے تجھے فلاں جگہ دیکھا، میں نے تجھے فلاں جگہ دیکھا۔ پھر مجھ سے بھی کہنے لگے: ہم نے تمہیں بھی فلاں جگہ دیکھا ہے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہاں کی تمام اشیاء ہم نے سر کی آنکھوں سے دیکھی ہوں۔

عُیُونُ الحِکَایَات

خوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی اعلیٰ مثال

حضرت سیِّدُنا عبدالرحمن بن زید بن اَسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عَطَا بن یَسَار اور حضرت سیِّدُنا سلیمان بن یَسَار علیہما رحمۃ اللہ الغفار اپنے چند رفقاء کے ہمراہ حج کے لئے حرمین شریفین زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی جانب روانہ ہوئے۔ مقامِ اَبْوَاء پر قافلے نے ایک جگہ قیام کیا۔ حضرت سیِّدُنا سلیمان علیہ رحمۃ الرحمن اور شرکائے قافلہ کسی کام سے چلے گئے اور حضرت سیِّدُنا عطا بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار اکیلے ہی سامان کے قریب نماز پڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد قریبی بستی سے ایک حسین و جمیل عورت وہاں آئی اور قریب آ کر بیٹھ گئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سمجھا کہ کوئی مجبور عورت ہے اور کسی حاجت سے آئی ہے۔ اس لئے نماز کو مختصر کیا اور سلام پھیرنے کے بعد پوچھا، کیا تمہیں کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا، جی ہاں۔ پوچھا: کیا چاہتی ہو؟ کہا: وہی چاہتی ہوں جو عورتیں مردوں سے چاہتی ہیں، تم میری

Marfat.com

خواہش پوری کر دو۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: جا! یہاں سے چلی جا! مجھے اور خود کو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا ایندھن نہ بنا۔ عورت پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کا کچھ اثر نہ ہوا وہ منّت سماجت کرتے ہوئے مسلسل دعوتِ گناہ دیتی رہی۔ لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر بار اس کی بات کو رَد کیا۔ جب وہ بہت زیادہ اصرار کرنے لگی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خوفِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ کے باعث رونے لگے اور فرمانے لگے: تجھے خدا عَزَّ وَجَلَّ کا واسطہ! مجھ سے دُور چلی جا، جا! مجھ سے دور چلی جا۔ جب عورت نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گریہ وزاری دیکھی تو وہ بھی رونے لگی۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار آ پہنچے۔ جب انہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ایک عورت کو روتے دیکھا تو خود بھی رونے لگے حالانکہ وہ جانتے نہ تھے کہ یہ دونوں کیوں رو رہے ہیں۔ پھر شرکائے قافلہ میں سے جو بھی وہاں آتا انہیں روتا دیکھ کر رونا شروع کر دیتا کسی نے بھی رونے کا سبب نہ پوچھا۔ بس ایک دوسرے کو دیکھ کر ہر ایک روئے جا رہا تھا۔ پھر وہ عورت اُٹھی اور روتی ہوئی اپنی بستی کی طرف چلی گئی۔ دوسرے لوگ آہستہ آہستہ کھڑے ہوئے اور اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ کسی نے بھی حضرتِ سیِّدُنا عَطاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رعب وجلال کی وجہ سے ان سے اس عورت اور رونے کے متعلق نہ پوچھا۔

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: بالآخر ایک دن میں نے ہمت کر کے پوچھا، اے میرے بھائی! اس عورت کا کیا

Marfat.com

قصہ تھا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں تمہیں سارا واقعہ بتاتا ہوں لیکن خبردار جب تک میں اس دنیا میں زندہ رہوں یہ واقعہ کسی کو نہ بتانا۔ میں نے کہا، ٹھیک ہے! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پورا واقعہ بتایا اور کہا: اس رات میں نے خواب میں حضرتِ سیّدُنا یوسف علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام کی زیارت کی، میں شوق سے ان کی زیارت کرتا رہا پھر ان کا حسن و جمال اور نورانیت دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہو گئی میں زار و قطار رونے لگا، یہ دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ نبی حضرتِ سیّدُنا یوسف علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام نے میری جانب نظرِ کرم فرمائی، لبہائے مبارکہ کو جُنبش ہوئی ارشاد فرمایا، اے شخص! تمہیں کس چیز نے رُلایا ہے؟ میں نے دست بستہ عرض کی:

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر قربان! مجھے آپ علیہ السلام کے عزیز مصر کی بیوی کے معاملے میں آزمائش میں مبتلا ہونے، قید میں جانے، حضرتِ سیّدُنا یعقوب علٰی نبینا وعلیہ الصلٰوۃ والسلام سے آپ کی جدائی، آپ کی پاکدامنی اور صبر و شکر پر تعجب ہو رہا ہے۔ یہ سن کر حسن و جمال کے پیکر حضرتِ سیّدُنا یوسف بن یعقوب علٰی نبینا وعلیہما الصلٰوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، کیا تجھے اس شخص پر تعجب نہیں ہو رہا جسے مقام ابواء پر ایک دیہاتی عورت کا واقعہ پیش آیا۔ آپ علیہ السلام کی یہ بات سن کر میں سمجھ گیا کہ آپ علیہ السلام نے کس واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ میں پھر رونے لگا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں بلند آواز سے رو رہا تھا۔ اے سلمان! خبردار! میرے جیتے جی یہ واقعہ کسی کو نہ

Marfat.com

بتانا۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُ نا سلیمان بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار نے حضرتِ سیّدُ نا عَطاء بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی زندگی میں یہ واقعہ کسی کو نہ سنایا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے گھر والوں کو یہ واقعہ بتایا۔ پھر حضرتِ سیّدُ نا سلیمان بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی وفات کے بعد یہ واقعہ پورے شہر میں مشہور ہو گیا۔

حضرتِ سیّدُ نا مُصْعَب بن عثمان علیہ رحمۃ الرحمن سے منقول ہے کہ یہ واقعہ حضرتِ سیّدُ نا سلیمان بن یَسَار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کے ساتھ پیش آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ ایک مرتبہ ایک حسین و جمیل نوجوان عورت نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں داخل ہو کر گناہ کی دعوت دی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انکار کر دیا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف بڑھی اور کہا، میرے قریب آ۔ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسے وہیں چھوڑ کر گھر سے بھاگ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: پھر ایک دن خواب میں مجھے حضرتِ سیّدُ نا یوسف علٰی نبینا و علیہ الصلٰوۃ والسلام کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کی، حضور! کیا آپ ہی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے برگزیدہ نبی حضرتِ سیّدُ نا یوسف علٰی نبینا و علیہ الصلٰوۃ والسلام ہیں؟ ارشاد فرمایا، ہاں! میں ہی یوسف (علیہ السلام) ہوں۔ پھر فرمایا، اور تو وہی ہے کہ جسے گناہ کی دعوت دی گئی لیکن اس نے گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا۔

حضرتِ سیّدُ نا عَطاء اور حضرتِ سیّدُ نا سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما دونوں

Marfat.com

بھائی تھے۔ حضرتِ سیّدُ نا عَطاَء بڑے اور حضرتِ سیّدُ نا سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما چھوٹے تھے۔ یہ دونوں اُمّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا مَیمُونَہ بنت حَارِث رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرتِ سیّدُ نا عَطاَء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرتِ سیّدُ نا اُبی بن کَعب، حضرتِ سیّدُ نا ابن مسعود، حضرتِ سیّدُ نا ابوایوب، حضرتِ سیّدُ نا ابوہریرہ، حضرتِ سیّدُ نا ابو سعید، حضرتِ سیّدُ نا ابن عباس، حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے احادیثِ مبارکہ سنیں۔ مَیں نے اور ان دونوں نے حضرتِ سیّدَتُنا مَیمُونَہ بنت حَارِث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احادیثِ مبارکہ روایت کی ہیں۔ ممکن ہے ان دونوں بھائیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ عورت والا واقعہ علیحدہ علیحدہ پیش آیا ہو۔

وَاللہ تَعَالیٰ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم۔

عُیُونُ الحِکَایَات

مرحوم والدین پر اولاد کے اعمال کی پیشی

حضرتِ سیّدُ ناصَدَقَہ بن سُلَیمَان جَعفَرِی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، میرا عنفوانِ شباب تھا اور میں بُری عادتوں اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن تھا۔ مگر جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میرا دل چوٹ کھا گیا۔ میں نے اپنی سابقہ خطاؤں پر شرمندہ ہوتے ہوئے بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں توبہ کرلی اور اعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہو گیا۔ پھر بدقسمتی سے ایک دن میں کسی برے کام کا مرتکب ہوا تو اسی رات والدِ محترم خواب میں آئے اور فرمایا، اے میرے بیٹے! تیرے اعمال

Marfat.com

میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ جب تیرے اعمال پیش کئے گئے تو مجھے بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ خدارا! مجھے میرے فوت شدہ دوستوں کے سامنے رسوانہ کیا کرو۔ بس اس خواب کے بعد میری زندگی میں انقلاب آ گیا۔ میں ڈر گیااور توبہ پر استقامت اختیار کرلی۔

راوی کہتے ہیں: تہجد کی نماز میں ہم آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس طرح التجائیں کرتے ہوئے سنتے تھے: اے صالحین کی اصلاح کرنے والے! اے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ چلانے والے! اے گناہگاروں پر رحم فرمانے والے! میں تجھ سے ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کبھی گناہ کی طرف نہ جاؤں۔ کبھی برائی و ظلم کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں۔ اے خالق و مالک عَزَّ وَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

تین غیبی خبریں

حضرتِ سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب علیہ رحمۃ اللہ الرَّب سے منقول ہے: حضرتِ سیِّدُنا صَعْب بن جَثَّامَہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک علیہما رحمۃ اللہ الخالق میں دینی تعلق کی وجہ سے بہت گہری دوستی تھی۔ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا صَعْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا عَوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا: اے میرے بھائی! ہم میں سے جو پہلے مر جائے اسے چاہے کہ اپنے حال سے دوسرے کو آگاہ کرے کہ مرنے کے بعد اس پر کیا گزری؟ حضرتِ سیِّدُنا عَوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، کیا ایسا

Marfat.com

ہو سکتا ہے؟ کہا، ہاں! ایسا بالکل ہو سکتا ہے۔ پھر کچھ دنوں بعد حضرتِ صعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرتِ سیّدُنا عَوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مافعلَ بِکَ یعنی آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا؟ فرمایا، میری بہت سی خطائیں بخش دی گئیں۔ حضرتِ سیّدُنا عَوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی گردن میں ایک سیاہ نشان دیکھ کر پوچھا، یہ سیاہ نشان کیا ہے؟ فرمایا، میں نے فلاں یہودی سے دس دینار قرض لے کر اپنے تَرکش (یعنی تیر رکھنے کے تھیلے) میں رکھ دیئے تھے، تم وہ دینار اس یہودی کو واپس لوٹا دینا، یہ نشان اسی قرض کی وجہ سے ہے۔ اے میرے بھائی! خوب توجہ سے سن! میرے مرنے کے بعد ہمارے اہل و عیال میں چھوٹا یا بڑا کوئی واقعہ ایسا رونما نہیں ہوا جس کی مجھے خبر نہ ہوئی ہو، مجھے اُن کی ہر ہر بات پہنچ جاتی ہے حتیٰ کہ ابھی چند روز قبل ہماری بلّی مَری تھی مجھے اس کا بھی پتہ چل گیا ہے۔ اور سنو! میری سب سے چھوٹی بیٹی بھی چھ دن بعد انتقال کر جائے گی، تم اس سے اچھا برتاؤ کرنا۔ حضرتِ سیّدُنا عَوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں بیدار ہوا تو کہا، یہ ضرور ایک اَہم امر ہے، میں اس کی تحقیق کروں گا۔

پھر میں ان کے گھر پہنچا تو گھر والوں نے خوش آمدید کہتے ہوئے کہا: اے عَوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! کیا بات ہے؟ صَعب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد آپ ایک مرتبہ بھی ہمارے پاس نہیں آئے۔ میں نے اپنی مصروفیات کا عذر بیان کر کے گھر والوں کو مطمئن کیا۔ پھر ترکش منگوایا تو اس میں دیناروں کی تھیلی

Marfat.com

موجود تھی، میں نے کہا، فلاں یہودی کو بلالاؤ۔ جب وہ آیا تو میں نے کہا: کیا حضرتِ سیِّدُنا صَعْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوپر تمہارا کوئی مال تھا؟ یہودی نے کہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ صَعْب پر رحم فرمائے وہ تو امتِ محمدیہ (عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے بہترین افراد میں سے تھے، میرا ان سے کوئی مطالبہ نہیں۔ میں نے کہا: سچ سچ بتا! کیا انہوں نے تجھ سے کچھ قرض لیا تھا؟ یہودی بولا، ہاں! انہوں نے مجھ سے دس (10) دینار قرض لئے تھے۔ میں نے دیناروں کی تھیلی اس کی طرف بڑھائی تو کہنے لگا، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یہ وہی دینار ہیں جو انہوں نے مجھ سے لئے تھے۔ میں نے دل میں کہا: حضرتِ سیِّدُنا صَعْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بتائی ہوئی ایک بات تو بالکل سچ ثابت ہو چکی ہے۔ پھر میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں سے پوچھا، کیا حضرتِ سیِّدُنا صَعْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد تمہارے ہاں کوئی نئی بات ہوئی ہے؟ کہا، جی ہاں۔ میں نے پوچھا، وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کچھ باتیں بتائیں اور کہا کہ ہماری ایک بلی تھی جو ابھی چند روز قبل مری ہے۔ میں نے دل میں کہا، دوسری بات بھی بالکل حق ثابت ہو گئی۔ پھر میں نے پوچھا، میرے بھائی صَعْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چھوٹی بچی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: وہ باہر کھیل رہی ہے۔ میں نے اسے بلوایا اور شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا جسم بخار کی وجہ سے کافی گرم ہو رہا تھا۔ میں نے گھر والوں سے کہا، اس بچی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اسے خوب پیار سے رکھنا۔ پھر میں واپس چلا آیا، چھ (6) دن بعد اس بچی کا انتقال ہو گیا۔ اور یوں حضرتِ سیِّدُنا صَعْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بتائی ہوئی تینوں باتیں بالکل

Marfat.com

سچ ثابت ہوئیں۔ عُیُونُ الحِکَایَات

پرندے کے ذریعے رزق

حضرتِ سیِّدُنا مِنعَر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک عابد پہاڑ پر رہ کر عبادت کیا کرتا تھا۔ اسے رزق اس طرح ملتا کہ ایک سفید پرندہ روزانہ اسے دو روٹیاں دے جاتا۔ عابد روٹیاں کھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا اور دن رات عبادتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مشغول رہتا۔ ایک مرتبہ جب اسے دو روٹیاں دی گئیں تو ایک سائل آ گیا اس نے ایک روٹی اسے دے دی، پھر ایک اور سائل آیا تو آدھی روٹی اسے دے دی اور آدھی اپنے لئے رکھ لی، پھر اپنے آپ سے کہا، بخدا! آدھی روٹی نہ تو مجھے کفایت کرے گی اور نہ ہی سائل کا گزارہ ہو گا، بہتر یہی ہے کہ ایک بھوکا رہے تا کہ دوسرے کا گزارہ ہو جائے۔ پس اس نے سائل کو ترجیح دیتے ہوئے روٹی اسے دے دی، سائل دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ عابد نے وہ رات بھوک میں کاٹی۔ پھر خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: جو مانگنا ہے مانگ لو۔ عابد نے کہا، میں تو مغفرت کا طالب ہوں۔ آواز آئی، یہ چیز تو تمہیں دی جا چکی ہے اس کے علاوہ کچھ چاہے تو بتاؤ۔ ان دنوں لوگ قحط سالی میں مبتلا تھے اور بارش بالکل نہ ہوئی تھی۔ عابد نے کہا، میں چاہتا ہوں کہ لوگ بارش سے سیراب ہو جائیں۔ عابد کی دعا قبول ہوئی اور موسلا دھار بارش ہونے لگی۔

عُیُونُ الحِکَایَات

Marfat.com

حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا

حضرتِ سیّدُ ناعبدالصّمد بن مَعقِل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں، میں نے حضرتِ سیّدُ ناوَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے سنا: بنی اسرائیل کا ایک راہب اپنے عبادت خانے میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ عبادت خانے کے نیچے ایک نہر تھی جہاں ایک دھوبی کپڑے دھویا کرتا تھا۔ ایک دن ایک گھڑ سوار نے، نہر کے قریب گھوڑا روکا، کپڑے اور رقم کی تھیلی ایک جانب رکھی اور غسل کرنے کے لئے نہر میں اُتر گیا۔ غسل کرنے کے بعد باہر آ کر کپڑے پہنے اور رقم کی تھیلی وہیں بھول کر آگے بڑھ گیا۔ راہب سارا معاملہ دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں ایک شکاری ہاتھ میں جال لئے نہر کے قریب آیا، اس نے رقم کی تھیلی دیکھی تو اٹھا کر چلتا بنا۔ کچھ دیر بعد گھڑ سوار واپس آیا اور تھیلی ڈھونڈنے لگا لیکن اسے تھیلی نہ ملی۔ اس نے دھوبی سے کہا: میں یہاں اپنی رقم کی تھیلی بھول گیا تھا، بتاؤ! وہ کہاں گئی؟ دھوبی نے کہا، مجھے نہیں معلوم، میں نے کوئی تھیلی نہیں دیکھی۔ یہ سن کر گھڑ سوار نے تلوار نکالی اور دھوبی کا سر قلم کر دیا۔ راہب سارا منظر دیکھ رہا تھا، اسے وسوسے آنے لگے تو عرض گزار ہوا:

یاالٰہی عَزَّ وَجَلَّ! اے میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! بڑا عجیب معاملہ ہے کہ تھیلی تو شکاری لے جائے اور دھوبی مارا جائے۔ راہب کو اس طرح کے خیالات آتے رہے۔ جب سویا تو خواب میں کہا گیا، اے نیک بندے! وسوسوں کا شکار ہو کر پریشان نہ ہو، اور اپنے رَبّ عَزَّ وَجَلَّ کے علم میں دخل اندازی مت کر، بے

Marfat.com

شک تیرا رب عَزَّ وَجَلَّ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جیسے چاہتا ہے حکم فرماتا ہے۔ سن! اس گھڑسوار نے شکاری کے باپ کو قتل کر کے اس کا مال لے لیا تھا اور دھوبی کا نامۂ اعمال نیکیوں سے پُر تھا صرف اس کی ایک خطا تھی جبکہ اس گھڑسوار کے نامۂ اعمال میں ایک ہی نیکی تھی۔ جب اس نے بے گناہ دھوبی کو قتل کیا تو اس کی وہ نیکی مٹادی گئی اور دھوبی کے نامۂ اعمال میں موجود خطا بھی مٹادی گئی۔ رہا مال تو وہ اسی کے پاس پہنچ گیا جسے میراث میں ملنا تھا۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَیَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَلَمْ یَکُنْ لَّه، کُفُوًا اَحَدٌ یعنی وہ پاک ہے، جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے اور نہ ہی اس کے جوڑ کا کوئی۔

عُیُوْنُ الْحِکَایَات

تین قبروں کا عجیب و غریب واقعہ

حضرتِ سیِّدُنا عبید اللہ بن صَدَقَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں، ایک دفعہ میں اَنطَابُلُس میں تھا وہاں میں نے تین قبریں دیکھیں جو کافی اونچی جگہ پر بنی ہوئی تھیں۔ قریب گیا تو ایک قبر پر یہ اشعار لکھے ہوئے تھے:

وَکَیْفَ یَلَذُّ الْعَیْشَ مَنْ هُوَعَالِمٌ	بِاَنَّ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَا بُدَّ سَائِلُهٗ
فَیَاْخُذُ مِنْهُ ظُلْمَهٗ وَیَجْزِیْهِ	بِالْخَیْرِ الَّذِیْ هُوَ فَاعِلُهٗ

ترجمہ: وہ زندگی کا مزا کیسے پاسکتا ہے جو جانتا ہے کہ خالق کائنات عَزَّ وَجَلَّ اس سے پوچھ گچھ کرنے والا اور اس کے اچھے برے اعمال کا بدلہ دینے والا ہے۔

دوسری قبر پر یہ اشعار درج تھے:

Marfat.com

وَ كَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ مُوْقِنًا	بِاَنَّ الْمَنَايَا بَغْتَةً سَتُعَاجِلُهُ
فَتَسْلُبُهُ مُلْكًا عَظِيْمًا وَنَخْوَةً	وَتُسْكِنُهُ الْبَيْتَ الَّذِیْ هُوَ آهِلُهُ

ترجمہ: وہ شخص زندگی کا مزا کیسے پاسکتا ہے جسے پختہ یقین ہو کہ موت اس کو جلد ہی آدبوچے گی، اس کی سلطنت و تکبر چھین لے گی اور اس کو اندھیری کوٹھڑی میں ڈال دے گی۔ تیسری پر یہ اشعار درج تھے:

وَ كَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ صَائِرًا	اِلٰى جَدَثٍ تُبْلِی الشَّبَابَ مَنَاهِلُهُ
وَيَذْهَبُ رَسْمُ الْوَجْهِ مِنْ بَعْدِ صَوْتِهٖ	سَرِيْعًا وَّيُبْلِیْ جِسْمَهُ وَمُفَاصِلُهُ

ترجمہ: وہ شخص زندگی کا مزا کیسے پاسکتا ہے جو ایسی قبر کا مکین بننے والا ہو جو اس کے حسن و شباب کو خاک میں ملادے گی، اس کے چہرے کی چمک دمک ختم کردے گی اور اس کا جوڑ جوڑ علیحدہ کردے گی۔

یہ قبریں دیکھ کر میں بستی کی طرف آیا تو ایک ضعیف العمر شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اسے کہا، مَیں نے تمہاری بستی میں ایک عجیب بات دیکھی ہے۔ اس نے پوچھا، کون سی بات؟ میں نے اسے قبروں کا معاملہ بتایا تو اس نے کہا، ان کا واقعہ انتہائی عجیب و غریب ہے۔ میں نے کہا، اگر واقعی ایسی بات ہے تو مجھے بتاؤ کہ یہ تین قبریں کن کی ہیں اور ان پر یہ اشعار لکھنے کی کیا وجہ ہے؟ یہ سن کر بوڑھے نے کہا: اس علاقے میں تین بھائی رہتے تھے، ایک بھائی کو بادشاہ نے شہروں اور فوجی لشکروں پر امیر مقرر کر رکھا تھا اور وہ بڑا ظالم و سفاک تھا۔ دوسرا نیک دل تاجر تھا، جب بھی کوئی پریشان حال غریب اس سے مدد طلب کرتا تو وہ

Marfat.com

س کی مدد کرتا۔ جبکہ تیسرا بھائی عابد وزاہد تھا اس نے دنیوی مشاغل چھوڑ کر عبادت وریاضت اختیار کرلی تھی۔ جب عابد کی وفات کا وقت قریب آیا تو دونوں مائیوں نے کہا، پیارے بھائی! آپ ہمیں کوئی وصیت کیوں نہیں کرتے؟ عابد نے ہا، خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میرے پاس نہ تو مال ہے، نہ ہی میرا کسی پر قرض ہے، نہ ہی ئی دنیوی مال چھوڑ کر جارہا ہوں جس کے ضائع ہونے کا مجھے اندیشہ ہو، اب تم ہی ؤ کہ میں کس چیز کی وصیت کروں؟

یہ سن کر اس کے حاکم بھائی نے کہا، اے میرے بھائی! میرا مال آپ کے سامنے موجود ہے، آپ جو بھی حکم فرمائیں گے میں اسے پورا کروں گا۔ پھر اس کے تاجر بھائی نے کہا، اے میرے بھائی! آپ میری تجارت اور مالِ تجارت سے خوب واقف ہیں، میرے پاس مال کی فراوانی ہے، اگر کوئی ایسا عمل رہ گیا ہو جو صرف مال ودولت خرچ کرکے ہی پورا کیا جاسکتا ہے اور آپ وہ نیک عمل نہیں پاتے تو میرا تمام مال آپ کی خدمت میں حاضر ہے، آپ جو حکم فرمائیں گے میں پورا کروں گا۔

عابد نے کہا، اے میرے بھائیو! مجھے تمہارے مال کی کوئی ضرورت نہیں ۔ہاں! میں تم سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں، اگر ہوسکے تو اسے پورا کردینا، اس میں کوتاہی نہ کرنا۔ دونوں نے کہا: آپ جو چاہیں عہد لیں ہم آپ کی ہر خواہش پوری کریں گے۔ عابد نے کہا، جب میں مرجاؤں تو غسل وکفن کے بعد مجھے کسی اونچی جگہ دفنانا اور میری قبر پر یہ اشعار لکھ دینا:

Marfat.com

وَكَيْفَ يَلَذُّ الْعَيْشَ مَنْ هُوَ عَالِمٌ		بِاَنَّ اِلٰهَ الْخَلْقِ لَا بُدَّ سَائِلُهٗ
فَيَاْخُذُ مِنْهُ ظُلْمَهٗ وَيَجْزِيْهِ		بِالْخَيْرِ الَّذِیْ هُوَ فَاعِلُهٗ

یہ اشعار لکھ کر تم دونوں میری قبر کی زیارت کے لئے روزانہ آتے رہنا، شاید! تمہیں نصیحت حاصل ہو۔ جب عابد کا انتقال ہو گیا تو حسبِ وصیت اس کی قبر پر مندرجہ بالا اشعار لکھ دیئے گئے۔ اس کا حاکم بھائی اپنے لشکر کے ساتھ دو دن تک اس کی قبر پر آیا اور اشعار پڑھ کر روتا رہا۔ تیسرے دن بھی کافی دیر تک روتا رہا، جب واپس جانے لگا تو اس نے قبر کے اندر سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنی، قریب تھا کہ اس کا دل پھٹ جاتا۔ خوف کے مارے وہ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا اور گھر پہنچ کر دَم لیا۔ وہ بہت زیادہ غمگین و خوف زدہ تھا۔ رات کو خواب میں اپنے بھائی کو دیکھ کر پوچھا، اے میرے بھائی! تمہاری قبر سے جو آواز میں نے سنی وہ کس چیز کی تھی؟ کہا، یہ جہنمی ہتھوڑے کی آواز تھی جو میری قبر میں مارا گیا اور مجھ سے کہا گیا: تو نے ایک مظلوم کو دیکھا اور باوجودِ قدرت اس کی مدد نہ کی، یہ اس کی سزا ہے۔ یہ خواب دیکھ کر اس نے وہ رات بڑی بے چینی میں گزاری۔ صبح اپنے تاجر بھائی اور دوسرے عزیزوں کو بلا کر کہا: اے میرے بھائی! ہمارے عابد بھائی نے اپنی قبر پر عبرت آموز اشعار لکھوا کر ہمیں بہت اچھی نصیحت کی، میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اب میں تمہارے درمیان نہیں رہوں گا۔ پھر اس نے اَمارت و حکومت چھوڑی اور پہاڑوں اور جنگلوں میں جا کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گیا۔ جب خلیفہ عبدالمَلِک بن مَرْوَان کو اطلاع

Marfat.com

ملی تو اس نے کہا: اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو چند چرواہوں کے ذریعے اس نے اپنے تاجر بھائی کو بلوا بھیجا۔ اس نے آ کر کہا: اے میرے بھائی! آپ مجھے کوئی وصیت کیوں نہیں کرتے۔ اس نے کہا، میرے پاس مال و دولت نہیں جس کی وصیت کروں، بس میں تو تم سے ایک عہد لینا چاہتا ہوں ۔ سنو! جب میں مر جاؤں تو مجھے میرے عابد بھائی کے پہلو میں دفنا کر میری قبر پر یہ اشعار لکھ دینا:

وَكَيْفَ يَلُذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ مُوْقِنًا	بِاَنَّ الْمَنَايَا بَغْتَةً سَتُعَاجِلُهُ
فَتَسْلُبُهُ مُلْكًا عَظِيْمًا وَنَخْوَةً	وَتُسْكِنُهُ الْبَيْتَ الَّذِيْ هُوَ آهِلُهُ

یہ اشعار لکھنے کے بعد مسلسل تین دن تک میری قبر پر آنا اور میرے لئے دعا کرنا شاید اللہ عَزَّ وَجَلَّ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے بخش دے۔ یہ کہہ کر اس کا انتقال ہو گیا۔ تاجر حسبِ وصیت مسلسل دو دن تک آیا۔ جب تیسرے دن آیا تو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر دعا کرتا رہا اور مسلسل روتا رہا۔ جب واپس جانے کا ارادہ کیا تو اس نے قبر میں دیوار کے گرنے کی آواز سنی۔ آواز اتنی خطرناک تھی کہ عقل ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ وہ خوف زدہ اور غمگین ہو کر گھر آ گیا۔ جب سویا تو خواب میں اپنے بھائی کو دیکھ کر پوچھا: اے میرے بھائی! آپ ہمارے گھر کیوں نہیں آتے؟ اس نے کہا، ہم ایسے مقامات پر ہیں کہ کہیں جانے کو جی نہیں چاہتا۔ تاجر نے کہا، بھائی آپ کا کیا حال ہے؟ کہا، توبہ کی برکت سے ہر خیر و بھلائی نصیب ہوئی ہے۔ میں نے کہا، میرے عابد بھائی کا کیا حال ہے؟ کہا: وہ ابراروں

Marfat.com

(یعنی نیک لوگوں) کے ساتھ ہے۔ پوچھا، آپ کی طرف سے ہمیں کیا نصیحت و حکم ہے؟ کہا: جو کوئی دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے کچھ بھیجے گا اسے وہاں ضرور پائے گا۔ پس تُو اپنے لئے آخرت کا ذخیرہ اکٹھا کر اور موت سے پہلے کچھ اعمالِ صالحہ جمع کر لے۔

تاجر نے صبح ہوتے ہی دنیا کو خیرباد کہہ کر تمام مال تقسیم کر دیا اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عبادت کے لئے کمر بستہ ہو گیا۔ اس کا ایک بیٹا تھا جو انتہائی حسین و جمیل اور سمجھ دار تھا۔ اب اس نے تجارت شروع کر دی اور خوب مال دار ہو گیا۔ جب اس کے باپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے باپ سے کہا: اباجان! کیا وجہ ہے کہ آپ مجھے کوئی وصیت نہیں کر رہے؟ اس نے کہا، میرے بیٹے! خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! تیرے باپ کے پاس مال نہیں ہے جس کے متعلق تجھے وصیت کرے۔ ہاں! میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے اپنے دونوں چچاؤں کے ساتھ دفنانا اور میری قبر پر یہ اشعار لکھ دینا:

وَ كَيْفَ يَلُذُّ الْعَيْشَ مَنْ كَانَ صَائِرًا	اِلٰى جَدَثٍ تُبْلِى الشَّبَابَ مَنَاهِلُهُ
وَيَذْهَبُ رَسْمُ الْوَجْهِ مِنْ بَعْدِ صَوْتِهٖ	سَرِيْعًا وَّيُبْلِىْ جِسْمَهُ وَمُفَاصِلُهُ

اور جب تو تدفین سے فارغ ہو جائے تو کم از کم تین دن تک میری قبر پر آنا اور میرے لئے دعا کرنا۔ بیٹے نے حسبِ وصیت باپ کو دونوں چچاؤں کے ساتھ دفن کیا اور روزانہ زیارت کے لئے آنے لگا۔ تیسرے دن قبر سے ایک خطرناک آواز سنی تو خوف زدہ و غمگین ہو کر گھر لوٹ آیا۔ جب سویا تو خواب میں

Marfat.com

اس کا والد کہہ رہا تھا، اے میرے بیٹے! تم ہمارے پاس بہت کم وقت کے لئے آئے۔ سنو! موت بہت قریب ہے اور آخرت کا سفر بہت کٹھن ہے، جلدی سے سفرِ آخرت کی تیاری کر لو اور زادِ راہ تیار کر لو۔ بس آخرت کی منزل کی طرف تمہارا کوچ ہونے والا ہے۔ جلد ہی تُم اس فانی دنیا کو چھوڑنے والے ہو، اس دھوکے باز دنیا سے اس طرح دھوکہ نہ کھانا جیسے تجھ سے پہلے لوگ بڑی بڑی اُمیدیں دل میں لئے یہاں سے چل بسے۔ انہوں نے حشر کے معاملے کو معمولی جانا تو موت کے وقت شدید نادم ہوئے اور گزری ہوئی زندگی پر انہیں بہت افسوس ہوا۔ جب موت منہ کو آجائے تو اس وقت کی ندامت کوئی فائدہ نہیں دیتی اور اس وقت کا افسوس قیامت کے نقصان سے ہر گز نہ بچائے گا۔ اے میرے بیٹے! جلدی کر، جلدی کر، جلدی کر! (موت کی تیاری کر لے)۔

راوی کہتے ہیں، جو بوڑھا مجھے یہ واقعہ بیان کر رہا تھا اس نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا: اس نوجوان نے ہمیں اپنا خواب سنایا اور کہا، معاملہ بالکل ویسا ہی ہے جیسا میرے والد نے بیان کیا، میرا غالب گمان ہے کہ موت نے مجھ پر اپنے پَر پھیلانا شروع کر دیئے ہیں۔ پھر اس نے اپنا قرض ادا کیا، کاروباری شریکوں سے معاملہ صاف کیا، اپنے دوستوں اور اہلِ قرابت سے معافی مانگی، انہیں سلامتی کی دعا دی، ان سے اپنی سلامتی کی دعا کا وعدہ لیا، پھر سب کو یوں اَلوَدَاع کہنے لگا جیسے کسی بہت بڑے حادثے سے دوچار ہونے والا ہو۔ پھر کہا، میرے والد نے مجھ سے تین مرتبہ کہا تھا، جلدی کر، جلدی کر، جلدی کر۔ اگر اس سے مراد تین

Marfat.com

گھنٹے تھے تو وہ گزر گئے، اگر تین دن مراد ہیں تو میں تین دن بعد ہر گز تمہارے پاس نہ رہ سکوں گا، اگر تین مہینے مراد ہیں تو وہ بہت جلد گزر جائیں گے، اگر تین سال مراد ہیں تو اگرچہ یہ ایک بڑی مدت لگتی ہے لیکن یہ بھی جلد گزر جائے گی، خواہ مجھے پسند ہو یا نہ ہو موت بال آخر ضرور آ کر رہے گی۔ وہ نوجوان یہ کہتا جاتا اور اپنا مال و دولت تقسیم کرتا جاتا۔ جب تین دن مکمل ہوئے تو اس نے اپنے اہلِ خانہ کو اور انہوں نے اسے الوداع کہا۔ پھر قبلہ رُخ لیٹ کر آنکھیں بند کیں، کلمۂ شہادت پڑھا اور اس کی روح دارِ فانی سے دارِ عقبیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔ اس کی موت کی خبر سن کر کچھ ہی دیر میں مختلف علاقوں سے لوگ جمع ہو گئے۔ اور آج تک لوگوں کا یہ معمول ہے کہ وہ مختلف شہروں اور علاقوں سے آ آ کر اس کی قبر کی زیارت کرتے اور اسے سلام کرتے ہیں۔ عُیُونُ الحِکَایَات

نُمَیر کی شہادت

حضرتِ سیِّدُنا عباس بن محمد بن عبدالرحمن اَشْہَلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مجھے میرے والد نے حضرتِ ابن نُمَیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے بتایا کہ میرے بھانجے نُمَیر کا شمار کوفہ کے زاہدوں میں ہوتا تھا، وہ نماز و طہارت کا خوب خیال رکھنے والا حسین و جمیل نوجوان تھا۔ کچھ عرصہ بعد کسی عارضہ کی وجہ سے اس کی عقل جاتی رہی اور حالت یہ ہو گئی کہ سخت گرمیوں میں زوال کے وقت بھی سائے میں نہ بیٹھتا بلکہ کھلے میدان اور صحراء میں سارا سارا دن گزار دیتا۔ سخت سردی ہو یا تیز و تند آندھی وہ ہر موسم میں رات اپنے مکان کی

Marfat.com

چھت پر کھڑے کھڑے گزارتا، روزانہ اس کا یہی معمول تھا۔ ایک دن صبح صبح چھت سے اُتر کر قبرستان کی طرف جانے لگا تو میں نے کہا: اے نُمَیر! کیا تم رات کو سوتے نہیں ہو؟ کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا، کس چیز نے تمہیں سونے سے منع کر رکھا ہے؟ کہا، ایک بہت بڑی مصیبت نے میری نیند اُڑا رکھی ہے۔ میں نے کہا، اے نُمَیر! کیا تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے نہیں ڈرتے؟ کہا: کیوں نہیں! میں اپنے خالق و مالک عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرتا ہوں اور مصیبتیں تو انسان پر آتی ہی ہیں۔ کیا حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ارشاد نہیں فرمایا کہ سب سے زیادہ آزمائشیں انبیاء کرام علیہم السلام پر آتی ہیں پھر ترتیب وار صاحب مرتبہ لوگوں پر آتی ہیں۔

(السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطب، أی الناس أشد بلاء، الحدیث ۷۴۸۲، ج ۴، ص ۳۵۲)

یہ سن کر میں نے کہا، کیا تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا اور آگے بڑھ گیا۔ پھر ایک سخت سرد رات جب میں چھت پر گیا تو دیکھا کہ نُمَیر وہاں کھڑا ہے اور میری بہن (یعنی اس کی ماں) اس کے پیچھے بیٹھی رو رہی ہے۔ میں نے پوچھا: اے نُمَیر! کیا اب بھی ایسی کوئی چیز باقی ہے جس کی تمہیں بہت زیادہ خواہش ہو اور تم اس میں کامل نہ ہوئے ہو؟ کہا: جی ہاں! میں اللہ و رسول عَزَّ وَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامل محبت کا بہت زیادہ طلب گار ہوں۔

Marfat.com

ایک مرتبہ رمضان المُبارَک کی سخت سرد رات میں مَیں چھت پر گیا تو نُمَیر سے کہا، اے ابو نُمَیر! کیا تم کھانا نہیں کھاؤ گے۔ کہا، کیوں۔ میں نے کہا: مجھے پسند ہے کہ میری بہن تجھے میرے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے دیکھے۔ کہا: اچھا! اگر یہی چاہتے ہو تو کھانا لے آؤ۔ میں نے کھانا منگوایا اور ایک ساتھ کھایا۔ فراغت کے بعد جب میں واپس آنے لگا تو یہ سوچ کر مجھے رونا آ گیا کہ میں تو جا رہا ہوں اور میرا بھانجا سردی اور اندھیرے میں ہے۔ مجھے روتا دیکھ کر اس نے کہا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا، میں تو مکان کی چھت تلے روشنی میں جا رہا ہوں اور تم یہاں اندھیرے اور سردی میں ہو، مجھے تم پر بہت ترس آ رہا ہے۔ یہ سن کر وہ غضب ناک ہو گیا اور کہا، میرا رب عَزَّ وَجَلَّ مجھ پر تجھ سے کہیں زیادہ مہربان ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ میرے لئے کون سی چیز فائدہ مند ہے۔ جاؤ! مجھے اس کے ذمۂ کرم پر چھوڑ دو، وہ جیسا چاہے میرے بارے میں فیصلہ فرمائے، مجھے اس کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں۔ میں نے اسے سمجھانے کے لئے کہا: تم قبر کے اندھیرے میں کیا کرو گے۔

کہا، اللہ ربُّ العزّت نیک لوگوں کی روحوں کو برے لوگوں کی روحوں کے ساتھ نہ ملائے گا۔ میری بات سنو! آج رات میرے والد اور تمہارے والد عبداللہ بن نُمَیر میرے خواب میں آئے اور کہا، اے نُمَیر! جمعہ کے دن تم شہید ہو کر ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے۔ نُمَیر کی یہ بات میں نے اپنی بہن کو بتائی تو اس نے کہا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! بارہا میرا تجربہ ہے کہ اس کی بات کبھی جھوٹی نہیں

Marfat.com

ہوئی، یہ جو بات کہتا ہے وہ ضرور ہو کر رہتی ہے۔ یہ سن کر میں خاموش ہو گیا۔ وہ بدھ کا دن تھا اور ہم متعجب و حیران ہو کر کہہ رہے تھے کہ کل جمعرات ہے اور پَرسوں جمعہ ہے بالفرض یہ کل بیمار ہو بھی گیا اور پرسوں مر گیا تو شہید کیسے ہو گا؟ اسی شش و پنج (یعنی سوچ بچار) میں جمعہ کی رات آ گئی۔ تقریباً آدھی رات کے وقت اچانک ہم نے ایک دھماکے کی آواز سنی، ہم دوڑ کر گئے تو دیکھا کہ نُمَیر فرش پر مردہ الت میں پڑا ہوا ہے۔ ہوا یوں کہ جب وہ چھت پر جانے کے لئے سیڑھیاں چڑھنے لگا تو اس کا پاؤں پھسل گیا اور گردن ٹوٹ گئی (اور اس طرح اسے شہادت کی موت نصیب ہو گئی) میں اسے اپنے والد کے پہلو میں دفنا کر والد صاحب کی قبر کے پاس آیا اور کہا، ابا جان! نُمَیر آپ کے پاس آ گیا ہے اور یہ آج سے آپ کا پڑوسی ہے۔ یہ کہہ کر میں غمزدہ و افسردہ گھر آ گیا۔ رات کو خواب دیکھا کہ والدِ محترم گھر کے دروازے سے تشریف لائے اور فرمایا: اے میرے بیٹے! تم نے نُمَیر کے ذریعے مجھے اُنس فراہم کیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی اچھی جزا عطا فرمائے۔ سنو! جب تم نُمَیر کو ہمارے پاس چھوڑ آئے تو اس کا نکاح حورِ عین سے کر دیا گیا۔

عُیُونُ الحِکَایَات

مخلص بندے

حضرتِ سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں کہ، ایک رات میں نے حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطِی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ہاں قیام کیا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اے جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ ! کیاتم سو گئے ہو؟ میں نے عرض کی: حضور! میں جاگ رہا ہوں۔ فرمایا: ابھی ابھی میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاک پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے اپنی بارگاہ میں بُلا کر ارشاد فرمایا: اے سَرِی ! کیا تُو جانتا ہے کہ میں نے مخلوق کو کیوں پیدا فرمایا؟ میں نے عرض کی ، اے میرے خالق عَزَّ وَجَلَّ مجھے معلوم نہیں۔ ارشاد فرمایا، میں نے مخلوق کو پیدا کیا تو سب نے مجھ سے محبت کا دعویٰ کیا۔ پھر میں نے دنیا کو پیدا کیا تو دس ہزار ((10000 میں سے نو ہزار ((9000 میری محبت سے غافل ہو کر دنیا کی محبت میں کھو گئے۔ پھر میں نے جنت کو پیدا فرمایا تو ہزار میں سے نو سو ((900 میری محبت سے غافل ہو کر جنت کی محبت میں کھو گئے۔ میں نے ان پر کچھ آلام و مصائب نازل کیئے تو ان مصیبتوں کی وجہ سے سو میں سے نوے ((90 میری یاد سے غافل ہو گئے۔ بقیہ دس ((10 بچے۔ میں نے ان سے کہا، نہ تو تم نے دنیا کا ارادہ کیا، نہ جنت کی رغبت کی اور نہ ہی مصیبتوں کی وجہ سے بھاگے، بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا، اے ہمارے علیم و خبیر پروردگار عَزَّ وَجَلَّ تُو ہماری چاہت کو خوب جاننے والا ہے۔ ارشاد فرمایا، میں تم پر ایسی ایسی آزمائشیں اور مصیبتیں ڈالوں گا کہ جنہیں بلند و بالا پہاڑ بھی برداشت نہیں کر سکے ، ، کیا اس صورت میں بھی تم صبر و شکر کے ساتھ استقامت پر قائم رہو گے؟ عرض کی: اے ہمارے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ ! تُو جانتا ہے کہ اب تک تُو نے ہم پر جتنی مصیبتیں نازل کیں ہم ان سب پر راضی رہے اور آئندہ بھی ہر حال میں تجھ سے راضی رہیں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فر[illegible] میرے مخلص بندے ہو۔

Marfat.com

عُیُونُ الحِکَایَات

حضرت سعید بن جبیر تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی جلیل القدر تابعی ہیں بلکہ بعض محدثین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیر التابعین (تمام تابعین میں بہترین) لکھا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کے ظالم گورنر حجاج بن یوسف ثقفی کو اس کی خلافِ شرع باتوں پر روک ٹوک کرتے رہتے تھے اس لیے اس ظالم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرادیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ بڑا ہی عجیب و غریب ہے، حجاج نے پوچھا کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! بولو میں کس طریقے سے تمہیں قتل کروں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس طرح تو مجھے قتل کریگا قیامت کے دن اسی طریقے سے میں تجھے قتل کروں گا، حجاج نے کہا کہ تم مجھ سے معافی مانگ لو میں تمہیں چھوڑ دوں گا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں خدا عزوجل کے سوا کسی دوسرے سے معافی نہیں مانگ سکتا، حجاج نے جھلا کر کہا: اے جلاد! ان کو قتل کردے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنسنے لگے حجاج نے تعجب سے پوچھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کس بات پر ہنس پڑے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا عزوجل کے روبرو تمہاری جرات پر مجھے تعجب ہوا اور ہنسی آگئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلاد کے سامنے قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو گئے اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان

Marfat.com

وزمین بنائے ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں۔ (پ۷،الانعام:۷۹)

پڑھنے لگے۔ حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کا منہ قبلہ سے پھیر دے۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا: فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

ترجمہ کنزالایمان: تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے۔ (پ۱،البقرۃ:۱۱۵)

حجاج نے کہا کہ اے جلاد! ان کو منہ کے بل زمین پر لٹا کر قتل کر ڈالو۔

جب جلاد نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منہ کے بل بحالت سجدہ لٹایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰی ﴿۵۵﴾

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔ (پ۱۶،طٰہٰ:۵۵)

جب جلاد نے خنجر اٹھایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھا اور یہ دعا مانگی کہ یا اللہ! عزوجل میرے قتل کے بعد حجاج کو کسی مسلمان پر قابو نہ دے۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دعا مقبول ہو گئی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد صرف پندرہ رات حجاج زندہ رہا اور کسی مسلمان کو قتل نہ کر سکا۔ اس کے پیٹ میں کینسر ہو گیا تھا۔ طبیب بدبودار گوشت کی بوٹی کو دھاگے میں باندھ کر اس کے حلق میں ڈالتا تھا اور وہ اس کو گھونٹ جاتا تھا۔ پھر اس کو نکالتا تھا تو وہ

Marfat.com

بوٹی خون میں لپٹی ہوئی نکلتی تھی اور ان پندرہ راتوں میں حجاج کبھی سو نہیں سکا کیونکہ آنکھ لگتے ہی وہ خواب دیکھتا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ رہے ہیں، بس آنکھ کھل جاتی۔ یہ بھی منقول ہے کہ قتل کے بعد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بدن سے اس قدر خون نکلا کہ حجاج اور حاضرین حیران رہ گئے، جب طبیب سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ قتل ہونے والوں کا خون خوف سے سوکھ جاتا ہے، مگر حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بالکل بے خوف تھے اس لیے ان کا خون بالکل خشک نہیں ہوا اور اس قدر زیادہ خون نکلا کہ سارا دربار خون سے بھر گیا

(2) اکمال فی اسماء الرجال ص ۵۹۸ و طبقات شعرانی و تہذیب التہذیب الطبقات الکبری للشعرانی، سعید بن جبیر، ج ۱، ص ۶۱۔ والطبقات الکبری لابن سعد، سعید بن جبیر، ج ۶، ص ۲۷۴

ایک عابد کبیر

منقول ہے کہ ایک شرابی اور بڑا ہی پاپی بدکار بصرہ کے اطراف میں رہتا تھا۔ اس کا انتقال ہوا تو چونکہ پورا گاؤں اس سے ناراض و بیزار تھا کوئی شخص اس کا جنازہ اٹھانے اور نماز جنازہ پڑھنے کے لیے تیار نہیں ہوا مجبوراً اس کی بیوی نے دو مزدوروں سے جنازہ اٹھوا کر قبرستان تک پہنچایا اور گاؤں کا ایک بھی آدمی قبرستان تک نہیں آیا۔ اس گاؤں کے قریب ایک پہاڑ پر ایک بڑے بزرگ زاہد و عابد عبادت میں مشغول رہا کرتے تھے اور یہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمام گاؤں

Marfat.com

والوں کے پیر و مُرشد تھے۔ اس بزرگ نے پہاڑ کے اوپر سے دیکھا کہ ایک عورت جنازہ کے پاس ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھنے والا نہیں ہے تو یہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کبھی پہاڑ سے نہیں اترتے تھے پہاڑ سے اتر پڑے جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا کہ ہمارے پیر و مرشد اس بدکار کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے پہاڑ سے اتر پڑے ہیں تو سارا گاؤں قبرستان میں پہنچ گیا پھر اس بزرگ اور تمام گاؤں والوں نے اس کی نماز جنازہ پڑھ کر اس کو دفن کیا۔

پھر اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک عورت جنازہ لیے بیٹھی ہے اور کوئی نماز جنازہ پڑھانے والا نہیں ہے تو خواب ہی میں کسی نے مجھ سے کہا کہ تم پہاڑ سے اتر کر اس کے جنازہ کی نماز پڑھاؤ کیونکہ اس میت کی مغفرت ہو چکی ہے اس خواب کو سن کر لوگ تعجب سے سر دھننے لگے۔ پھر اس بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عورت سے اس کے شوہر کا حال پوچھا تو اس عورت نے بتایا کہ لوگ سچ کہتے ہیں کہ میرا شوہر بہت بدکار اور بڑا گناہ گار تھا۔ واقعی وہ دن بھر شراب خانہ ہی میں رہتا تھا۔ پھر بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کوئی نیک عمل بھی دیکھا ہے؟ تو عورت نے کہا کہ ہاں وہ گناہ گار ہونے کے باوجود تین اچھی باتوں کا پابند تھا۔ ایک تو یہ کہ وہ رات بھر شراب خانہ میں شراب پیتا تھا مگر جب صبح کو اس کا نشہ اتر جاتا تو وہ غسل و وضو کر کے کپڑے بدلتا اور نماز فجر جماعت سے پڑھا کرتا تھا۔ پھر وہ شراب خانہ میں جا کر فسق و فجور میں پڑ جاتا تھا۔ دوسری اچھی بات یہ تھی کہ وہ ہمیشہ ایک یاد

Marfat.com

و یتیم بچوں کو اپنے گھر میں رکھتا تھا اور ان یتیموں کے ساتھ اپنے بچوں سے بڑھ کر اچھا سلوک کیا کرتا تھا۔ تیسری اچھی بات یہ ہے کہ رات میں جب کبھی بھی اس کا نشہ اترتا تھا تو وہ 1 کیلا زار زار روتا تھا اور یہی کہتا تھا کہ اے میرے رب! عزوجل تو جہنم کے کون سے گوشہ میں مجھ خبیث کو ڈالے گا۔ یہ سن کر بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کی مغفرت کا راز سمجھ گئے۔ پھر وہ اس میت کے لیے دعائیں کرتے ہوئے پہاڑ پر چڑھ گئے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب السادس فی اقاویل العارفین... الخ، ج ۵، ص ۲۳۶

اموات کے لیے کس نے کیا خواب دیکھا؟

مومن کے اچھے اچھے خوابوں کی بہت وقعت و اہمیت ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا: وما المبشرات؟ قال: الرؤیا الصالحۃ یراھا الرجل المسلم او تری لہ

صحیح البخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، الحدیث: ۴۹۹۰، ج ۴، ص ۴۰۴۔

مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الرؤیا، الفصل الاول، الحدیث: ۴۶۰۶، ۴۶۰۷، ج ۲، ص ۱۵۶

نبوت میں سے مبشرات کے سوا کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے تو صحابہ علیہم الرضوان نے کہا کہ مبشرات کیا ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ اچھے اچھے خواب خود مسلمان اس کو اپنے لیے دیکھے یا کوئی دوسرا اس کے لیے دیکھے۔ تو اموات کے بارے میں بزرگوں نے جو اچھے اچھے خواب دیکھے ہیں۔ ان میں سے چند خوابوں کو ہم یہاں نقل

Marfat.com

کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو ان خوابوں سے عبرت حاصل ہو۔ واللہ تعالیٰ ھوالموفق

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی وفات کے بعد لوگوں نے دیکھا اور پوچھا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا تھا۔ تو اسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی و الاعمال النافعۃ فی الاخرۃ ص ۲۹

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی تمنا تھی کہ کاش! میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی خواب میں دیکھ لیتا۔ تو ایک سال کے بعد میں نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے میرے سامنے تشریف لائے تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المومنین! رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ میں نے ابھی ابھی حساب سے فرصت پائی ہے اور اگر میں نے اپنے رب عزوجل کو رءوف و رحیم نہ پایا ہوتا تو میرے قدم ڈگمگا جاتے۔

Marfat.com

۔احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعۃ فی ال آخرۃ، ج۵، ص ۲۶۳

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اپنی زندگی میں میرے والد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب دیکھا تھا کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم خواب میں تشریف لائے تو میں (حضرت علی) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی امت کی طرف سے مجھے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ان پر دعا کرو۔ میں نے کہا: یااللہ! عزوجل تو مجھے ان لوگوں سے بہتر لوگ عطا فرما اور ان لوگوں کو مجھ سے بدتر آدمی عطا فرما چنانچہ اس خواب کے بعد ہی عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعۃ فی ال آخرۃ، ج۵، ص ۲۶۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن انا للہ پڑھتے ہوئے نیند سے بیدار ہوئے اور فرمایا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے کیونکہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ایک شیشی میں خون

Marfat.com

لیے فرمارہے ہیں کہ یہ میرے فرزند حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اور ان کے رفیقوں کا خون ہے جس کو میں خداوند قدوس کے دربار میں پیش کرنے کے لیے لے جارہا ہوں، چنانچہ اس کے بعد چودھویں دن یہ خبر آ گئی کہ کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے رفقاء شہید کر دیئے گئے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعۃ فی ال آخرۃ، ج ۵، ص ۲۶۳

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تشریف فرما دیکھا تو میں نے سلام کیا اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لایا گیا اور ایک گھر میں دونوں کو داخل کر کے دروازہ بند کر دیا گیا۔ پھر بہت جلد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں سے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میرا فیصلہ ہو گیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے نکلے کہ رب کعبہ کی قسم میری مغفرت ہو گئی اس کے بعد، میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات تکشف عن احوال الموتی والاعمال النافعۃ فی ال آخرۃ، ج ۵، ص ۲۶۳

Marfat.com

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو یعقوب قاری دقیقی نے بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت لمبے آدمی ہیں جن کا رنگ گندمی ہے اور بہت سے لوگ ان کے پیچھے پیچھے چل رہے ہیں۔ کسی نے بتایا کہ یہ اویس قرنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں تو میں نے ان کے سامنے آکر عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا کہ تم خدا عزوجل کی محبت کے وقت اس کی رحمت کا دھیان رکھو اور گناہ کرتے وقت اس کے عذاب کو یاد رکھو اور تم کسی حال میں بھی خدا عزوجل سے اپنی امیدواری کو مت کاٹو۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۷

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد بغداد کے کسی بزرگ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اے امام! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ خدا عزوجل کا کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا کہ الحمد للہ میری مغفرت ہو گئی۔ بزرگ نے کہا کہ غالباً آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی و دینی خدمتوں کی بنا پر مغفرت ہوئی ہوگی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا کہ نہیں مجھے تو ارحم الراحمین نے صرف اتنی بات پر بخش دیا ہے کہ میرے مخالفین میرے بارے میں ایسی افواہیں اور

Marfat.com

تہمتیں پھیلایا کرتے تھے جو مجھ میں نہیں تھیں اور میں ہمیشہ ان کی ایذاؤں پر صبر کیا کرتا تھا۔ الطبقات الکبری للشعرانی، ج ۱، ص ۷۷

حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بغداد کے مشہور بزرگ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک رفیق سے کہا کہ تم مجھے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کی خبر دینا۔ رفیق کا بیان ہے کہ میں بغداد کے ایک دروازے پر پہنچا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جنازہ جارہا تھا میں نے سوچا کہ اگر حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خبر دینے جاتا ہوں تو نماز جنازہ فوت ہوجائے گی اس لیے میں نماز جنازہ پڑھ کر ان کے پاس گیا اور ان کو خبر سنائی تو ان کو بے حد صدمہ ہوا بار بار انا للہ پڑھتے رہے اور افسوس کرتے رہے کہ ہائے! میں ان کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکا پھر فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا وہاں دیکھتا ہوں کہ ایک محل تیار ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ یہ محل امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے بنا ہے ان کی اچھی تعلیم اور تعلیمِ دین کے شوق کے صلہ میں، اور انہوں نے لوگوں کی ایذاؤں پر صبر کیا اس کے اجر میں خدا عزوجل نے ان کو یہ بلند مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ ۵ ربیع الاول ۱۸۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ مزار شریف بغداد میں ہے۔

تاریخ بغداد، یعقوب بن ابراہیم، ج ۱۴، ص ۲۶۲

Marfat.com

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد لوگوں نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کون سے عمل پر آپ کی مغفرت ہو گئی؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میرا تو ایک ہی کلمہ اللہ تعالیٰ کو پسند آ گیا اور اسی پر میری مغفرت ہو گئی اور وہ کلمہ وہی ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر جنازہ دیکھ کر پڑھا کرتے تھے: سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (پاک ہے وہ ذات جو ہمیشہ سے ہے اور اس کے لیے کبھی موت نہیں ہے)۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۶

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو ان کا حال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ارحم الراحمین نے مجھے سونے کی کرسی پر بٹھا کر میرے اوپر تازہ چمکدار موتیوں کو نثار فرمایا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۷

Marfat.com

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں میں سے ایک نے اس رات میں خواب دیکھا جس رات میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا کہ ایک منادی یہ اعلان کر رہا ہے کہ ان اللہ اصطفی آدم ونوحا وآل ابراہیم وآل عمران علی العلمین واصطفی الحسن البصری علی اھل زمانہ کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیٰ نبیناو علیہم الصلوۃ والسلام کی اولاد اور حضرت عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا ہے اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے زمانے والوں پر فضیلت میں برگزیدہ بنالیا ہے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۷

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

استاذ المحدثین حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کا کیا انجام ہوا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ایک قدم پل صراط اور دوسرا قدم جنت میں رکھا اور حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ بھی منقول ہے کہ میں نے خواب میں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ کر آتے جاتے رہتے ہیں اور یہ آیت پڑھتے

Marfat.com

ہیں کہ

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ

ترجمہ کنزالایمان: ایسی ہی بات کے لئے کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔

(پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۶۱)

ان نعمتوں جیسی نعمت کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

پھر میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ تو فرمایا کہ تم دنیا کے لوگوں سے جان پہچان اور میل میلاپ کم رکھو اور قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے یہ تین اشعار پڑھے کہ

نظرت إلى ربي كفاحا فقال لي

هنيئًا رضائي عنك يا ابن سعيد

میں نے اپنے رب کا آمنے سامنے دیدار کیا، تو اس نے مجھ سے فرمایا کہ اے سعید کے فرزند میری رضا و خوشنودی تجھے مبارک ہو

قد كنت قواما اذا اظلم الدجى

بعبرة مشتاق وقلب عميد

بے شک اندھیری راتوں میں تم بہت زیادہ قیام اللیل کرتے تھے مشتاق کے آنسو اور عاشق کے دل کے ساتھ

Marfat.com

فدونك فاختر ای قصر اردته

وزرنی فانی امنك غیر بعید

تم جون سا محل چاہو اپنے لیے چن لو اور تم میری زیارت کرتے رہو کیونکہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۵، ۲۶۶۳)

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کبار اولیاء میں سے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حج کے دوران ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے اور اپنے ہر سکون و حرکت میں لگاتار درود شریف ہی پڑھتا رہتا ہے۔ دوسری کوئی دعا میں نے اس کی زبان سے سنی ہی نہیں، میں نے اس سے اس کا راز پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں پہلی بار اپنے والد کو ہمراہ لے کر حج کے لیے گیا تو واپسی پر ایک منزل میں مجھے نیند آ گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اس کا چہرہ بالکل ہی کالا ہو گیا ہے تو میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹائی تو وہ واقعی مردہ پڑے ہوئے تھے اور ان کا چہرہ کالا ہو گیا تھا تو میں بے حد ڈرا اور نہایت ہی رنجیدہ اور غمگین ہو گیا اور اسی فکر و غم میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے دیکھا کہ چار حبشی لوہے کے چار ستون لیے میرے باپ کے سرہانے کھڑے ہیں۔ اچانک یہ نظر آیا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت آدمی سبز لباس میں آ گئے اور مجھ سے کہا کہ اٹھ تیرے باپ کا چہرہ گورا اور خوب روشن ہو گیا تو میں

Marfat.com

نے دریافت کیا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ کون ہیں؟ تو فرمایا کہ میں تمہارا نبی ہوں میں فوراً ہی جاگ گیا اور اپنے باپ کے سر سے چادر ہٹا کر دیکھا تو واقعی میرے باپ کا چہرہ خوب روشن اور نہایت گورا ہو گیا تھا اس واقعہ کے بعد سے کبھی اور کسی حال میں بھی میں نے درود شریف کا پڑھنا نہیں چھوڑا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، ج ۵، ص ۲۶۳

حضرت ابراہیم حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت ابراہیم بن اسحاق حربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلند مرتبہ عالم دین اور بزرگ ترین اولیاء میں سے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ خاتون کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ کہو تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ تو میں نے کہا کہ شاید ان اخراجات کی وجہ سے جو تم نے مکہ مکرمہ کے راستے میں نہر نکالنے پر خرچ کیے ہیں تمہاری بخشش ہو گئی؟ تو کہا کہ ان اخراجات کا ثواب تو ان مال کے مالکوں کو مل گیا جن کی رقمیں شاہی خزانہ میں تھیں جس سے میں نے نہر بنوائی تھی۔ میری مغفرت تو میری اچھی نیت کی بدولت ہوئی اور یہ بھی منقول ہے کہ زبیدہ خاتون نے خواب میں بتایا کہ میں ان چار کلمات کی وجہ سے بخش دی گئی جن کو زندگی میں بطور وظیفہ روزانہ پڑھا کرتی تھی اور وہ یہ ہیں: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَفْنِیْ بِھَا عُمْرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَدْخُلُ بِھَا قَبْرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَخْلُوْ بِھَا وَحْدِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْقٰی بِھَا رَبِّیْ

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات

Marfat.com

المشائخ، ج۵، ص۲۶۵

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بہت ہی بلند مرتبہ محدث ہیں آپ نے ایک بہت ہی گنہگار آدمی کے جنازہ کو دیکھا تو گھر کے اندر چلے گئے تا کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھانی پڑے تو کسی نے اس گنہگار کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تم پر کیا گزری؟ تو اس نے کہا کہ میرے رب عزوجل نے جو غفور ورحیم ہے مجھے بخش دیا اور تم ایوب محدث کو قرآن مجید کی یہ آیت سنا دینا کہ

لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْۤ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو انہیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہو جائیں۔ (پ۱۵، بنی اسرآءیل:۱۰۰)

یعنی اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہو جاتے تو اس وقت تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے بخیل ہو جاتے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۶

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلیل القدر شاگرد اور

Marfat.com

مشہور تارک الدنیا عبادت گزار بزرگ ہیں جس رات میں ان کی وفات ہوئی بہت سے مشائخ نے اس رات میں یہ خواب دیکھا کہ جنت میں خوب زینت کی جارہی ہے اور ہر طرف نور ہی نور پھیلا ہوا ہے۔ تو مشائخ نے خواب ہی میں پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے تو آواز آئی کہ اس رات میں حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہو گئی ہے۔ ہر طرف فرشتوں کا ہجوم، یہ آرائش اور چہل پہل ان کی روح کی آمد آمد کے لیے ہے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۷

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے محب اور محبوب شاگرد اور رئیس الفقہاء استاذ المحدثین ہیں۔ علامہ ابن راشد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خواب میں دیدار ہوا تو میں نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو وفات پاگئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کیا معاملہ گزرا؟ تو فرمایا کہ میری مغفرت ہو گئی۔ پھر میں نے حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ واہ واہ!

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا

Marfat.com

ترجمہ کنزالایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

(پ۵، النسآء:۶۹)

وہ تو ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر خدا کا انعام ہے یعنی انبیا اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین کے ساتھ ہیں اور یہ لوگ بہترین ساتھی ہیں.

واحیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۷

حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بعض مشائخ نے حضرت متمم دورقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا، یہ اپنے دور کے مشہور ممتاز اولیاء میں سے ہیں، لوگوں نے خواب میں ہی پوچھا کہ آپ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلے جنت میں بھیج دیا پھر مجھے بلا کر پوچھا کہ تمہیں جنت کی کوئی چیز اچھی لگی؟ تو میں نے عرض کیا نہیں۔ تو ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں جنت کی کوئی چیز پسند آ گئی ہوتی تو میں تم کو جنت ہی کے سپرد کر دیتا اور تم کو میرا وصال نصیب نہ ہوتا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۴

Marfat.com

حضرت ورقاء بن بشر حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو بکر بن ابو مریم محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ورقاء بن بشر حضرمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا، اور پوچھا کہ خدا عزوجل کے ساتھ ان کا معاملہ کیا اور کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ بڑی مشقتوں کے بعد میری نجات ہو گئی۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کون سے عمل کو آپ نے سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے کہا کہ دن رات خدا عزوجل کے خوف سے رونا۔ احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۷

حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ امام جرح و تعدیل اور حدیثوں کو پرکھنے کے بادشاہ ہیں۔ جیش بن مبشر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یحیی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ فرمایا؟ تو جواب دیا کہ میری مغفرت ہو گئی، اور دو مرتبہ مجھ کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ان کی وفات کے بعد بغداد کے ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خواب دیکھا کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں اور دریافت کرنے پر فرمایا کہ یحیی بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز جنازہ میں جا رہا ہوں۔ یہ وہ شخص

Marfat.com

تھا کہ میری حدیثوں سے جھوٹ کو دفع کیا کرتا تھا۔

تہذیب التھذیب، ج۹، ص ۳۰۳

حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشائخ صوفیہ میں یہ بہت ہی نامور بزرگ ہیں یہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک جوان کو دیکھا کہ کبھی اتنا خوبصورت جوان میری نظروں کے سامنے نہیں آیا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میرا نام تقویٰ ہے تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر غمگین دل میں، پھر وہ مڑا تو ایک بد شکل اور بہت کالی عورت نظر آئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ تو اس نے کہا کہ بد کاری تو میں نے کہا کہ تم کہاں رہتی ہو؟ تو اس نے کہا کہ ہر خوشی منانے والے اترانے والے کے دل میں۔ ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ خواب دیکھ کر میں جاگ گیا اور میں نے خدا عزوجل سے یہ عہد کر لیا کہ اب زندگی بھر میں سوائے بے اختیاری ہنسی کے کبھی نہیں ہنسوں گا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص ۲۶۵

حضرت ابو سعید خراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ اکابر اولیاء میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں ابلیس کو دیکھا تو اس کو مارنے کے لیے اپنی لاٹھی اٹھائی مگر وہ بالکل خوفزدہ نہیں ہوا تو اس

Marfat.com

وقت ایک غیبی آواز میں نے سنی کہ اے ابو سعید خراز! یہ ابلیس ہے یہ لاٹھی ڈنڈے سے نہیں ڈرتا ہے یہ تو بس اس شخص سے کانپتا ہے اور لرزتا ہے جس کے قلب میں ایمان کا نور ہوتا ہے، اور ابو سعید خراز نے یہ بھی فرمایا کہ میں دمشق میں تھا تو میں نے یہ خواب دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے تشریف لائے اور میں اس وقت کوئی راگ گا رہا تھا اور مینہ کوٹ رہا تھا تو حضور نے فرمایا کہ اے ابو سعید! اس کا شر اس کے خیر سے بڑھ کر ہے۔ احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۵

حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ بڑے پائے کے اولیاء کاملین میں سے ہیں، ان کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں اپنی ایک لونڈی کو دیکھا جس کا چہرہ چمک رہا تھا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارے چہرے پر اتنی چمک کیسے پیدا ہو گئی؟ تو اس نے کہا کہ آپ کو یاد نہیں ایک رات آپ خوف خدا عزوجل سے زار زار رو رہے تھے، اور آپ کے آنسو بہہ رہے تھے تو کمالِ محبت سے میں نے آپ کے آنسوؤں کو اپنے چہرے پر مل لیا تھا۔ یہ چمک اسی آنسو کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۵

Marfat.com

حضرت یحیی بن سعید قطان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زبیر بن نعیم بابی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ یحیی بن سعید قطان محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بدن پر ایک کرتا ہے جس پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب من اللہ العزیز الحکیم براءۃ لیحیی بن سعید القطان من النار یعنی خدا عزوجل کی طرف سے یہ لکھی ہوئی تحریر ہے کہ یحیی بن سعید قطان کے لیے جہنم سے نجات ہے۔ (تہذیب التہذیب)

حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت اور انکی جلالت شان کا کیا کہنا! دیکھو ہماری کتاب اولیاء رجال الحدیث ان کی وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ انافی روح وریحان وجنۃ نعیم یعنی میں آرام اور راحت اور خوشبو اور نعمتوں کی جنت میں ہوں۔ بستان المحدثین، ص ۱۹۰

حضرت منصور بن اسمعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے عبداللہ بزار محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ جن جن گناہوں کا میں نے اقرار کر لیا ان سب گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا لیکن ایک گناہ [illegible] سے میں اقرار نہ کر سکا تو

Marfat.com

خداوند کریم نے مجھے پسینہ کی حالت میں کھڑا رکھا۔ یہاں تک کہ میرے چہرے کا گوشت گل کر گر پڑا۔ تو میں نے پوچھا کہ وہ کون سا گناہ تھا؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا تو وہ مجھے بہت اچھا لگا تھا میں نے اللہ تعالیٰ سے شرم کے باعث اپنے اس گناہ کا اقرار نہیں کیا۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۴

حضرت ابو جعفر صیدلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں اس طرح دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فقراء کی ایک مجلس میں تشریف فرما ہیں تو میں بھی اس مجلس میں بیٹھ گیا۔ پھر آسمان پھٹا اور دو فرشتے اترے۔ ایک کے ہاتھ میں لوٹا اور دوسرے کے ہاتھ میں ایک طشت تھا۔ پہلے ان فرشتوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ دھلایا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دوسرے لوگوں کا ہاتھ دھلایا جب میری باری آئی تو ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے تو میں نے، عرض کیا کہ یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ آپ کی حدیث شریف نہیں ہے کہ المرء مع من احب

صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ وال آداب، باب المرء مع من احب، الحدیث ۲۶۴۰، ص ۱۴۱۹

Marfat.com

(آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے۔)؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیوں نہیں تو میں نے کہا کہ میں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اور ان فقراء سے محبت رکھتا ہوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا بھی ہاتھ دھلاؤ یہ بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص ۲۶۴

حضرت عبداللہ بن عون خزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت محمد بن فضاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ عبداللہ بن عون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمیشہ زیارت کرتے رہو کیونکہ وہ محبوب الٰہی ہیں۔ تہذیب التھذیب، ج۴، ص۴۲۵

حضرت صالح بن مبشر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو ان سے کہا کہ دنیا میں تو آپ بہت غمگین رہا کرتے تھے اب کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہاں آ کر مجھے بڑی راحت اور دائمی خوشی نصیب ہوئی ہے پھر میں نے پوچھا کہ آپ کس درجے میں ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ

Marfat.com

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ۚ

ترجمہ کنزالایمان: ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیا اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ (پ ۵، النسآء:۶۹)

یعنی میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ یعنی نبیوں اور صدیقوں شہیدوں اور صالحین کے ساتھ۔

حضرت عطاء سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بلند مرتبہ محدث اور بہت نامور اولیاء کرام میں سے ہیں۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج ۵، ص ۲۶۴

حضرت یزید بن مذعور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے امام اوزاعی (محدث شام) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے کہ میں خدا عزوجل کا مقرب بن جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میں نے علماء کرام اور غمگین رہنے والوں سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں دیکھا۔ یزید بن مذعور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہت عمر دراز اور بہت ہی بوڑھے تھے۔ وہ ہر وقت خوفِ خدا سے رویا کرتے تھے، یہاں تک کہ روتے روتے وہ نابینا ہوگئے تھے۔

Marfat.com

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۴

حضرت محمد طوسی معلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ابو بکر رشیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد طوسی معلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو سعید صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو معاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے تو ہم تو نہیں بدلے مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابو سعید صفار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لیے جایا کرتا تھا اور کچھ ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا لیکن اس جمعہ کو میں نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہو گئی ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ج۵، ص۲۶۷)

(۱۰) حضرت بشار بن غالب نجرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت رابعہ بصریہ عدویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے لیے بکثرت دعائیں مانگا کرتا تھا تو ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھ سے کہہ رہی ہیں کہ اے بشار بن غالب! رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمہاری دعائیں ہدیہ کی شکل میں نور کی تھالیوں میں ریشمی رومال سے چھپا کر ہمارے پاس آیا

Marfat.com

کرتی ہیں۔ تو میں نے کہا کہ وہ کیسے؟ توانہوں نے فرمایا کہ یادر کھو زندوں کی دعائیں اموات کے لیے مقبول ہو کر نور کے طباق میں رکھ کر ریشمی کپڑے کے سر پوش سے چھپا کر مردوں کے پاس لائی جاتی ہیں اور لانے والا فرشتہ کہتا ہے کہ یہ فلاں شخص کا ہدیہ ہے جو اس نے تمہارے پاس بھیجا ہے اور رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قبر میں میت کی مثال یہ ہے کہ جیسے ڈوبنے والا فریاد کرنے والا آدمی۔ ہر وقت قبر میں مردوں کو انتظار رہتا ہے کہ اس کے باپ یا بیٹوں یا بھائیوں یا دوستوں کی طرف سے دعاؤں اور ایصال ثواب (فاتحہ) کا کوئی ہدیہ اس کے پاس آئے گا اور جب ہدیہ آجاتا ہے تو اس کو دنیا بھر کی نعمت پا جانے سے بڑھ کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔

احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب السادس، بیان زیارۃ القبور والدعاء للمیت ج ۵، ص ۲۴۴

قبر انور سے روٹی ملی

مشہور بزرگ اور صوفی حضرت ابن جلادر حمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور فاقہ سے تھا میں نے قبر انور پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اپ کا مہمان ہوں اتنا عرض کر کے میں سو گیا۔ خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی آدھی میں نے کھالی۔ جب آنکھ کھلی تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

Marfat.com

وفاء الوفاء للسمہودی، الفصل الثالث فی توسل الزائر... الخ، ج ۲، ص ۱۳۸۰، ۱۳۸۱

میں اور ابوالشیخ تو سو گئے مگر طبرانی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک علوی نے آ کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ ہم نے کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے ساتھ دو غلام ہیں جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ٹوکری ہے جو قسم قسم کے کھانوں سے بھری ہوئی ہے۔ ہم لوگوں نے بیٹھ کر کھایا اور خیال کیا کہ بچے ہوئے کھانے کو غلام لے لے گا مگر وہ باقی کھانا بھی ہمارے پاس چھوڑ کر چلا گیا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو علوی نے ہم سے کہا کہ کیا تم نے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کی تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خواب میں مجھے حکم دیا کہ میں تمہارے پاس کچھ کھانا لے جاؤں۔

وفاء الوفاء للسمہودی، الفصل الثالث فی توسل الزائر... الخ، ج ۲، ص ۱۳۸۰، ۱۳۸۱

ایک ظالم پر فالج گرا

ایک شخص نے روضہ اقدس کے پاس نماز فجر کے لئے اذان دی اور جونہی اس نے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا، خدامِ مسجد میں سے ایک شخص نے اٹھ کر اس کو ایک تھپڑ مارا۔ اس شخص نے رو کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کے حضور میں میرے ساتھ یہ سلوک کیا جاتا ہے؟ اسی وقت اس خادم پر فالج گرا۔ اسے وہاں سے اٹھا کر لے گئے اور وہ تین دن کے بعد مر گیا۔

وفاء الوفاء للسمہودی، الفصل الثالث فی توسل الزائر وتشفعہ... الخ، ج ۲، ص ۱۳۸۲

Marfat.com

مدفن کے بارے میں غیبی آواز

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے؟ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو شہدائے کرام کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے اور بعض حضرات چاہتے تھے کہ آپ کی قبر شریف جنت البقیع میں بنائی جائے، لیکن میری دلی خواہش یہی تھی کہ آپ میرے اسی حجرہ میں سپرد خاک کئے جائیں جس میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قبر منور ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور خواب میں یہ آواز میں نے سنی کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ ضُمُّوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْب (یعنی حبیب کو حبیب سے ملادو) خواب سے بیدار ہو کر میں نے لوگوں سے اس آواز کا ذکر کیا تو بہت سے لوگوں نے کہا کہ یہ آواز ہم لوگوں نے بھی سنی ہے اور مسجد نبوی علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام کے اندر بہت سے لوگوں کے کانوں میں یہ آواز آئی ہے۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ آپ کی قبر اطہر روضہ منورہ کے اندر بنائی جائے۔ اس طرح آپ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پہلوئے اقدس میں مدفون ہو کر اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قرب خاص سے سرفراز ہو گئے۔

شواہد النبوۃ، رکن سادس در بیان شواھد

ودلایلی... الخ، ص ۲۰۰

Marfat.com

جو کہہ دیا وہ ہو گیا

زبیعہ بن امیہ بن خلف نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنا یہ خواب بیان کیا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں ایک ہرے بھرے میدان میں ہوں پھر میں اس سے نکل کر ایک ایسے چٹیل میدان میں آ گیا جس میں کہیں دور دور تک گھاس یا درخت کا نام و نشان بھی نہیں تھا اور جب میں نیند سے بیدار ہوا تو واقعی میں ایک بنجر میدان میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو ایمان لائے گا، پھر اس کے بعد کافر ہو جائے گا اور کفر ہی کی حالت میں مرے گا۔ اپنے خواب کی یہ تعبیر سن کر وہ کہنے لگا کہ میں نے کوئی خواب نہیں دیکھا ہے، میں نے یوں ہی جھوٹ موٹ آپ سے یہ کہہ دیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا کہ تو نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو مگر میں نے جو تعبیر دی ہے وہ اب پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مسلمان ہونے کے بعد اس نے شراب پی اور امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو درہ مار کر سزا دی اور اس کو شہر بدر کر کے خیبر بھیج دیا۔ وہ ظالم وہاں سے بھاگ کر روم کی سرزمین میں چلا گیا اور وہاں جا کر وہ مردود نصرانی ہو گیا اور مرتد ہو کر کفر ہی کی حالت میں مر گیا۔

ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء، مقصد دوم، الفصل الرابع، ج ۴، ص ۱۰۱

خواب میں پانی پی کر سیراب

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جن دنوں

Marfat.com

باغیوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کرلیا اور ان کے گھر میں پانی کی ایک بوند تک کا جانا بند کر دیا تھا اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیاس کی شدت سے تڑپتے رہتے تھے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو آپ اس دن روزہ دار تھے۔ مجھ کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ اے عبداللہ بن سلام! آج میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار پرانوار سے خواب میں مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انتہائی مشفقانہ لہجے میں ارشاد فرمایا کہ اے عثمان! رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظالموں نے پانی بند کر کے تمہیں پیاس سے بے قرار کر دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں! تو فوراً ہی آپ نے دریچی میں سے ایک ڈول میری طرف لٹکا دیا جو نہایت شیریں اور ٹھنڈے پانی سے بھرا ہوا تھا، میں اس کو پی کر سیراب ہو گیا اور اب اس وقت بیداری کی حالت میں بھی اس پانی کی ٹھنڈک میں اپنی دونوں چھاتیوں اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کرتا ہوں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے عثمان! اگر تمہاری خواہش ہو تو ان باغیوں کے مقابلہ میں تمہاری امداد و نصرت کروں۔ اور اگر تم چاہو تو ہمارے پاس آ کر روزہ افطار کرو۔ اے عبداللہ بن سلام! میں نے خوش ہو کر یہ عرض کر دیا کہ یارسول اللہ! عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ کے دربار پرانوار میں حاضر ہو کر روزہ افطار کرنا یہ زندگی سے ہزاروں لاکھوں درجے زیادہ مجھے عزیز ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بعد رخصت ہو کر چلا آیا اور اسی دن رات میں

Marfat.com

باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔

البدایۃ والنھایۃ، ذکر مجیئ الاحزاب الی عثمان...الخ، ذکر حصر امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۵، ص ۲۶۹

کرامت

ایک قبر سے دوسری قبر میں

شہادت کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بصرہ کے قریب دفن کر دیا گیا مگر جس مقام پر آپ کی قبر شریف بنی وہ نشیب میں تھا اس لئے قبر مبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بار بار متواتر خواب میں آ کر اپنی قبر بدلنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے دس ہزار درہم میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مقدس لاش کو پرانی قبر میں سے نکال کر اس قبر میں دفن کر دیا۔ کافی مدت گزر جانے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس جسم سلامت اور بالکل ہی تر و تازہ تھا۔

(اسد الغابۃ، طلحۃ بن عبید اللہ القرشی التیمی، ج ۳، ص ۸۷)

Marfat.com

کرامات

فرشتہ نے دودھ پلایا

ان کی ایک کرامت یہ ہے کہ جس کو وہ خود بیان فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کو بھیجا کہ تم اپنی قوم میں جا کر اسلام کی تبلیغ کرو چنانچہ حکم نبوی کی تعمیل کرتے ہوئے یہ اپنے قبیلہ میں پہنچے اور اسلام کا پیغام پہنچایا مگر ان کی قوم نے ان کے ساتھ بہت برا سلوک کیا، کھانا کھلانا تو بڑی بات ہے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں دیا بلکہ ان کا مذاق اڑاتے ہوئے اور برا بھلا کہتے ہوئے ان کو بستی سے باہر نکال دیا۔ یہ بھوک پیاس سے انتہائی بے تاب اور نڈھال ہو چکے تھے لاچار ہو کر کھلے میدان ہی میں ایک جگہ سو گئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا (فرشتہ) آیا اور ان کو دودھ سے بھرا ہوا ایک برتن دیا۔ یہ اس دودھ کو پی کر خوب جی بھر کر سیراب ہو گئے۔ خدا کی شان دیکھئے کہ جب نیند سے بیدار ہوئے تو نہ بھوک تھی نہ پیاس۔

اس کے بعد گاؤں کے کچھ خیر پسند اور سلجھے ہوئے لوگوں نے گاؤں والوں کو ملامت کی کہ اپنے ہی قبیلہ کا ایک معزز آدمی گاؤں میں آیا اور تم لوگوں نے اس کے ساتھ شرمناک قسم کی بدسلوکی کر ڈالی جو ہمارے قبیلہ والوں کی پیشانی پر ہمیشہ کے لیے کلنک کا ٹیکہ بن جائے گی۔ یہ سن کر گاؤں والوں کو ندامت ہوئی اور وہ لوگ کھانا پانی وغیرہ لے کر میدان میں ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا

Marfat.com

کہ مجھے تمہارے کھانے پانی کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ کو تو میرے رب نے کھلا پلا کر سیراب کر دیا ہے اور پھر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا۔ گاؤں والوں نے جب یہ دیکھ لیا کہ واقعی یہ کھا پی کر سیراب ہو چکے ہیں اور ان کے چہرے پر بھوک و پیاس کا کوئی اثر و نشان نہیں حالانکہ اس سنسان جنگل اور بیابان میں کھانا پانی کہیں سے ملنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو گاؤں والے آپ کی اس کرامت سے بے حد مت اثر ہوئے یہاں تک کہ پوری بستی کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔

حجۃ اللہ، ج ۲، ص ۸۷۳ بحوالہ بیہقی و کنزالعمال، ج ۱۶، ص ۲۲۲ و مستدرک حاکم، ج ۳، ص ۶۴۲

دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی ما ظھر علی ابی امامۃ... الخ، ج ۶، ص ۱۲۶

خواب میں اپنے انجام کی خبر دینا

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آئیے ہم اور آپ یہ عہد کریں کہ ہم دونوں میں سے جو بھی پہلے وصال کرے وہ خواب میں آ کر اپنا حال دوسرے کو بتادے۔ میں نے کہا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں مؤمن کی روح آزاد رہتی ہے۔ روئے زمین میں جہاں چاہے جا سکتی ہے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا۔

پھر میں ایک دن قیلولہ کر رہا تھا تو بالکل ہی اچانک حضرت سلمان رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ میرے سامنے آ گئے اور بلند آواز سے انہوں نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ ، میں نے جواب میں: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ ، کہا اور ان سے دریافت کیا کہ کہیے وصال کے بعد آپ پر کیا گزری؟ اور آپ کس مرتبہ پر ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہت ہی اچھے حال میں ہوں اور میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ خدا پر توکل کرتے رہیں کیونکہ توکل بہترین چیز ہے، توکل بہترین چیز ہے، توکل بہترین چیز ہے۔ اس جملہ کو انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

شواھد النبوۃ، رکن سادس د ربیان شواھد ودلایلی...الخ، سلمان فارسی...الخ، ص ۲۸۷

کرامت

موت کے بعد وصیت

ان کی یہ ایک کرامت ایسی بے مثل کرامت ہے کہ اس کی دوسری کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ شہید ہو جانے کے بعد آپ نے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خواب میں یہ فرمایا کہ اے شخص! تم امیر لشکر حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا یہ پیغام کہہ دو کہ میں جس وقت شہید ہوا میرے جسم پر لوہے کی ایک زرہ تھی جس کو ایک مسلمان سپاہی نے میرے بدن سے اتار لیا اور اپنے گھوڑا باندھنے کی جگہ پر اس کو رکھ کر اس پر ایک ہانڈی اوندھی کر کے اس کو

Marfat.com

چھپا رکھا ہے لہٰذا امیر لشکر میری اس زرہ کو برآمد کر کے اپنے قبضے میں لے لیں اور تم مدینہ منورہ پہنچ کر امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا یہ پیغام کہہ دینا کہ جو مجھ پر قرض ہے وہ اس کو ادا کر دیں اور میرا فلاں غلام آزاد ہے ۔ خواب دیکھنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خواب حضرت خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے فوراً ہی تلاشی لی اور واقعی ٹھیک اسی جگہ سے زرہ برآمد ہوئی جس جگہ کا خواب میں آپ نے نشان بتایا تھا اور جب امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خواب سنایا گیا تو آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کو نافذ کرتے ہوئے انکا قرض ادا فرمادیا اور انکے غلام کو آزاد قرار دے دیا۔

مشہور صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ خصوصیت ہے جو کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی کیونکہ ایسا کوئی شخص بھی میرے علم میں نہیں ہے کہ اس کے مرجانے کے بعد خواب میں کی ہوئی اس کی وصیت کو نافذ کیا گیا ہو۔

حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین، سورۃ الحجرات، تحت الایۃ: ۳، ج ۵، ص ۱۹۸۸

واسد الغابۃ، ثابت بن قیس، ج ۱، ص ۳۴۰

Marfat.com

کرامت

خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار

ایک مرتبہ خواب میں سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پیار بھرے لہجے میں ارشاد فرمایا: اے بلال! یہ کیا انداز ہے کہ تم ہمارے پاس کبھی نہیں آتے۔ خواب سے بیدار ہوئے تو اس قدر بے قرار ہوگئے کہ فوراً ہی اونٹ پر سوار ہو کر عازم سفر ہوگئے۔ جب مدینہ منورہ میں روضۂ انور کے پاس پہنچے تو شدت غم سے غش کھا کر گر پڑے اور زمین پر لوٹنے لگے جب کچھ سکون ہوا تو حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اذان کی فرمائش کی۔ پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لاڈلوں کی فرمائش پر انکار کی گنجائش ہی نہیں تھی۔ آپ نے مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں اذان دی اور زمانہ نبوت کی بلالی اذان جب اہل مدینہ کے کان میں پڑی تو ایک کہرام مچ گیا یہاں تک کہ پردہ نشین عورتیں جوش بے قراری میں گھروں سے باہر نکلیں اور ہر چھوٹا بڑا دور نبوت کی یاد سے بے قرار ہو کر زار زار رونے لگا۔ چند دنوں مدینہ منورہ میں رہ کر پھر آپ ملک شام چلے گئے۔

اسد الغابۃ، بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، ج ۱، ص ۳۰۷

Marfat.com

کرامت

اپنی پسند کی موت ملی

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر کہا کرتے تھے اور دعائیں بھی مانگا کرتے تھے کہ یااللہ! عزوجل مجھ کو عام لوگوں کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اور دم گھٹ گھٹ کر مرنا پسند نہیں ہے مجھے ایسی موت ملے کہ اس میں دم گھٹنے اور ایڑیاں رگڑنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ چنانچہ ان کی یہ کرامت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کے دوران یہ آدھی رات گزرنے کے بعد نماز میں مشغول تھے کہ ان کی صاجزادی نے یہ خواب دیکھا کہ ان کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ وہ اس پریشان کن خواب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھیں اور آواز دی تو دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد دوسری مرتبہ آواز دی تو کوئی جواب نہیں ملا پاس جا کر دیکھا تو سر سجدہ میں تھا اور روح پرواز کر چکی تھی۔

الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، باب الکنی، حرف الثاء المثلثۃ، ج ۷، ص ۵۱

کرامت والا خواب

جنگ یمامہ میں جبکہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر مسیلمۃ الکذاب کی فوجوں کے ساتھ مصروف جنگ تھا اور مرتدین بہت ہی کثیر تعداد میں جمع ہو کر بہت سخت جنگ کر رہے تھے۔ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رات میں ایک خواب دیکھا ہے کہ میرے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور جب میں آسمان میں داخل ہو گیا تو دروازے بند کر دیئے گئے۔ میرے اس خواب کی تعبیر یہی ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب ہوگی۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ یمامہ کے دن حضرت عباد بن بشر زور زور سے یہ اعلان کر رہے تھے کہ مخلص مؤمنین میرے پاس آجائیں۔ اس آواز پر چار سو انصاری ان کے پاس جمع ہوگئے۔ پھر آپ حضرت ابو دجانہ اور حضرت براء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ساتھ لے کر اس باغ کے دروازے پر حملہ آور ہوئے جہاں سے مسیلمۃ الکذاب اپنی فوجوں کی کمان کر رہا تھا اس حملہ میں انتہائی سخت لڑائی ہوئی یہاں تک کہ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوگئے۔ ان کے چہرے پر تلواروں کے زخم اس قدر زیادہ لگے تھے کہ کوئی ان کو پہچان نہ سکا ان کے بدن مبارک پر ایک خاص نشان تھا جس کو دیکھ کر لوگوں نے پہچانا کہ یہ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لاش ہے۔

الطبقات الکبری لابن سعد، طبقات البدریین من الانصار... الخ، عباد بن بشر، ج ۳، ص ۳۳۶

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ زمانۂ جاہلیت میں حج کرنے گئے تو مکہ مکرمہ میں ایک خواب دیکھا اور ایک غیبی آواز سنی جس میں ان کو نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان

Marfat.com

لانے کی ترغیب دلائی گئی ۔ یہ اس خواب سے بے حد مت اَثر ہوئے اور نبیٔ آخرالزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آمد کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو انہوں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور پھر اپنی قوم میں آ کر اسلام کی تبلیغ کرنے لگے اور ان کی قوم کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ پھر ان مسلمانوں کو ساتھ لے کر بارگاہ نبوت میں دوبارہ حاضر ہوئے۔ بہت ہی بہادر مجاہد بھی تھے اور اکثر اسلامی جہادوں میں شمشیر بکف ہو کر کفار سے جنگ بھی کی۔ آخر میں مدینہ منورہ سے ملک شام میں جا کر سکونت اختیار کر لی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں وفات پائی

کنزالعمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابۃ، عمرو بن مرۃ الجھنی، الحدیث: ۳۷۲۸۹، ج ۷، الجزء ۱۳، ص ۲۱۴

والاکمال فی اسماء الرجال، حرف العین، فصل فی الصحابۃ، ص ۶۰۷

کرامت

بچے کو دودھ کیسے ملا

حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچے کو گود میں لئے ہوئے کسی دودھ پلانے والی عورت کی تلاش میں سرگرداں تھے مگر کوئی دودھ پلانے والی عورت نہیں ملی۔ یہ اسی فکر میں حیران و پریشان پھر رہے تھے کہ ناگہاں ایک عربی عورت ان

Marfat.com

سے ملی اور پوچھا کہ ثابت بن قیس کون شخص ہیں ؟اور ان سے کہاں ملاقات ہوگی؟انہوں نے پوچھا: تم کو ثابت بن قیس سے کیا کام ہے ؟عورت نے کہا: میں نے گزشتہ رات یہ خواب دیکھا کہ میں ثابت بن قیس کے بچے کو دودھ پلا رہی ہوں یہ سن کر حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ثابت بن قیس میں ہی ہوں اور میرا لڑکا محمد یہی ہے جو میری گود میں ہے۔ عورت نے فوراً بچے کو گود میں لے لیا اور دودھ پلانے لگی۔ محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۶۳ھ میں جنگ حرہ کے دن مدینہ منورہ میں یزید کی منحوس فوجوں کے ہاتھ سے شہید ہوگئے۔

۔اسد الغابۃ، محمد بن ثابت، ج۵، ص۸۵

و کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابۃ، محمد بن ثابت، الحدیث: ۳۷۵۱۱، ج۷، الجزء ۱۳، ص۲۵۳

والکامل فی التاریخ، سنۃ ثلاث وستین، ذکر وقعۃ الحرۃ، ج۳، ص۴۵۹

25 مرتبہ نماز ادا کی

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد حضرتِ سیّدُنا محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سو تیس برس کی عمر پائی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ دو سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مسلسل 40 برس تک میری ایک مرتبہ کے علاوہ کبھی تکبیر اُولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا۔ اس دن ایک وقت کی جماعت چھوٹ گئی تو میں نے اس خیال سے کہ جماعت کی نماز کا ۲۵ گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ اس نماز کو میں نے

Marfat.com

اکیلے ۲۵ مرتبہ پڑھا۔ پھر مجھے کچھ غنودگی آ گئی۔ تو کسی نے خواب میں آ کر کہا، ۲۵ نمازیں تو تم نے پڑھ لیں مگر فرشتوں کی آمین کا کیا کرو گے؟

(تہذیب التہذیب، حرف المیم، من اسمہ محمد، الرقم ۶۱۷۲، ج ۷، ص ۱۹۱)

تیس سال تک سچی توبہ کی دعا کرنے والا

حضرتِ سیدنا ابو اسحاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس سال تک اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ اے اللہ رب العزت تو مجھے سچی اور خالص توبہ کی توفیق عطا فرما۔ تیس برس گزر جانے کے بعد میں اپنے دل میں تعجب کرنے لگا اور بارگاہ ایزدی میں عرض کیا، اے اللہ تو پاک اور بے عیب ہے میں نے تیس برس تک تیری بارگاہ میں ایک حاجت کی التجا کی لیکن تو نے اب تک میری وہ حاجت پوری نہیں کی۔

جب میں سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا تھا، تم اپنی تیس سالہ دعا پر تعجب اور حیرت کرتے ہو کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ تم اللہ سے کتنی بڑی چیز مانگ رہے ہو؟ تم اس بات کا سوال کر رہے ہو کہ اللہ تعالی تمہیں اپنا دوست اور محبوب بنا لے کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾ ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔ (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲)

تو کیا تم اس محبت کو معمولی سمجھتے ہو؟

Marfat.com

(منہاج العابدین، الی جنۃ رب العالمین العقبۃ الثانیۃ عقبۃ التوبۃ، ص ۳۵)

بے ہوش ہونے والے شرابی کی توبہ

حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ نے ایک شرابی کو دیکھا جو مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اپنے شراب آلودہ منہ سے اللہ اللہ کہہ رہا تھا۔ آپ نے وہیں بیٹھ کر اس کا منہ پانی سے دھویا اور فرمایا، اس بے خبر کو کیا خبر؟ کہ ناپاک منہ سے کس پاک ذات کا نام لے رہا ہے۔ منہ دھو کر آپ چلے گئے۔ جب شرابی کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کے عالم میں حضرت سری علیہ الرحمۃ یہاں آئے تھے اور تمہارا منہ دھو کر گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بڑا پشیمان و نادم ہوا اور رونے لگا اور نفس کو مخاطب کر کے بولا: بے شرم! اب تو سری علیہ الرحمۃ بھی تجھے اس حال میں دیکھ گئے ہیں، خدا عزوجل سے ڈر اور آئندہ کے لیے توبہ کر۔

رات کو حضرت سری علیہ الرحمۃ نے خواب میں کسی کہنے والے کو یہ کہتے سنا، اے سری! تم نے شرابی کا ہماری خاطر منہ دھویا، ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا۔ حضرت سری علیہ الرحمۃ تہجد کے وقت مسجد میں گئے تو اسی شرابی کو تہجد پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس سے پوچھا، تم میں یہ انقلاب کیسے آ گیا؟۔ تو وہ بولا، آپ مجھ سے کیوں پوچھتے ہیں جب کہ اللہ نے آپ کو بتا دیا ہے۔

روض الفائق، ص ۳۱۷

Marfat.com

ایک امیر نوجوان کی توبہ

حضرت سَیِّدُنا صالح مری ایک محفل میں وعظ فرمارہے تھے۔ انہوں نے اپنے سامنے بیٹھنے والے ایک نوجوان کو کہا، کوئی آیت پڑھو۔ تو اس نے یہ آیت پڑھ دی،

وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ

ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے۔ (پ ۲۴، المؤمن ۱۸)

یہ آیت سن کر آپ نے فرمایا، کوئی کیسے ظالم کا دوست یا مدد گار ہو سکتا ہے؟ کیونکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہو گا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جارہا ہو گا اور وہ برہنہ پاؤں ہوں گے، ان کے جسم بوجھل، چہرے سیاہ اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔ وہ پکار کر کہیں گے، ہم ہلاک ہو گئے! ہم برباد ہو گئے! ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے، ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟ فرشتے انہیں آگ کے کوڑوں سے ہانکیں گے، کبھی وہ منہ کے بل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو رو کر ان کے آنسو خشک ہو جائیں گے تو خون کے آنسو رونا شروع کر دیں گے، ان کے دل دہل جائیں گے اور حیران

Marfat.com

وپریشان ہوں گے۔ اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے گا، نہ دل کو سنبھال سکے گا اور یہ ہولناک منظر دیکھنے والے کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔

یہ کہنے کے بعد حضرت سَیِّدُ ناصالح مری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت روئے اور آہ بھر کر کہنے لگے، افسوس! کیسا خوفناک منظر ہو گا۔ یہ کہہ کر پھر رونے لگے اور ان کو روتا دیکھ کر لوگ بھی رونے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا، حضور! کیا یہ سارا منظر بروزِ قیامت ہو گا؟ آپ نے جواب دیا، ہاں! اور یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہو گا کیونکہ جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا بند ہو جائیں گی۔ یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا، افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، افسوس! میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں اپنے پروردگار عزوجل کی اطاعت میں سستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی ضائع کر دی۔ اور رونے لگا۔ کچھ دیر بعد وہ کہنے لگا، اے میرے رب عزوجل! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے غرض نہیں، مجھ میں جو برائیاں ہیں انہیں معاف فرما کر مجھے قبول کر لے، میرے گناہ معاف کر دے، مجھ سمیت تمام حاضرین پر اپنا کرم و فضل فرما اور ہمیں اپنی سخاوت سے مالا مال کر دے، یارحم الراحمین! میں نے گناہوں کی گٹھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور صدقِ دل سے تیرے سامنے حاضر ہوں، اگر تو مجھے قبول نہیں کریگا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ اتنا کہہ کر وہ نوجوان غش کھا کر گرا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور چند دن بسترِ علالت پر گزار کر انتقال کر گیا۔

Marfat.com

اس کے جنازے میں کثیر لوگ شامل ہوئے اور زور و کراس کے لئے دعائیں کی گئیں۔ حضرت سَیِّدُنا صالح مری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثراس کا ذکر اپنے وعظ میں کیا کرتے۔ ایک دن کسی نے اس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا، تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ تو اس نے جواب دیا، مجھے حضرت صالح مری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محفل سے برکتیں ملیں اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

کتاب التوابین، توبۃ فتی من الازددان، ص ۲۵۰۔ ۲۵۲

ایک سپاہی کی توبہ

حضرت ِ سیدنا مالک بن دینار سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ میں پولیس میں تھا اور بہت شراب پیتا تھا۔ میں نے ایک خوبصورت باندی خریدی جو میرے لیے بہت اچھی ثابت ہوئی، اس سے میرے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی، مجھے اس سے بہت محبت ہو گئی۔ جب وہ اپنے قدموں پر چلنے لگ گئی تو اس کی محبت میرے دل میں اور بڑھ گئی وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی تھی۔ جب میں شراب پینے لگتا تو وہ آ کر شراب گرا دیتی تھی۔ جب اس کی عمر دو سال ہوئی تو اس کا انتقال ہو گیا مجھے اس کی موت نے دل کا مریض بنا دیا۔ پندرھویں شعبان کی رات تھی اور جمعہ کا دن تھا، میں نشے میں چور ہو کر سو گیا اور میں نے اس دن عشاء کی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور صور پھونکا جا رہا ہے، قبریں پھٹ رہی ہیں اور حشر قائم ہے اور میں لوگوں کے ساتھ ہوں، اچانک میں نے اپنے پیچھے سرسراہٹ محسوس کی میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک

Marfat.com

بہت بڑا کالا اژدھا میرے پیچھے منہ کھولے میری طرف بڑھ رہا تھا۔ میں اس سے ڈر کر بھاگا بھاگتے ہوئے میں ایک صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے بزرگ کے پاس سے گزرا جن کے پاس خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا تو میں نے کہا، شیخ! مجھے اس اژدھے سے بچائیے اللہ عزوجل آپ کو اپنے ہاں پناہ دے گا۔ وہ بزرگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ میں کمزور ہوں اور یہ مجھ سے بہت طاقتور ہے میں اس پر قادر نہیں ہو سکتا لیکن تم جلدی سے بھاگ جاؤ شاید اللہ عزوجل کسی کو تم سے ملا دے جو تمہیں اس سے بچا لے۔ تو میں سیدھا بھاگنے لگا اور وہاں قیامت کے مناظر دیکھنے لگا۔ میں ایک اونچائی پر چڑھا تو وہاں زبردست آگ تھی میں نے اس کی ہولناکی کو دیکھا اور چاہا کہ اژدھے سے بچنے کے لیے اس آگ میں کود جاؤں مگر کسی نے چیخ کر کہا، لوٹ آ، تو اس آگ کا اہل نہیں ہے۔ میں مطمئن ہو کر لوٹ آیا لیکن اژدھا میری تلاش میں تھا۔

میں اسی بزرگ کے پاس آیا اور انہیں کہا: شیخ! میں نے آپ سے پناہ مانگی تھی لیکن آپ نے نہیں دی۔ وہ بزرگ پھر معذرت کر کے کہنے لگے کہ میں کمزور آدمی ہوں لیکن تم اس پہاڑ پر چڑھ جاؤ وہاں مسلمانوں کی امانتیں ہیں، ہو سکتا ہے کہ تیری بھی کوئی امانت وہاں ہو جو تیری مدد کر سکے۔ میں اس پہاڑ پر چڑھا جو چاندی سے بنا ہوا تھا، اس میں جگہ جگہ سوراخ تھے اور سرخ سونے سے بنے ہوئے غاروں پر پردے پڑے ہوئے تھے، ان غاروں میں جگہ جگہ یاقوت اور جواہرات جڑے ہوئے تھے اور سب طاقچوں پر ریشم کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ جب میں اژدھے سے

Marfat.com

ڈر کر پہاڑ کی طرف بھاگا تو کسی فرشتے نے زور سے کہا، پردے ہٹادو۔ تو پردے اٹھ گئے اور طاق کھول دیے گئے۔ پھر ان طاقچوں سے چاندی کی رنگت جیسے چہروں والے بچے نکل آئے اور اژدھا بھی میرے قریب ہو گیا۔ اب میں بڑا پریشان ہوا۔ کسی نے چلا کر کہا تمہارا ستیاناس! دیکھ نہیں رہے کہ دشمن اس کے کتنا قریب آ چکا ہے، چلو سب باہر آؤ پھر بچے فوج در فوج نکلنا شروع ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ میری وہ بچی جو مر چکی تھی، وہ بھی نکلی اور مجھے دیکھتے ہی رونے لگی، واللہ! میرے والد۔ پھر وہ تیزی سے کود کر ایک نور کے ہالے میں گئی اور دوبارہ میرے سامنے نمودار ہو گئی اور اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور دایاں ہاتھ اژدھے کی طرف بڑھایا تو وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے بٹھایا اور میری گود میں آ بیٹھی اور اپنا سیدھا ہاتھ میری داڑھی میں پھیرتے ہوئے کہنے لگی:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ کنزالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔ (پ ۲۷، الحدید ۱۶)

اور رونے لگی تو میں نے کہا، میری بچی! کیا تمہیں قرآن معلوم ہے؟ اس نے کہا، ہاں! ہم لوگ آپ سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے پوچھا، مجھے اس اژدھے کے بارے میں بتاؤ جو مجھے ہلاک کر دینا چاہتا تھا؟ اس نے کہا، وہ آپ کے برے اعمال تھے جنہیں خود آپ نے طاقتور بنایا تھا۔ میں نے پوچھا، وہ بزرگ کون تھے؟ اس نے بتایا، وہ آپ کے اچھے اعمال تھے جنہیں آپ نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ

Marfat.com

آپ کے برے اعمال کو دور نہ کر سکے۔ میں نے پوچھا، میری بچی! تم لوگ اس پہاڑ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ ہم مسلمانوں کے بچے اس پہاڑ میں رہتے ہیں اور قیامت ہونے تک رہیں گے، ہم منتظر ہیں کہ تم کب ہمارے پاس آؤ اور ہم تمہاری شفاعت کریں۔ مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں خوفزدہ حالت میں بیدار ہوا اور میں نے شراب پھینک کر اس کے برتن توڑ دیے اور اللہ عزوجل سے توبہ کر لی، یہ میری توبہ کا سبب بنا۔

(کتاب التوابین، توبۃ مالک بن دینار، ص ۲۰۲۔۲۰۵)

بسم اللہ کی تعظیم کی برکت سے توبہ نصیب ہو گئی

حضرت سیدنا بشر حافی سے پوچھا گیا تھا کہ تمہاری توبہ کا کیا واقعہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ سب اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے ہوا میں تمہیں کیا بتاؤں؟ میں بہت چالاک اور جتھے والا انسان تھا، ایک دن میں کہیں جا رہا تھا کہ مجھے ایک کاغذ راستے میں پڑا ملا میں نے اسے اٹھایا تو اس میں بسم اللہ عزوجل لکھی ہوئی تھی۔ میں نے اسے صاف کر کے جیب میں ڈال لیا۔ میرے پاس ایک درہم کے سوا اور کوئی پیسے بھی نہیں تھے۔ میں نے اسی درہم کی ایک مہنگی خوشبو لے کر اس کاغذ کو لگائی۔ رات کو جب میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، اے بشر بن حارث! تو نے ہمارا نام راستے سے اٹھا کر اسے خوشبو میں بسایا ہے ہم بھی تیرا نام دنیا و آخرت میں مہکا دیں گے پھر ایسا ہی ہوا۔

(کتاب التوابین، توبۃ بشر الحافی، ص ۲۱۰)

Marfat.com

ایک رہزن کی توبہ

حضرت بشر حافی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے عکبر کردی سے پوچھا کہ تمہاری توبہ کا کیا سبب بنا؟ اس نے بتایا:

میں ایک غار میں رہتا تھا اور رہزنی کیا کرتا۔ وہاں کھجور کے تین درخت تھے۔ ایک درخت پر پھل نہ تھے وہاں ایک چڑیا پھل والے درخت سے پکی ہوئی کھجوریں توڑتی اور اس درخت پر لے جاتی۔ میں نے اسے اس طرح دس چکر لگاتے ہوئے دیکھا تو میرے دل میں ایک خیال آیا کہ اٹھ کر دیکھوں کہ کیا ماجرا ہے۔ جب میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہاں ایک اندھا سانپ تھا اور چڑیا اس کے منہ میں وہ دانے ڈال رہی تھی۔

یہ دیکھ کر میں رونے لگا اور میں نے کہا کہ میرے آقا! سانپ کو تیرے نبی نے مار ڈالنے کا حکم دیا اور تو نے اس اندھے سانپ پر چڑیا اسکی کفالت کیلئے متعین کی ہوئی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں تیری وحدانیت کا اقرار کرنے کے باوجود رہزنی کرتا ہوں۔ میرے دل میں جیسے آواز گونجنے لگی، اے عکبر! میرا دروازہ کھلا ہے۔ تو میں نے اپنی تلوار توڑ دی اور اپنے سر پر خاک ڈالی اور زور زور سے پکارنے لگا اے اللہ عزوجل معاف کر دے، رحم کر دے۔ اچانک میں نے غیبی آواز سنی ہم نے تجھے معاف کر دیا۔ میرے رفقاء کو پتا چل گیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا، تجھے کیا ہو گیا ہے تو نے تو ہمیں پریشان کر دیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں دھتکارا ہوا بندہ تھا اور اب نیک ہو گیا ہوں۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم بھی

Marfat.com

دھتکارے ہوئے ہیں اب ہم بھی نیک بنیں گے۔

پھر ہم سب تین دن تک آہ وزاری کرتے رہے اور ہم بھوکے پیاسے چلتے ہوئے تیسرے دن ایک بستی میں آئے۔ وہاں ایک اندھی عورت گاؤں کے دروازے پر بیٹھی تھی اس نے پوچھا: کیا تم میں کوئی عکبر کردی بھی ہے؟ ہم نے کہا، کیا کوئی کام ہے؟ اس نے کہا، ہاں! میں تین راتوں سے خواب میں نبی کریم اکو دیکھ رہی ہوں وہ فرمارہے ہیں کہ عکبر کردی کو اپنے بیٹے کا چھوڑا ہوا مال دے دے۔ پھر اس نے ساٹھ کپڑے ہمیں دے ئے جن میں سے کچھ ہم نے پہن لیے اور اپنے گھروں میں آ گئے۔

(کتاب التوابین، توبۃ عکبر الکردی، ص ۲۲۲)

عذابِ قبر سے رہائی مل گئی

ایک شخص جس کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اس نے حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، گذشتہ رات، خواب میں اپنے والد کو عذاب میں مبتلاء دیکھا تو میرے والد مرحوم نے مجھ سے کہا کہ مجھے عذابِ قبر میں مبتلاء کر دیا گیا ہے، تم غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر میرے لئے دعائے مغفرت کراؤ۔ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے والد کبھی میرے مدرسے کے سامنے سے گزرے تھے؟ اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار کر لی، پھر وہ شخص اپنے گھر چلا گیا۔

Marfat.com

رات کو اس نے اپنے والد کو خواب میں انتہائی خوش و خرم دیکھا، انہوں نے سبز لباس پہن رکھا تھا اور فرمارہے تھے کہ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے میرا عذاب ختم کر دیا ہے اور انہی کے فیض سے مجھے یہ لباس پہنایا گیا ہے، لہٰذا میں تجھے ہدایت کرتا ہوں کہ ان کی خدمت میں حاضری اپنے لئے لازم کرلے۔ اس شخص نے یہ واقعہ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ خدا عزوجل کی قسم! مجھ سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ جو کوئی بھی میرے مدرسے کے پاس سے گزر جائے گا تو اس کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے گی۔

(بہجۃ الاسرار، باب ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص ۱۹۴)

Marfat.com

روزانہ ایک قرآن پاک کاایصالِ ثواب

ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کے تمام مردے اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز سمیٹ رہے ہیں، لیکن مُردوں میں سے ایک شخص فارغ بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چنتا۔ اس شخص نے اس سے جا کر پوچھا کہ یہ لوگ کیا چن رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: زندہ لوگ جو کچھ صدقہ.. یا.. دعا.. یا.. تلاوتِ قرآن وغیرہ اس قبرستان والوں کو بھیجتے ہیں، اس کی برکات سمیٹ رہے ہیں۔ اس نے کہا تم کیوں نہیں چنتے؟ جواب دیا مجھے اس وجہ سے فراغت ہے کہ میرا ایک بیٹا حافظِ قرآن ہے جو فلاں بازار میں حلوہ بیچتا ہے، وہ روزانہ ایک قرآنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا ہے۔

یہ شخص صبح اسی بازار میں گیا، دیکھا کہ ایک نوجوان حلوہ بیچ رہا ہے اور اس کے ہونٹ ہل رہے ہیں اس نے نوجوان سے پوچھا تم کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اپنے والدین کو بخشتا ہوں، اسی کی تلاوت کر رہا ہوں۔ کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا کہ جس کا بیٹا اسے قرآن پاک پڑھ کر بخشا کرتا تھا، اس کو دیکھ کر اسے بہت تعجب ہوا ،اتنے میں اس کی آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھ کر اسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حلوہ بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

(روض الریاحین، الفصل الثانی الحکایۃ السابعۃ والخمسون، ص ۱۷۷)

Marfat.com

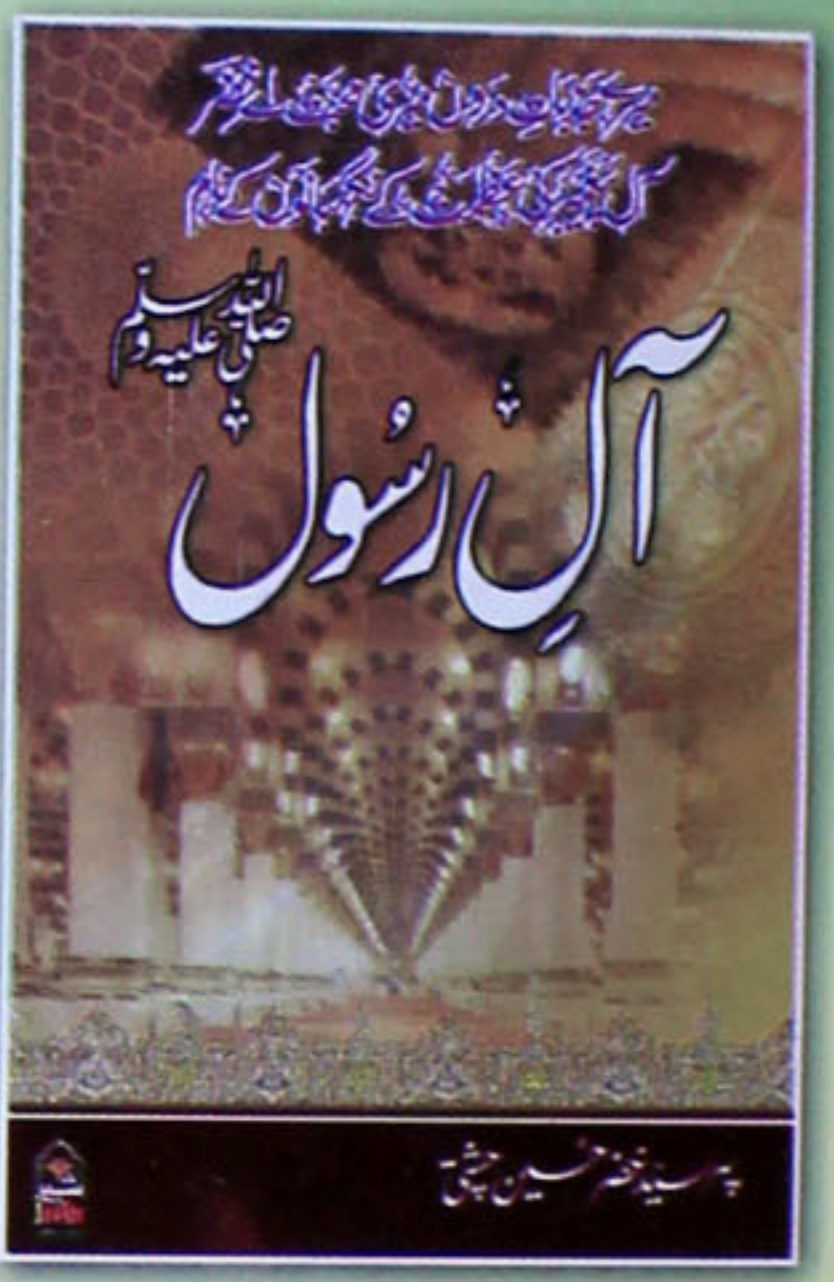

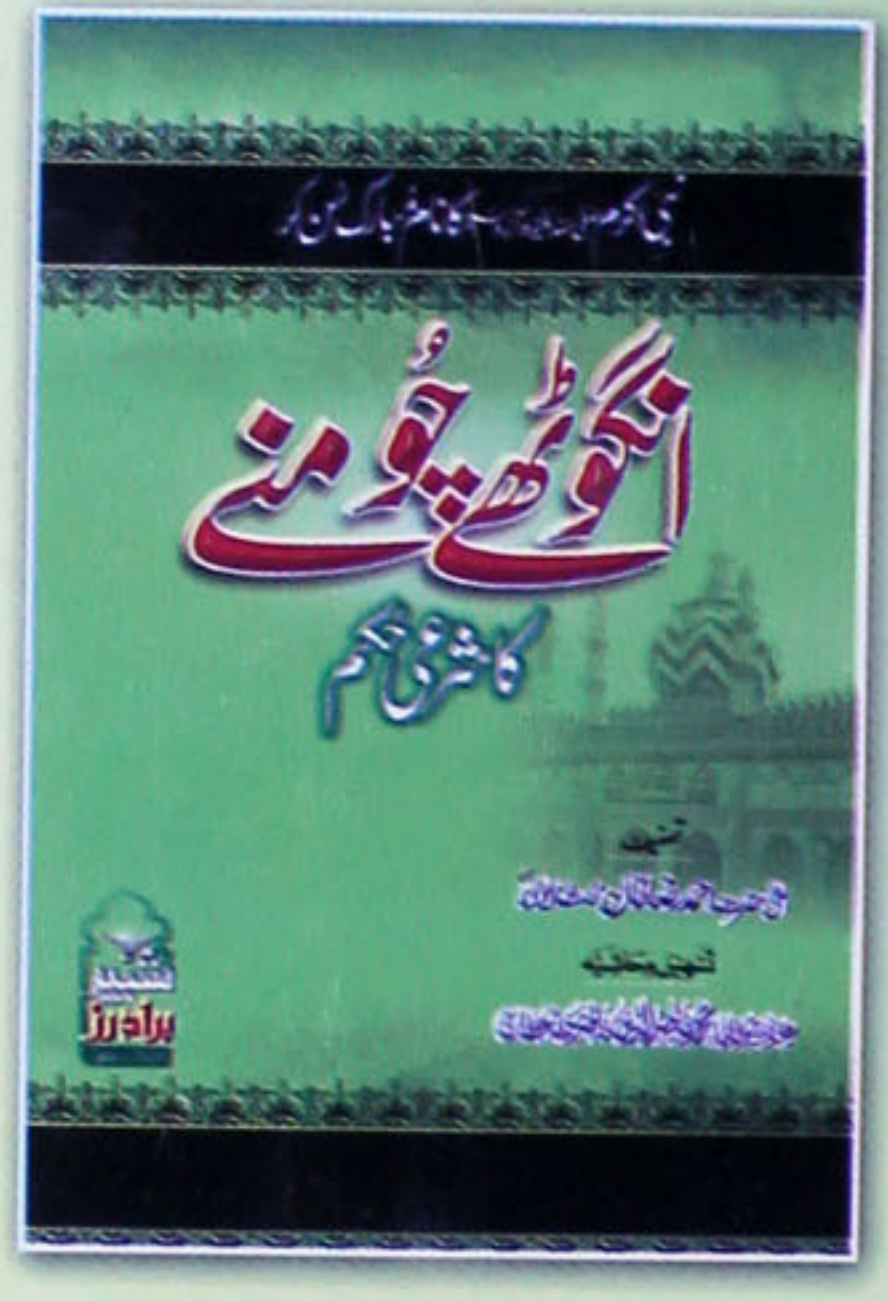

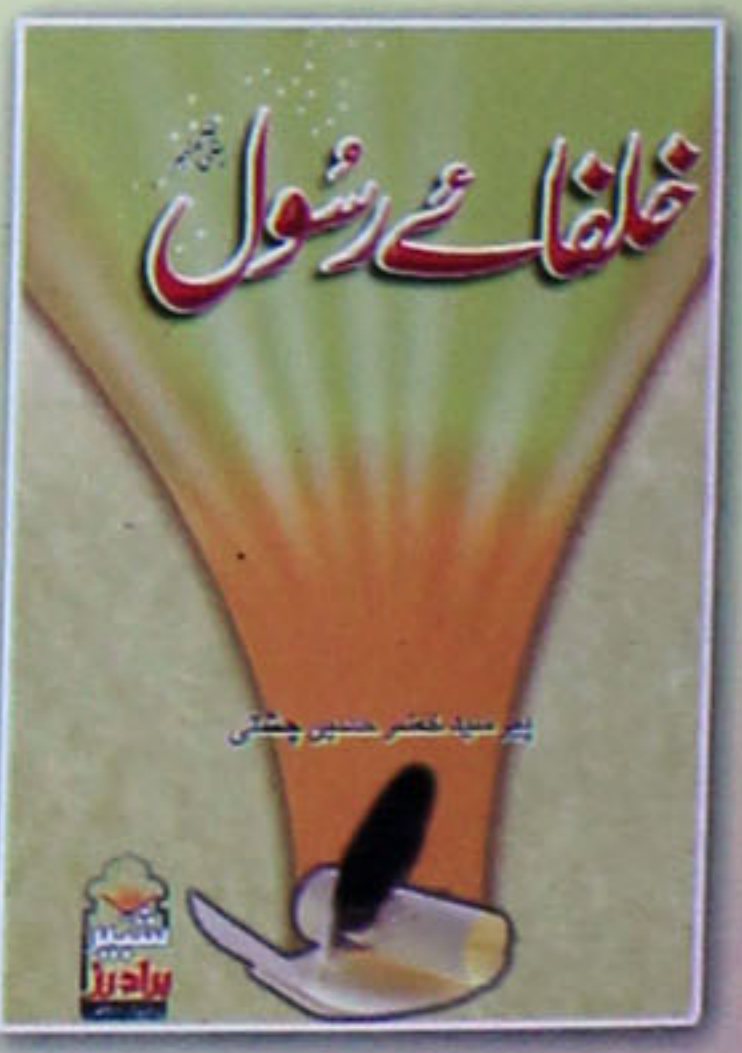

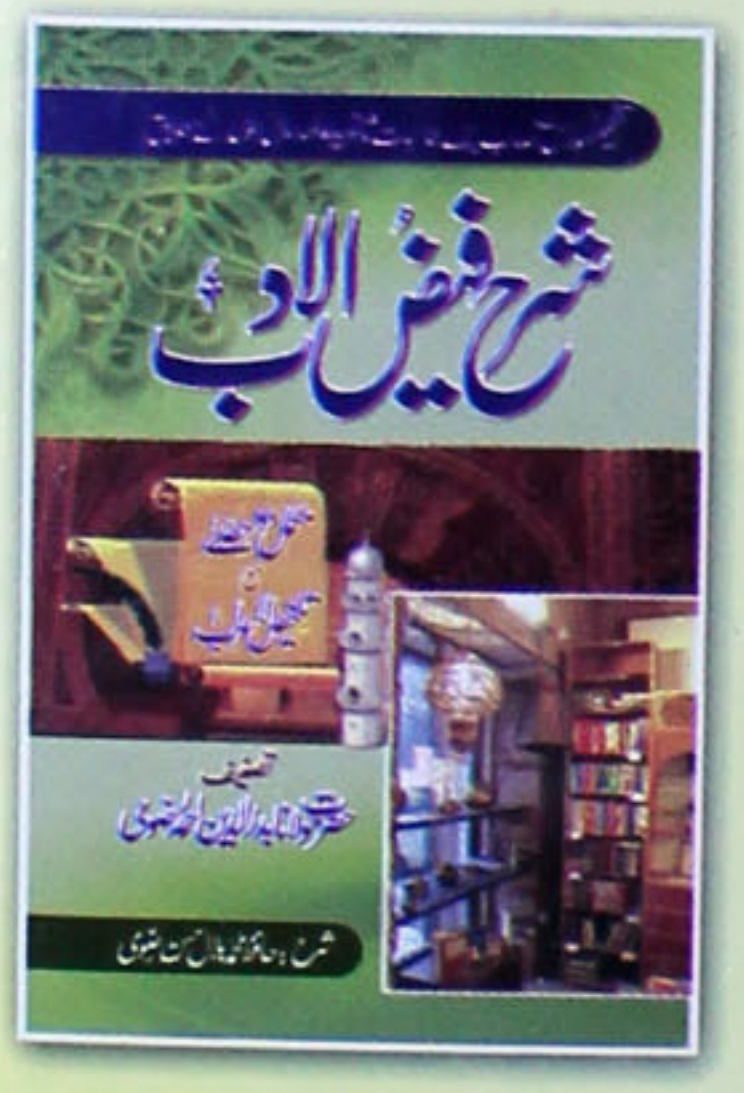

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
Email: shabbirbrother786@gmail.com

Marfat.com